کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ

- ازروئے قرآن حکیم ہمارا دین کیا ہے؟
- ہماری دینی ذمہ داریاں کون کون سی ہیں؟
- نیکی، تقویٰ اور جہاد کی اصل حقیقت کیا ہے

تو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے جاری کردہ

خط و کتابت کورس :

قرآن حکیم کی فکری و عملی رہنمائی

سے استفادہ کیجئے!

نیز

اللہ کے پر تاثیر کلام سے زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہونے کی خاطر
عربی زبان سیکھنے کے لئے، اس کے ابتدائی قدم کے طور پر

عربی گرائمر خط و کتابت کورس

میں داخلہ لیجئے!

مزید برآں ترجمہ قرآن حکیم کورس میں بھی داخلے جاری ہیں

مزید تفصیلات اور پراسپکٹس کے حصول کے لئے رابطہ کیجئے :
شعبہ خط و کتابت کورسز
قرآن اکیڈمی، 36۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون : 5869501

20.11.97

وَمَن يُؤتَ الحِكمَةَ فَقَد اُوتِيَ خَيراً كَثِيراً

(البقرہ : ۲۶۹)

ماہنامہ

حکمتِ قرآن

لاہور

بیادگار: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ایم اے پی ایچ ڈی ڈی لٹ مرحوم

مدیر اعزازی: ڈاکٹر ابصار احمد ایم اے ایم فل پی ایچ ڈی

معاون: حافظ عاکف سعید ایم اے (فلسفہ)

ادارہ تحریر: پروفیسر حافظ احمد یار، حافظ خالد محمود خضر

جلد ۱۶ | رجب المرجب ۱۴۱۸ھ ـــــ نومبر ۱۹۹۷ء | شمارہ ۱۱

ـــ یکے از مطبوعات ـــ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶۔ کے۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور ۱۴۔ فون: ۵۸۶۹۵۰۱

کراچی آفس: "داؤد منزل" متصل شاہ بکری۔ شاہراہ لیاقت کراچی فون: ۲۱۶۵۸۶

سالانہ زر تعاون -/۸۰ روپے، فی شمارہ -/۸ روپے

مطبع: آفتاب عالم پریس ہسپتال روڈ لاہور

(اس شمارے کی قیمت ۱۵ روپے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

گزشتہ ماہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا 25 واں سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ یوں مرکزی انجمن نے اپنی تاریخ کا ایک اہم سنگ میل عبور کیا۔ قیام پاکستان کے حوالے سے سال 1997ء کو گولڈن جوبلی سال قرار دیا گیا تو مرکزی انجمن کے حوالے سے اسے سلور جوبلی سال قرار دینا غلط نہ ہو گا۔ تاہم ہمارے نزدیک اگر ایک پہلو سے یہ خوشی اور مسرت کا موقع ہے کہ مرکزی انجمن کی ربع صدی کی یہ مختصر تاریخ بحمد اللہ کسی بھی نوع کے بحران اور ناخوشگوار حوادث سے نہ صرف خالی نظر آتی ہے بلکہ دعوت رجوع الی القرآن کا کام بحمد اللہ اس دوران پوری یکسوئی کے ساتھ جاری رہا اور خواہ تیز رفتاری کے ساتھ نہ سہی' Steadily آگے بڑھتا رہا' تو ایک دوسرے پہلو سے یہ موقع خود احتسابی کا بھی ہے کہ ہم اپنی اب تک کی کارکردگی پر ایک ناقدانہ نگاہ ڈالیں' اپنی کارکردگی کے اچھے پہلوؤں پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کوتاہیوں کی نشاندہی بھی کریں اور آئندہ ان کی تلافی کے لئے مناسب منصوبہ بندی کریں تاکہ خدمت قرآنی کے اس عظیم کام کو پہلے سے زیادہ بہتر انداز میں اور زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھایا جا سکے ـــــ اس سالانہ اجتماع کے موقع پر مرکزی انجمن کی 25 سالہ کارکردگی کے ایک اجمالی جائزے پر مشتمل ایک خصوصی رپورٹ شائع کی گئی تھی جو اجتماع کے دوران ارکان انجمن کی خدمت میں پیش کی گئی ـــــ اس رپورٹ کو زیر نظر شمارے میں ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ اس کے مطالعے کے بعد اگر ان کا دل اس امر کی گواہی دے کہ مرکزی انجمن فرقہ وارانہ تعصبات اور فروعی فقہی اختلافات سے بلند ہو کر خدمت قرآنی کا کام' بالخصوص قرآن کی تعلیمات کی وسیع پیمانے پر اشاعت کا کام مفید طور پر سرانجام دے رہی ہے تو وہ نہ صرف مرکزی انجمن' اس کے صدر موسس اور اس کے ارکان کے حق میں دعائے خیر کریں' بلکہ خود بھی خدمت قرآنی کے اس کام میں عملی شرکت کا عزم مصمم کرنے میں تاخیر سے کام نہ لیں۔ اللھم وفقنا لھذا

☆ ☆ ☆

قارئین نوٹ فرما لیں کہ حکمت قرآن کا زیر نظر شمارہ اکتوبر اور نومبر کی اشاعتوں کا قائم مقام ہے۔ اسی مناسبت سے اس کی ضخامت بھی عام شماروں کے مقابلے میں دوچند ہے۔ OO

ڈاکٹر اسرار احمد

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہِ الکریم

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ○ ﴾ (العنکبوت : ۴۵)

قرآن حکیم کا اکیسواں ۲۱ پارہ "اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اور اسی نام سے موسوم ہے۔ اس میں ابتداءً سورۃ العنکبوت کی بقیہ پچیس آیات ہیں، پھر سورۃ الروم، پھر سورۃ لقمان، پھر سورۃ السجدہ اور آخر میں سورۃ الاحزاب کی ابتدائی تیس آیات ہیں۔

سورۃ العنکبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم پر سن چار یا پانچ نبوی میں اُس وقت نازل ہوئی تھی جب مکّہ کی سرزمین میں اہلِ ایمان شدید مسائل سے دوچار تھے اور کُفّار و مشرکین انہیں ہر ممکن طریقے سے ستا رہے تھے۔ ان شدائد و مصائب میں اہلِ ایمان کو جو خصوصی ہدایات دی گئی ہیں وہ سورۃ العنکبوت کے اس حصے میں ہیں جو اس پارے میں شامل ہیں۔ سب سے پہلی ہدایت یہ ہے کہ : ﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ﴾ "تلاوت کیا کرو اس کی کہ جو نازل کی گئی تمہاری طرف کتابِ الٰہی اور نماز کو قائم رکھو۔ یقیناً نماز فحش، بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکنے والی ہے، اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے"۔ یعنی اس راہ میں صبر و ثبات

اور استقامت کے لئے بندۂ مومن کا اصل ہتھیار اللہ کا ذکر ہے' اسی کے ذریعے اسے وہ ہمت مل سکتی ہے جس سے وہ شدید ترین حالات میں بھی ثابت قدم رہے۔ ایک دوسری ہدایت یہ دی گئی : ﴿وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (آیت ۴۶) یعنی اہلِ کتاب سے اگر کہیں مناظرے یا بحث کی صورت پیدا ہو تو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ کرو اور بڑی ہی نرمی کے ساتھ انہیں ایمان کی دعوت دو اور اپنا دین ان کے سامنے پیش کرو۔ ایک تیسری ہدایت یہ دی گئی بلکہ راہنمائی فرمائی گئی کہ : ﴿يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ○﴾ (آیت ۵۶) "اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو' میری زمین بہت کشادہ ہے' بس تم صرف میری ہی بندگی کرو"۔ یعنی اگر مکّے کی سرزمین تم پر تنگ کر دی گئی ہے اور یہاں رہتے ہوئے تمہارے لئے خدائے واحد کی پرستش ناممکن بنادی گئی ہے تو اس سرزمین کو چھوڑ کر تم کسی طرف ہجرت کر جاؤ' تم اللہ کی زمین کو بہت کشادہ پاؤ گے۔ یہ درحقیقت تمہید تھی ہجرتِ حبشہ کی۔

اس سورۂ مبارکہ کی آخری آیت بھی اس راہِ حق کے مسافروں اور اللہ تعالیٰ کے طالبوں کے لئے بہت ہی دل خوش کن ہے' اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بڑا مؤکّد وعدہ فرمایا ہے : ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ (آیت ۶۹) کہ جو لوگ ہماری راہ میں محنت و کوشش' جدّوجہد اور مجاہدہ کریں گے وہ مطمئن رہیں کہ ہمارا پختہ وعدہ ہے ان کے ساتھ کہ ہم ان کے لئے اپنے راستے کھولتے چلے جائیں گے۔ اگر کسی وقت کوئی مشکل نظر آئے تو ہراساں نہ ہوں' ہمت نہ چھوڑیں' اس لئے کہ جیسا کہ فرمایا آخری پارے میں : ﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○﴾ (الانشراح : ۵'۶) مشکل وقت میں اگر ثابت قدم رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانیاں بھی پیدا فرمادے گا۔

سورۃ العنکبوت کے بعد قرآن مجید میں تین سورتیں اور ہیں جو سورۃ العنکبوت ہی کی طرح ﴿الٓمّٓ﴾ کے حروفِ مقطّعات سے شروع ہوتی ہیں اور ان کے مضامین

میں بڑی مشابہت ہے۔

سورۃ الروم کا آغاز ایک پیشین گوئی سے ہوتا ہے۔ مملکتِ روم اور سلطنتِ ایران کے درمیان کئی سو سال سے ایک کشمکش چلی آرہی تھی' کبھی سلطنتِ روم کا پلڑا بھاری ہو جاتا تھا اور کبھی حکومتِ ایران کا۔ اُس وقت جبکہ سورۃ العنکبوت نازل ہو رہی تھی اور مکّے کی سرزمین میں مسلمانوں کو تنگ کیا جارہا تھا' صورتحال ایسی پیدا ہوئی کہ ایران کو روم پر فتح حاصل ہو گئی۔ اہلِ ایمان اپنے آپ کو رومیوں سے قریب تر سمجھتے تھے' اس لئے کہ رومی بہرحال اہل کتاب تھے اور مشرکین اپنے آپ کو ایرانیوں کے قریب سمجھتے تھے' اس لئے کہ وہ بھی مشرک تھے یعنی آتش پرست اور یہ بھی مشرک تھے یعنی اصنام پرست' اس لئے مسلمانوں کو وقتی طور پر دل شکستگی کا سامنا ہوا۔ انہیں یہ نویدِ جاں فزا دی گئی کہ اگرچہ قریب کی سرزمین میں فی الوقت روم مغلوب ہو گیا ہے : ﴿غُلِبَتِ الرُّومُ ○ فِیٓ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَيَغۡلِبُوۡنَ ○ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ﴾ (آیت ۲ تا ۴) "اہل روم مغلوب ہو گئے نزدیک کے ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے' چند ہی سالوں میں انہیں دوبارہ غلبہ حاصل ہو گا"۔ چنانچہ قرآن مجید کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اور عین اُس وقت جب بدر کی زمین پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح مبین عطا فرمائی' رومیوں کو بھی ایرانیوں پر ایک فیصلہ کن فتح عطا فرمائی۔ سورۃ الروم کی ایک اور آیت بھی بہت قابلِ توجہ ہے : ﴿ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِی النَّاسِ﴾ (آیت ۴۱) دنیا میں جب بھی کوئی فساد رونما ہوتا ہے' بحر و بر میں اگر فساد کا ظہور ہوتا ہے تو یہ سب انسانوں کی اپنے ہاتھوں کی کمائی کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ فساد کی حوصلہ افزائی بھی نہیں فرماتا' لیکن اگر انسان غلط روی ہی کو اختیار کرلیں اور اسی پر اڑے رہیں' فطرت اور عقل سلیم کی راہ کو چھوڑ کر غلط راہ اختیار کرلیں تو اس زمین میں فساد برپا ہو جاتا ہے اور اس کا اصل سبب انسانوں کی اپنی بداعمالیاں ہیں۔

اس کے بعد سورۂ لقمان آتی ہے۔ یہ سورۂ مبارکہ بھی تمام مکی سورتوں کے مضامین سے مشابہ ہے۔ اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ عرب کی ایک قدیم شخصیت حضرت لقمان کا ذکر ہوا' جن کے بارے میں تقریباً اجماع ہے کہ وہ حبشی النسل تھے اور پیشے کے اعتبار سے بڑھئی تھے' لیکن اللہ کی دین ہے کہ اللہ نے ان کو عقل اور دانائی عطا فرمائی' حکمت و دانش سے نوازا ــــ ان کی نصیحتیں سورۂ لقمان کے دوسرے رکوع میں نقل فرمائی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ قدر افزائی کی کہ تاقیامِ قیامت ان کا ذکر اپنے کلام پاک میں زندۂ جاوید کر دیا۔ ان کی نصیحتوں میں اوّلین یہی تھی : ﴿یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ۭؔ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝﴾ (آیت ۱۳) "اے میرے بچے' اللہ کے ساتھ شرک نہ کیجیو' اس لئے کہ شرک بہت بڑا ظلم اور بہت بڑی ناانصافی ہے"۔ حضرت لقمان کے یہ نصائح واقعتاً آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں اور نوجوانوں کی رہنمائی کے لئے بہت بڑا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں۔

اس کے بعد مصحف میں سورۃ السجدہ آئی۔ یہ سورۂ مبارکہ بڑی ہی پرہیبت اور پرجلال انداز کی حامل ہے۔ شاید یہی سبب ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ السجدہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اس سورۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی تخلیقی شان کا ذکر ہوا : ﴿الَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝﴾ (آیت ۷) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی پیدا فرمایا ہے بہترین انداز میں پیدا فرمایا ہے' ہر چیز جو تخلیق فرمائی ہے بہترین ساخت پر تخلیق فرمائی اور انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا۔

سورۃ السجدہ کے بعد قرآن مجید میں سورۃ الاحزاب ہے' اس کا جو حصہ اس پارے میں شامل ہے اس میں سب سے اہم ذکر غزوۂ احزاب کا ہے۔ یہ غزوہ سن پانچ ہجری میں واقع ہوا' اور واقعہ یہ ہے کہ اہل ایمان کے لئے شدید ترین مصائب کا دور اور شدید ترین آزمائش کا مرحلہ ہے۔ لگ بھگ بارہ ہزار کا لشکر مدینہ

منوّرہ کے گرد محاصرہ کئے ہوئے پڑا تھا جس میں یہودی بھی تھے' قریشِ مکّہ بھی تھے' اور قبائلِ غطفان بھی تھے۔ گویا کہ ہر چہار طرف سے کفر کی ساری قوتیں امڈ کر آ گئی تھیں اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ایک چراغ ہے جو جل رہا ہے اور جھکڑ چل رہے ہوں اسے بجھانے کے لئے۔ اُس وقت اہلِ ایمان کی آزمائش ہو گئی' چنانچہ منافقین کے دل کا روگ ان کی زبانوں پر آ گیا' انہوں نے یہ الفاظ کہے ﴿مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا﴾ (آیت ۱۲) یعنی ہم سے اللہ اور اس کے رسولؐ نے جھوٹے وعدے کئے' ہمیں سبز باغ دکھائے۔ ہم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ قیصر و کسریٰ کی حکومتیں ہمارے قدموں میں ہوں گی اور حال ہمارا یہ ہے کہ ہم قضائے حاجت کے لئے بھی باہر نہیں نکل سکتے۔ اس کے بر عکس قول تھا اہلِ ایمان کا۔ انہوں نے کہا :
﴿هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ (آیت ۲۲) "یہی تو ہے جس کا وعدہ کیا تھا ہم سے اللہ اور اس کے رسولؐ نے اور بالکل سچ کہا تھا اللہ نے بھی اور اس کے رسولؐ نے بھی"۔ اہلِ ایمان کی نگاہ اس تنبیہ کی طرف تھی جو ہجرت کے فوراً بعد سورۃ البقرہ میں وارد ہو چکی تھی : ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ﴾ (البقرہ: ۱۵۵) لہٰذا انہوں نے اس شدید آزمائش کو دیکھ کر فوراً کہا کہ یہی ہے کہ جس کی خبر ہمیں دی گئی تھی۔

اس سورۂ مبارکہ میں یہ آیت بھی وارد ہوئی ہے : ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (آیت ۲۱) اے اہل ایمان تمہارے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت و سیرت میں ایک انتہائی تابناک اور ایک انتہائی کامل نمونہ موجود ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہّرات سے گفتگو شروع ہوتی ہے' لیکن اس گفتگو کا اکثر حصہ اس سورہ کی ان آیات میں ہے کہ جو اگلے پارے میں آئیں گی۔

وآخر دعوانا اَنِ الحمدُ للّٰہ ربِّ العٰلمین

ڈاکٹر اسرار احمد کی ایک اہم تالیف

جسے بجاطور پر سلسلہ اقبالیات میں "بقامت کہتر و لے بقیمت بہتر" کی مصداق کامل قرار دیا جاسکتا ہے

علامہ اقبال اور ہم

جو کئی سال سے آؤٹ آف پرنٹ تھی،

اب اس کتاب کا نیا نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن نئی آب و تاب کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ ہو کر آچکا ہے، جس میں مندرجہ ذیل نئے مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے :

- فکر اقبال کی روشنی میں حالات حاضرہ کا جائزہ اور ہماری ذمہ داریاں

  از قلم : ڈاکٹر اسرار احمد

- حیات و سیرت اقبال
- فلسفہ اقبال
- ملت اسلامیہ کے نام علامہ اقبال کا پیغام

  از قلم : پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم

- اقبال اور قرآن، از قلم : سید نذیر نیازی

عمدہ کتابت، دیدہ زیب طباعت، صفحات ۱۴۴

قیمت : اشاعت خاص (سفید کاغذ، پائیدار و خوبصورت جلد) ۷۲ روپے

اشاعت عام (نیوز پیپر ایڈیشن) ۳۰ روپے

شائع کردہ : مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، ۳۶۔کے، ماڈل ٹاؤن

علّامہ اقبال ۔ ایک عظیم عارفِ قرآن

—— نعیم احمد خان، متعلّم سال چہارم، قرآن کالج لاہور ——

قرآن مجید شعراء کو قول و فعل کے مبنی بر تضاد رجحان کے باعث غیر مستحسن قرار دیتا ہے اور استثناء کے طور پر ﴿اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا....﴾ کا ذکر کرتا ہے۔ شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال یقیناً اسی زمرے میں آتے ہیں۔ یہ ان کا صرف زبانی دعویٰ ہی نہیں کہ ؎

گر دلم آئینۂ بے جوہر است — ور بحرفم غیرِ قرآں مضمر است
پردۂ ناموسِ فکرم چاک کن — ایں خیاباں را ز خارم پاک کن
روزِ محشر خوار و رسوا کُن مرا!
بے نصیب از بوسۂ پا کُن مرا!

بلکہ ہم اقبال کے اکثر و بیشتر کلام کو اسی حقیقت کا عملی نمونہ پاتے ہیں اور اس حقیقت کا اعتراف ان کے عقیدت مند بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں۔ مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں : "وہ جو کچھ سوچتا تھا قرآن کے دماغ سے سوچتا تھا' جو کچھ دیکھتا تھا قرآن کی نظر سے دیکھتا تھا۔ حقیقت اور قرآن اس کے نزدیک شے واحد تھے۔" خلیفہ عبدالحکیم لکھتے ہیں : "وہ قرآن کا شاعر اور شاعر کا قرآن ہے"۔ ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں : "یقیناً علامہ اقبال مرحوم دورِ حاضر کے 'ترجمان القرآن' قرار دیئے جانے کے مستحق ہیں۔"

علامہ اقبال نے قرآن مجید کی محض ترجمانی ہی نہیں کی بلکہ انہیں قرآن مجید کے حقائق و معارف پر بھی بخوبی دسترس حاصل تھی۔ ان کے کلام' خطبات اور مکاتیب کے مطالعہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ وہ ایک عظیم عارفِ قرآن تھے' بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے فکر کی تمام تر بلندی تعلیمات قرآنی ہی کی مرہونِ منت ہے' جس کا وہ خود بھی اعتراف کرتے ہیں ؎

فکرِ من گردوں مسیر از فیضِ اُوست
جوئے ساحل نا پذیر از فیضِ اوست

اور

گوہرِ دریائے قرآں سفتہ ام
شرحِ رمزِ صبغتہُ اللہ گفتہ ام

قرآن مجید بنی نوع انسان کے لئے اللہ کا آخری پیغام ہے۔ یہ کتاب انسانوں کو ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ یہ قرآن مجید کی وہ تعریف ہے جو خود صاحبِ کلام (اللہ تبارک وتعالیٰ) نے بھی بیان فرمادی : ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ﴾ اور حاملِ قرآن ﷺ نے بھی توضیح فرمادی کہ "إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا : كِتَابَ اللّٰهِ" چنانچہ کسی بھی شخص کے فہم قرآنی کی عظمت اس میں پوشیدہ ہے کہ وہ وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق اس کتابِ ہدایت سے کیا ضابطہٴ حیات اخذ کرتا ہے اور کہاں تک عملی زندگی میں اسے اپنا راہنما پاتا ہے۔ جب ہم اس حوالے سے علامہ اقبال کی فکر کا مطالعہ کرتے ہیں تو اقبال ہمیں ایمان و یقین سے لے کر انفاقِ مال و بذلِ نفس تک وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ایک پیغام بیداری کا نعرہ لگاتا دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ ہم کہہ اٹھتے ہیں کہ اقبال معرفت قرآن کی بلندیوں پر ہے۔ آیئے دیکھیں وہ پیغام بیداری اور ضابطہ حیات کیا ہے!

دعوتِ ایمان اور اقبال

قرآن حکیم کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لایا جائے' مگر یہ ایمان اپنے حقیقی معنوں میں اس وقت ایمان کہلاتا ہے جب یہ ماسوا اللہ کی نفی پر مبنی ہو۔ اس حقیقت کو قرآن مجید نے ﴿فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا﴾ کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ نیز کلمہ طیبہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ" بھی اسی حقیقت کو نمایاں کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک دل کی دنیا کو خالی کر کے اکیلے اللہ کو نہ بسایا جائے تو اس ایمان کے ڈانڈے ﴿وَمَا

يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿ سے مل جاتے ہیں۔ علامہ اقبال اس رمز کو یوں نمایاں کرتے ہیں :

نفیٔ ہستی اِک کرشمہ ہے دلِ آگاہ کا
لَا کے دریا میں نہاں موتی ہے اِلَّا اللّٰہ کا

اور
بتوں سے تجھ کو امیدیں' خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

اور
صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیل
یہ نکتہ وہ ہے کہ پوشیدہ لَا اِلٰہ میں ہے!

پھر علامہ اقبال مثبت طور پر "لَا اِلٰہَ" سے آگے ایک جست لگانے کی بات کرتے ہوئے ایمان اور یقین خالص کی دعوت کے ساتھ اس کے ثمرات اور "لَا" کے دریا میں ہی گم ہو جانے کے عواقب کا ذکر کرتے ہیں :

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہئے

اور
خدائے لم یزل کا دست قدرت تو' زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوبِ گماں تو ہے

اور
یقیں پیدا کر اے ناداں یقیں سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری

اور
جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پرِ روح الامیں پیدا

اور
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں!

اور
ملّتِ بیضا تن و جاں لا الٰہ
سازِ ما را پردہ گرداں لا الٰہ

اور لا الٰہ سرمایۂ اسرارِ ما
رشتہ اش شیرازۂ افکارِ ما

اور قوّتِ ایماں حیات افزایدت
وردِ لَا خَوفٌ عَلَیھِمْ بایدت

اور بندۂ مومن ز آیاتِ خدا ست
اصلش از ہنگامۂ قَالُوا بَلٰی ست

اور خوفِ حق عنوانِ ایمان است و بس
خوفِ غیر از شرک پنہاں است و بس

اور نہادِ زندگی میں ابتدا لَا ' انتہا اِلَّا
پیامِ موت ہے جب لَا ہوا اِلَّا سے بیگانہ!

اسلامی معاشرت اور اقبال

اقبال کے نزدیک اسلام محض ایمان و اعتقاد یا چند رسوم و رواج کا ہی نام نہیں بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں اعتقادات اور رسوم و رواج سے بڑھ کر اجتماعی زندگی پر زور دیا جاتا ہے اور انفرادی اعتقادات و اعمال کو جہاں اسلام کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے وہاں انہیں اجتماعی زندگی کا مرہونِ منّت بھی قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال اسلام کو انفرادیت تک محدود رکھنے کی شدید مذمت کے ساتھ اس کے عواقب بھی بیان کرتے ہیں :

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری ' ہوس کی وزیری

اور جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اجتماعی زندگی کے بنیادی مظہر یعنی اسلامی معاشرہ میں اقبال شدت کے ساتھ ہمدردی' مساوات اور بھائی چارے کے آفاقی اصولوں کا پرچار کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے

کہ اگر ان اصولوں کو ملحوظ رکھا جائے تو معاشرے میں انتشار و افتراق کے نشانات ہی مٹ جاتے ہیں :

کُلُّ مُؤمِن اِخْوَۃٌ اندر دلش   حرّیت سرمایۂ آب و رگلش
ناشکیبِ امتیازات آمدہ   در نہادِ اُو مساوات آمدہ

اسلامی معاشیات اور اقبال

علامہ اقبال اسلامی معاشیات کا اساسی اصول یہ بتاتے ہیں کہ اس کائنات کا خالق و مالک ایک اللہ ہے' اس لئے انسانوں کی ملکیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انسان صرف اس کائنات کی مختلف چیزوں کو بطورِ امانت استعمال کر سکتے ہیں۔ چنانچہ جب انسان اپنی ملکیت کا دعویٰ کرتا ہے تو فتنہ و فساد اس ملکیت کے تناسب سے کہیں زیادہ بھڑک اٹھتا ہے :

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
پادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمیں!

اور دِہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں' تیری نہیں!
تیرے آباء کی نہیں' تیری نہیں' میری نہیں!

اور ایں امانت چند روزہ نزدِ ماست
درحقیقت مالکِ ہر شے خدا ست

اور رزقِ خود را از زمیں بُردن رواست
ایں متاعِ بندۂ و ملکِ خداست

اور بندۂ مومن امیں ' حق مالک است
غیرِ حق ہر شے کہ بینی ہالک است

اس اساسی اصول کی وضاحت کے بعد سود جیسی لعنت کے نتائج و عواقب سے ہمیں آگاہ کرتے ہیں' ایسی لعنت جس نے دنیا کی تباہی کا سب سے زیادہ سامان فراہم کیا حتیٰ کہ دنیا یہ کہنے پر مجبور ہو گئی

"IF YOU HATE SOMEONE LEND HIM MONEY ON INTEREST"

قرآن مجید نے تو اس لعنت ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ' فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ....﴾ کی مہر ثبت کر دی۔ علامہ اقبال کی دور بینی اور بصیرتِ باطنی' جو ان کے فہم قرآنی کی مظہر ہے' ملاحظہ ہو ~

ہیچ خیر از مردکِ زرکش مجو!
لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا

اور
از ربا آخر چہ می زاید؟ فتن
کس نداند لذّتِ قرضِ حسن

اور
از ربا جاں تیرہ دل چوں خشت و سنگ
آدمی درّندہ بے دندان و چنگ

اور
چیست قرآں؟ خواجہ را پیغامِ مرگ
دستگیرِ بندۂ بے ساز و برگ

اسلامی سیاسیات اور اقبال

قرآنی تعلیمات کے مطابق دنیا میں یا تو اسلام ہے یا غیر اسلام۔ یعنی اسلام حق و صداقت کا واحد اور کلی نمائندہ ہے اور باقی جتنے بھی جزوی نظامہائے حیات ہیں وہ اپنی اصل کے اعتبار سے باطل یا شر ہیں۔ چنانچہ توحید کے منطقی تقاضے کے طور پر اور "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے اصول کی روشنی میں اس زمین پر اللہ ہی کی حکمرانی ہونی چاہئے : ﴿اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ' اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡٓا اِلَّآ اِیَّاہُ﴾ ۔ علامہ اقبال اس حقیقتِ جہاں نما کو اس طرح نمایاں کرتے ہیں :

سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آزری

اور
ماسوا اللہ را مسلماں بندہ نیست
پیشِ فرعونے سرش افگندہ نیست

ترکِ قرآن اور اقبال

علامہ اقبال مسلمانوں کو اس دین حق و صداقت کے غلبہ کی جدوجہد کے لئے ہمیشہ سیرت و کردار کی عظمت و بلندی کا درس دیتے رہے۔ وہ مسلمانوں کی کیفیت زوال و پستی سے سخت کڑھتے اور انہیں بے عملی و بدکرداری ترک کر کے اپنی اصلیت پہچان کر عملی جدّوجہد کرنے کا سبق دیتے :

اپنی اصلیّت سے ہو آگاہ اے غافل کہ تو
قطرہ ہے لیکن مثالِ بحر بے پایاں بھی ہے

اور
شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو
اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے

اور
تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ ﴿يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَّيَهْدِي بِهٖ كَثِيرًا﴾ اور حامل قرآن ﷺ نے اس کی شرح کر دی تھی کہ "اِنَّ اللّٰهَ يَرفَعُ بِهٰذَا الكِتَابِ اَقوامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِين" چنانچہ علامہ اقبال کو اس بات کا پورا یقین تھا کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت ان کی قرآن سے دُوری کے باعث ہے' جب انہوں نے قرآنی تعلیمات کو چھوڑ دیا تو وہ اپنے مقام کو بھول کر مادیت پسندی کی دلدل میں پھنستے گئے یہاں تک کہ ایمان و یقین اور عشق کی جگہ خرافات نے لے لی

نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے' تو نہیں جہاں کے لئے

اور
بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اور حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ اُمّت روایات میں کھو گئی

اور اے گرفتارِ رسوم ایمانِ تو
شیوہ ہائے کافری زندانِ تو

اور نقشِ قرآن تا دریں عالم نشست
نقش ہائے کاہن و پاپا شکست

چنانچہ علامہ اقبال پوری شدت کے ساتھ مسلمانوں کو رجوع الی القرآن کی دعوت دیتے رہے۔ انہیں یقین تھا کہ "ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں" کی مثل مسلمانوں کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن مجید سے دوری اختیار کرلی اور بعض فروعی معاملات میں الجھ کر رہ گئے ہیں! وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اور خوار از مہجوریٔ قرآں شدی
شکوہ سنجِ گردشِ دوراں شدی

اور صاحبِ قرآن و بے ذوقِ طلب!
العجب ، ثُمّ العجب ، ثُمّ العجب!

علامہ اقبال کے نزدیک معاملہ یوں نہیں کہ مسلمانوں نے قرآن کو بالکل ہی ترک کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کو محض حصول ثواب کا ذریعہ بنالیا اور اس کی آفاقی تعلیمات سے آگاہی کی کوشش نہیں کرتے۔ چنانچہ جب مسلمان قرآن مجید کے معنی و مفہوم ہی کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور خود کو اس کے مطابق بدلنے کی بجائے اسے اپنے مطابق کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ اس کی آفاقی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں

اور محفلِ ما ' بے مے و بے ساقی است
ساز قرآں را نواہا باقی است

اور بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست
کہ از یاسینِ او آساں بمیری

اور واعظِ دستاں زن و افسانہ بند
معنیٔ اُو پست و حرفِ او بلند

اور از خطیب و دیلمی گفتارِ او
با ضعیف و شاذ و مرسل کارِ او

اور میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہو گا
مسائلِ نظری میں الجھ گیا ہے خطیب

اور خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

اور جب قرآن کے ساتھ مسلمانوں نے یہ رویہ اختیار کیا تو ان کے تمام اعمال کی روح مردہ ہو کر گئی ۔

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے

اور نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

اب علامہ اقبال بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے دوبارہ ترقی و عروج اور غلبہ اسلامی کے حصول کا بھی صرف یہی واحد ذریعہ ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات کو بدلنے کی بجائے خود کو قرآن کے مطابق بدلیں اور اس کے لئے قرآن سمجھنے میں پوری بصیرتِ باطنی صرف کر دیں۔ اس لئے کہ اس کے بغیر حقیقی معنوں میں مسلمان ہونا ممکن نہیں' جو کہ غلبہ اسلامی کی شرطِ اول کی حیثیت رکھتا ہے :

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشّاف

اور
اے چو شبنم بر زمیں افتندۂ
در بغل داری کتابِ زندۂ

اور
قلب را زیں حرفِ حق گرداں قوی
با عرب در ساز تا مسلم شوی

اور
ما ہمہ خاک و دلِ آگاہ اوست
اعتصامش کن کہ حبل اللہ اوست

اور
گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

زوالِ اُمّت اور اقبال کا امید افزا پیغام

خیر و شر اور حق و باطل کی معرکہ آرائی بالفاظ دیگر اسلام و غیر اسلام کی ستیزہ کاریاں ازل سے تا امروز جاری ہیں اور آئندہ بھی یہ معرکہ آرائیاں جاری رہیں گی تا آنکہ الملحمة العظمٰی یا آرمیگاڈان (Armageddon) نہیں ہو جاتی جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے نزدیک اسلام کا غلبہ یا عالمی اعلاءِ کلمۃ اللہ کا خدائی وعدہ ظہور پذیر ہو گا۔ تاہم ظروف و احوال اس قدر مایوس کن ہونے کے باعث مسلمان رہنماؤں کو قدرے مایوسی کا سامنا رہا۔ مولانا الطاف حسین حالؔی انہی میں سے ایک ہیں جن کے ہاں ہمیں اس طرح کے جذبات ملتے ہیں :

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے
اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
وہ دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہباں

اب اس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ قضا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اور

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اترنا دیکھے

ایسی صورتحال میں علامہ اقبال کے ہاں ہمیں کچھ اس طرح کے جذبات ملتے ہیں :

رو لے اب دل کھول کر اے دیدۂ خونابہ بار
وہ نظر آتا ہے تہذیب حجازی کا مزار
غلغلوں سے جس کے لذت گیر اب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہے؟
تیرے محیط میں کہیں گوہر زندگی نہیں
ڈھونڈ چکا میں موج موج، دیکھ چکا صدف صدف
قبر اس تہذیب کی یہ سرزمینِ پاک ہے
جس سے تاکِ گلشن یورپ کی رگ نمناک ہے
سوتے ہیں اس خاک میں خیر الامم کے تاجدار
نظمِ عالم کا رہا جن کی حکومت پر مدار
آہ وہ مردانِ حق! وہ عربی شہسوار
حاملِ خلقِ عظیم، صاحبِ صدق و یقیں

جن کی نگاہوں نے کی تربیتِ شرق و غرب
ظلمتِ یورپ میں تھی جن کی خرد ' راہ بیں

تاہم بزبان ڈاکٹر اسرار احمد صاحب "علامہ اقبال مرحوم نابغہ (Genius) اشخاص میں تھے جن کے بارے میں یہ مسلّم ہے کہ وہ وقت سے پہلے پیدا ہوتے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ اپنے زمانے سے قدرے بعد کی باتیں کرتے ہیں"۔ علامہ اقبال کی اس ساری مایوسی کے باوجود قرآن مجید کی گہری بصیرت انہیں پُر امید بھی رکھتی تھی۔ انہیں یقین تھا کہ ﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ○﴾ اور ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا﴾ نیز حامل قرآن ﷺ کی توضیح کہ "لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الارضِ بيتُ مدرٍ ولا وبرٍ الَّا ادخله اللّٰهُ كلمةَ الاسلامِ بعزِّ عزيزٍ او ذُلِّ ذليلٍ" عملاً ظہور پذیر ہوگی اور اسلام کو ایک نہ ایک دن ضرور غلبہ حاصل ہو گا۔ چنانچہ وہ امید افزا پیغام بھی دیتے ہیں :

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

اور

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا
سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا

اور تا خدا "اَنْ یُّطْفِئُوا" فرمودہ است
از فسردن ایں چراغ آسودہ است

پس چہ باید کرد!

علامہ اقبال مسلمانوں کے دوبارہ عروج اور اسلام کے غلبے کی امید دلانے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو عملی جدوجہد کرنے کی خاطر اور غلبۂ اسلام کے عظیم مقصد کی تکمیل تک اس کے لئے مسلسل مصروف کار رہنے کے لئے ابھارتے ہوئے کہ ؎

وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اِتمام ابھی باقی ہے

انہیں ایک طریقہ کار بھی فراہم کرتے ہیں۔

خوش قسمتی سے ڈاکٹر برہان احمد فاروقی مرحوم نے اپنی وفات سے کچھ ہی عرصہ قبل "علامہ اقبال اور مسلمانوں کا سیاسی نصب العین" میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ علامہ اقبال مسلمانوں کو جس یکجہتی اور یک رنگی سے جدوجہد کرنے کی ترغیب دلاتے تھے اسی طرز پر انہوں نے اپنی آخری عمر میں یعنی ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۵ء تک کے عرصے میں بعض دیگر اصحاب کے ساتھ مل کر ایک جماعت تشکیل دینے کی بھرپور کوشش کی' جو امارت و بیعت کے خالص اسلامی اصولوں پر مبنی ہو۔ اگرچہ ان کی یہ خواہش بوجوہ پوری نہ ہو سکی تاہم اقبال کو پختہ یقین ہے کہ جس طرح ملت اتحاد و اتفاق کے بغیر کچھ نہیں یعنی ؎

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

اور ملّت از یک رنگیٔ دلہاستے
روشن از یک جلوہ ایں سیناستے

اسی طرح اس ملت کی تعمیر و ترقی اور غلبہ بھی انہی افراد کی مشترکہ جدوجہد سے ہی ممکن ہے۔ اس لئے کہ ؎

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملّت کے مقدّر کا ستارا

چنانچہ علامہ اقبال مسلمانوں کے لئے غلبہ اسلام کی جدّوجہد کو ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ کے قرآنی اصول کی روشنی میں فرض قرار دیتے ہیں :

زانکہ در تکبیر رازِ بودِ تست
حفظ و نشرِ لا الٰہ مقصودِ تست

اور

تا نہ خیزد بانگِ حق از عالمے
گر مسلمانی نیاسائی دمے

اور

پیشِ باطل تیغ و پیشِ حق سپر
امر و نہیٔ اُو عیارِ خیر و شر

اور جماعتی زندگی پر بایں الفاظ زور دیتے ہیں :

فطرتش آزاد و ہم زنجیری است
جزوِ او را قوتِ کل گیری است
در جماعت خود شکن گردد خودی
تا زگلبرگے چمن گردد خودی
محفلِ انجم زجذبِ باہم است
ہستیٔ کوکب زکوکب محکم است

علامہ اقبال مسلمانوں کو مذکورہ اجتماعیت میں منظم ہو کر' خانقاہوں سے نکلتے ہوئے' رسم شبیری ادا کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں :

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری
ترے دین و ادب سے آ رہی ہے بوئے رہبانی
یہی ہے مرنے والی امتوں کا عالم پیری

اور آپس میں ﴿أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ کی عملی تفسیر بن کر یعنی

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

تعلیمات قرآنی اور توضیحاتِ حامل قرآن ﷺ کے مصداق بن کر، جن کا ذکر ابھی "دعوت ایمان و اقبال" اور "ترکِ قرآن اور اقبال" کے عنوانات کے تحت ہوا، مسلسل تربیت حاصل کرتے رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک جب یہ تربیت پوری طرح ہو چکے تب ہی یہ جماعت اس قابل ہو گی کہ وہ باطل کو ملیا میٹ کر کے غلبۂ حق کی جدّ و جہد میں کامیابی حاصل کر سکے :

با نشۂ درویشی در ساز و دمادم زن!
چوں پختہ شوی خود را بر سلطنتِ جم زن!!

حرفِ آخر

یہ ہے علامہ اقبال کے فہم قرآنی کی معراج، ان کا پیغام بیداری اور وہ ضابطہ حیات جو ماخوذ ہے قرآن سے، اور جو انہیں عظیم عارفِ قرآن کا مرتبہ بخشتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ علامہ اقبال کے فہم قرآنی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے اور انہیں ایسی منطقی ترتیب میں پرونے کے لئے، کہ جس سے اقبال کی مجموعی تعلیمات کی مطابقت بھی اجاگر ہو، ایک طویل مقالہ کی ضرورت ہے۔ البتہ اگر ہم ان کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ بیان کرنا چاہیں تو میرے خیال میں مذکورہ بالا سعی کو ایک ادنیٰ کوشش کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف فکر و فن کے شہباز کی پرواز اگر چڑیا کا چھوٹا سا بچہ احاطہ فہم میں لانے کی کوشش کرے تو یقیناً یہ بہت بڑی تقصیر ہے جو اسے لاحق ہوئی، پھر بھی لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی!

اہم گزارش

قارئین سے درخواست ہے کہ وہ ادارے کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں، جو لفافے پر چسپاں ان کے ایڈریس کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ اس طرح ان کی فرمائش کی تعمیل یا شکایت کا ازالہ بآسانی ممکن ہو سکے گا۔ (مینیجر مکتبہ)

خطوط و نکات

چل بسیں گے ایک دن ہم بھی اسی صورت میں "یار"

مکرمی ایڈیٹر صاحب' سلام مسنون

یکم ستمبر کو ایک اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے شکاگو گیا تو ایک اسٹال پر آپ کا رسالہ "حکمت قرآن" نظر سے گزرا' جس کے چند شمارے میں ساتھ لایا تھا۔ ماشاء اللہ آپ انتہائی لائق تحسین ہیں کہ اس دورِ ظلمات میں اپنا چراغ باوجود بادِ مخالف کے جلائے ہوئے ہیں اور یوں دین حق کے راہروؤں کے لئے مشعل راہ کا کام دے رہے ہیں۔ رسالہ کے مضامین نہایت علم آموز' فکر انگیز اور تازگی ایمان کا موجب بنے اور دوستوں نے بھی پڑھ کر ایسے ہی احسان مندانہ تاثرات کا اظہار کیا ہے ؎

تسلیم کہ اک شمع کی ضوء کم ہے ' بہت کم
اک شمع بھی ظلمات میں جلتی ہے بمشکل

کتنے خوش نصیب ہیں وہ اللہ کے "پر اسرار" بندے جنہیں حق نے عشق الٰہی کی نعمت سے نوازا ہے۔ ایسی شمع کا جلتے رہنا نہایت ضروری ہے۔

جولائی ۹۷ء کے شمارہ میں حافظ احمد یار صاحب کی موت کی خبر پڑھ کر افسوس ہوا کیونکہ مجھے بھی مرحوم سے رسم و راہ تھی۔ خدا مغفرت کرے۔ مرحوم ایک نہایت نیک' شریف النفس انسان تھے۔ علم دوست' اسلام پسند' قرآن سے عشق' سادہ دلی ان کا شعار' مزاج کے نہایت لطیف اور گفتگو میں نرم' لہجہ میں بہت خفیف۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں خاص مقام عطا فرمائے۔

حافظ صاحب سے میرا تعارف ۱۹۵۵ء میں ہوا جب ان کے بیٹے نعم العبد اور ذوالقرنین "نیا مدرسہ اچھرہ" میں میرے شاگرد بنے تھے۔ میں اس زمانے میں سیکنڈ ماسٹر کی حیثیت سے انگلش کے علاوہ تجوید القرآن بھی پڑھایا کرتا تھا۔ سید نقی علی صاحب مرحوم ہیڈ ماسٹر اور کوثر نیازی صاحب نیا مدرسہ بورڈ کے چیئرمین تھے۔

نعم العبد باپ کی طرح نہایت ذہین اور محنتی طالب علم تھا۔ کئی بار' کئی مضامین میں اول پوزیشن حاصل کی۔ یہ ایک نمایاں اعزاز تھا کیونکہ اس کے ہم جماعتوں میں بڑی ہستیوں کے

فرزندان شامل تھے۔ جیسے مولانا مودودی صاحبؒ کے بیٹے محمد فاروق اور حسین فاروق' میاں طفیل محمد اور نعیم صدیقی کے فرزندان' میاں محمد عثمان (سابق ایم این اے) اور شہریار آف دل روز دِلا (کارڈیالوجسٹ) وغیرہم۔ حافظ صاحب سے میرے تعلقات کی قربت کی وجہ ہمارے ذاتی اور تعلیمی حالات میں حد درجہ مشابہت تھی۔ ابتدائی عمر میں ناداری اور قلیل وسائل کے شکار' جونیئر ٹیچر کی ٹریننگ' قرآن کی تعلیم و قراءت کا شوق' میٹرک کے بعد کی تعلیم کے مراحل بزور محنت و کاوش' Self-taught بطور پرائیویٹ طالب علم۔ وہ بھی اعلیٰ امتحانات میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرتے رہے اور میں بھی ایم اے کے بعد انٹرنیشنل سکالر شپ حاصل کر کے پہلی مرتبہ ایک یونیورسٹی میں باضابطہ Formal داخل شدہ طالب علم کا اعزاز حاصل کر سکا۔ ۱۹۶۴ء میں ہم دونوں نے پنجاب یونیورسٹی میں پڑھانا شروع کیا۔ وہ شعبہ اسلامیات میں اور میں انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن میں' جہاں ہم اکثر علامہ علاؤ الدین صدیقی صاحب کی قیادت میں علمی' ادبی اور اسلامی موضوعات پر تبادلہ خیالات کے لئے اکٹھے ہوا کرتے تھے۔

عہدِ رفتہ کی یادوں کی داستان کچھ طویل ہوتی جا رہی ہے۔ مرحوم کا اس دارِ فانی کو خیرباد کہہ جانا گویا ہم باقی ماندہ ہم عصر احباب کے لئے ایک ریمائنڈر رہے کہ ؎

چل بسیں گے ایک دن ہم بھی اسی صورت میں "یار"
لوگ پھر ہم کو کہیں گے' آج "وہ" بھی چل دیئے

چونکہ حافظ صاحب کی فیملی کا ایڈریس میرے پاس نہیں ہے لہٰذا اگر کسی طرح میرا یہ تعزیت نامہ اہل خانہ تک پہنچ سکے تو ان کو ایک گونہ تسلی ہو گی اور میرا اتا پتہ پا کر خوشی بھی۔

باسط بلال صاحب کا مضمون "دورِ حاضر میں مذہب سے بیزاری" میرے لئے خصوصی دلچسپی کا موجب ہوا۔ میری زندگی کے تجربات اور مشاہدات "یہاں" بھی اور "وہاں" بھی کچھ اسی قسم کے تلخ اور مایوس کن رہے ہیں۔ میں بھی اکثر سوچا کرتا ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہے کہ ہمارے معاشرے میں مذہب کے علمبردار بلکہ اس کے احیاء اور نظام اسلامی کے نفاذ کے داعی آخر اپنے بچوں کو مذہب کی تعلیم کی طرف نہیں بھیجتے' اس کے باوجود کہ وہ دینی علم و فراست کے حصول ہی کی وجہ سے قائد اسلام کی نمایاں حیثیت کے مالک بنتے ہیں۔ ان کا تمام تر سرمایہ اور وسائل اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے ایسے سکولوں میں صرف ہوتے ہیں جہاں وہ انگلش وما

فیها کی تعلیم سے آراستہ ہو کر بلند مرتبہ عہدوں پر فائز ہو سکیں۔ ان کا رخ اس مقصد کے حصول کے لئے کلیسا کی طرف تو ضرور ہوتا ہے مگر کعبہ کی طرف نہیں۔ یہ دین حق کے داعی' یہ حافظ' یہ قاری' یہ عالم' یہ مفتی' یہ اس صدی کے مفکر اسلام' سبھی مذہب سے بیزاری کا ذاتی نمونہ پیش کرتے ہیں جب کہ ان کی تقاریر' ان کی تحریریں اور تصانیف' ان کے انقلابی بیانات' اسلام سے محبت اور تعلق کا تذکرہ پیش کرتی ہیں۔ یہ گفتار کے غازی اپنے عمل سے کردار کے غازی نظر نہیں آتے۔ یہ آخر ایسا کیوں ہے؟ میں اکثر سوچا کرتا ہوں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے قیام کے فوراً بعد نظام اسلامی کے قیام و نفاذ کو جو عظیم تحریک چلی کتنے ہی پرجوش نوجوان اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر سپہ سالارانِ اسلام کی دعوت پر صفِ اول میں شریک ہو گئے۔ مگر جب ملت اسلامیہ کی تعلیم و اصلاح کی بجائے یہی داعیان اسلام اقتدار و دولت کے حصول کی خاطر سیاست کی دلدل کی طرف بڑھنے لگے تو کئی نوجوان ان کے طرز عمل سے مایوس ہو کر الگ ہو جانے پر مجبور ہو گئے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ یہ قائدین مذہب و دین اپنے ذاتی عمل سے ایک نمونہ پیش کرتے' خصوصاً اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت ایسے اہم پہلو میں۔ اس لئے بھی کہ اپنے اہل خانہ کی destiny پر ان لیڈران دین کا خاصا کنٹرول بھی ہے اور اس کی ذمہ داری بھی۔ آخر کیوں یہ حضرات اپنے بچوں کو ذاتی نقش قدم پر چلنے کے قابل نہ بنا پائے؟ آخر کیوں؟ افسوس تو یہ ہے کہ اس زیاں کا احساس تک بھی نہیں ہے۔

میں بھی انہی نوجوانوں میں سے ایک تھا جو بادل نخواستہ ۳۰ سال پہلے "دیار غیر" کی طرف چل نکلا۔ جس زمانے میں میں اس شہر میں آیا تھا میں صرف اکیلا اور پہلا مسلمان تھا۔ آج اللہ کے فضل و کرم سے یہاں ورجینیا ریاست کے مشرقی ساحل پر واقع اس شہر میں تین ہزار سے زائد مسلمان آباد ہو چکے ہیں اور چار مساجد بھی قائم ہو چکی ہیں' جہاں اسلامی تعلیم و اصلاح کے لئے خاصا کام بھی ہو رہا ہے اور یہاں کے مسلمان اس شہر میں ایک مثبت اور بااثر قوت بھی بن چکے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک آواز ہے اور اس آواز کی شنید بھی ہے۔ ماشاء اللہ' وما توفیقی الا باللہ۔

دعا گو

محمد شریف حافظ

7501 Honey Suckle Road, Norfolk, Virginia, USA, 23518

25 سالہ رپورٹ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

(مارچ 1972ء تا مارچ 1997ء)

مرتب

ڈاکٹر عارف رشید

معتمد مجلس عاملہ

شائع کردہ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

36۔ کے، ماڈل ٹاؤن فون : 5869501

ترتیب

○ پیش لفظ ۲۹
○ انجمن کے قیام کا پس منظر اور اغراض و مقاصد ۳۲
○ اراکین انجمن کی تعداد ۴۰
○ تحدیث نعمت ۴۱
○ دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر ۵۴
○ قرآن کانفرنسیں اور محاضرات قرآنی ۶۶
○ قرآن اکیڈمی
☆ تعلیمی و تدریسی سرگرمیاں ۶۹
☆ اکیڈمک ونگ ۷۹
○ شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید
○ شعبہ انگریزی ○ شعبہ عربی ○ شعبہ فرانسیسی
○ شعبہ کتابت و طباعت و کمپوزنگ ○ قرآن اکیڈمی لائبریری
○ قرآن کالج ۸۸
○ دیگر شعبہ جات ۹۱
○ مکتبہ انجمن ○ شعبہ سمع و بصر ○ جنرل کلینک
○ لاہور میں دیگر پراجیکٹس ۹۵
○ بزم ہائے خدام القرآن ۹۶
○ منسلک انجمنیں ۹۸
○ فہرست کتب و کیسٹس ۱۰۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی مجلس عاملہ منعقدہ 26 / مارچ 97ء کے ایجنڈے میں انجمن ہذا کے پچیسویں یوم تاسیس کے حوالے سے دو نکات شامل تھے۔ ایک یہ کہ تمام "اراکین انجمن" کے ایک Get-together کی تقریب کا اہتمام کرنا اور دوسرے اس موقع پر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی پچیس سالہ مساعی کی ایک جامع مگر مختصر رپورٹ کی تیاری ـــــ اس رپورٹ کو مرتب کرنے کے لئے "قرعۂ فال" راقم کے نام نکلا اور اس کام کے لئے صرف پندرہ دن دیئے گئے ـــــ اجلاس مذکورہ میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ 72ء تا 82ء کے عرصہ پر محیط ایک دس سالہ رپورٹ سابق ناظم اعلیٰ جناب قاضی عبدالقادر صاحب مرتّب کر چکے ہیں ـــــ مزید برآں انجمن کے سترھویں سالانہ اجلاس عام (مارچ 89ء) کے موقع پر حکمت قرآن کے خصوصی شمارے میں صدر مؤسّس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ایک جامع تحریر اس مجلّہ کی زینت بنی جس میں موصوف نے "وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ" کے عنوان سے مرکزی انجمن کی اٹھارہ سالہ کارکردگی اور دعوت رجوع الی القرآن کی چوبیس برس کی مساعی کے کارہائے نمایاں (SALIENT FEATURES) کو قلمبند کیا ـــــ مزید یہ کہ "دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر" کے عنوان سے جناب صدر مؤسس کی 270 صفحات پر مشتمل تفصیلی تحریر بھی موجود ہے جس میں راقم کے قلم سے نکلی ہوئی ایک تحریر "مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی اٹھارہ سالہ کارگزاری کا اجمالی جائزہ" بھی شامل ہے ـــــ ان تمام تحریروں اور پھر 90 سے 95ء انجمن کی سالانہ کارگزاری پر مشتمل رپورٹس نے 25 سالہ رپورٹ مرتب کرنے کے ضمن میں راقم کا کام بہت سہل کر دیا۔

تمام اراکین انجمن سے راقم کی خصوصی درخواست ہے کہ اس رپورٹ کا

بالاستیعاب مطالعہ فرمائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ پچیس (25) سال (رُبع صدی) کا عرصہ کچھ کم نہیں ہوتا' بقول حفیظ جالندھری ؎

یہ "رُبع" صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں!

وہ معزّز اراکین جو انجمن کے تاسیسی اجلاس میں شامل تھے (بحمد اللہ 20 حضرات میں سے 15 حضرات تاحال بقیدِ حیات ہیں) رپورٹ ہذا میں بیان شدہ بہت سے ایسے Events ان کے حافظے میں یقیناً محفوظ ہوں گے جو اس کے مطالعے سے ان کو یاد آجائیں گے۔ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا تہہ دل سے شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں اپنی کتاب حکیم کی خدمت کے لئے چن لیا۔ اراکین انجمن میں بہت سے وہ ہیں جو انتہائی باقاعدگی کے ساتھ اپنا ماہانہ زرِ تعاون ادا کر رہے ہیں۔ بعض نے خصوصی پراجیکٹس کے لئے دل کھول کر مالی تعاون فرمایا۔ ان سب کے حق میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس جہاد بالمال کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ راقم کے سامنے بہت سی روشن مثالیں ان اراکین کی بھی ہیں جو انفاقِ مال کے ساتھ ساتھ اپنی صلاحیت واستعداد اور اپنے اوقات بھی انجمن کے کاموں میں صرف کر رہے ہیں۔ آج کے مادہ پرستانہ دور میں لائق صد ستائش ہیں ایسے تمام حضرات ــــــ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی مساعی کو ان کے لئے توشۂ آخرت بنائے ــــــ آمین ثم آمین!

شدید حق تلفی ہوگی اگر ہم اپنے اس محسن کو اپنی دعاؤں میں یاد نہ رکھیں جس نے ہمیں قرآن حکیم کی اس خدمت کی جانب راغب کیا۔ میری مراد والد محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب سے ہے۔ میں اپنی ذات کی حد تک تو کہہ سکتا ہوں کہ اوائل عمری ہی کے دور سے والد محترم کی دروس قرآن کی مصروفیات ذہن پر نقش ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 67ء تا 71ء کا دور جو میرے ساتویں تا دسویں جماعت کا دور تھا' ہفتہ کے سات دنوں میں سے شاید ہی کوئی شام ایسی ہو کہ جس میں لاہور کی مختلف آبادیوں مثلاً سمن آباد' ڈھولن وال' کرشن نگر' انجینئرنگ یونیورسٹی ہاسٹل اور دیگر بہت سے مقامات میں سے کسی مقام پر والد محترم کا درس نہ ہو ــــــ ہم دونوں بھائی (راقم اور برادرم عاکف سعید) ان دروس میں بڑی باقاعدگی سے شریک ہوتے تھے۔ گویا اسی عہدِ طفولیت ہی سے ہمارے اذہان پر قرآن حکیم کی درس و تدریس کا "کارِ خیر" ہونا منقش ہوتا چلا گیا۔ فرمان نبوی

ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وَعَلَّمَهُ "تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن کا علم حاصل کریں پھر دوسروں تک اس کا علم پہنچائیں" کی اہمیت ہم پر واضح ہوتی چلی گئی۔

پیش لفظ کے ضمن میں انہی سطور پر اکتفاء کرتے ہوئے اور والد محترم کے حق میں اور دیگر تمام اراکین انجمن جو دامے درمے سخنے اس دعوت رجوع الی القرآن کی تحریک سے منسلک رہے ہیں' کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے اور خصوصی دعائے مغفرت ان حضرات کے لئے جو انجمن کے فعال ارکان میں رہے ہیں' اگلے صفحات میں انجمن کی 25 سالہ کارگزاری کا ایک مختصر جائزہ پیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا جاچکا ہے کہ انجمن کے مختلف ادوار میں لکھی گئی Reports کے اقتباسات اور بعض ایسے مالی اعدادوشمار جو اس 25 برس کے عرصہ میں مختلف شعبہ ہائے انجمن کے ضمن میں سامنے آتے ہیں' رپورٹ ہذا اصلاً انہی پر مشتمل ہے۔ اگرچہ بالکل ابتداء میں قرار داد تاسیس اور اس کی توضیحات بھی آپ حضرات کی یاد دہانی کے لئے شامل تحریر کردی گئی ہے۔

طالب دعا

ڈاکٹر عارف رشید

معتمد مجلس عاملہ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مرکزی انجمن خُدّام القرآن لاہور کے

قیام کا پس منظر اور اغراض و مقاصد

(اقتباسات از دستورِ انجمن)

1972ء میں جب مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا قیام عمل میں آیا اور اس کا دستور پہلی بار شائع ہوا تو اس کے آغاز میں "پس منظر" کے عنوان سے انجمن کے صدر مؤسّس ڈاکٹر اسرار احمد کی حسب ذیل تحریر شائع ہوئی تھی۔

"راقم الحروف نے مارچ 67ء سے جون 67ء تک ایک سلسلہ وار مضمون ماہنامہ "میثاق" لاہور کے ادارتی صفحات میں لکھا تھا جس میں تحریک پاکستان کے فکری اور جذباتی پس منظر کا جائزہ بھی لیا گیا تھا اور متعین طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ اس کے بنیادی عوامل میں مذہبی اور دینی داعیہ کا حقیقی اور واقعی تناسب کس قدر تھا۔ اور یہ بھی واضح کیا گیا تھا کہ قیام پاکستان کے بعد یہاں ارباب اقتدار اور دین کی علمبردار جماعتوں کے مابین جو کشمکش جاری رہی اس کا میزانیۂ نفع و نقصان کیا ہے---- اس مسلسل مضمون کا اختتام اس تحریر پر ہوا جو بعد میں "اسلام کی نشأۃِ ثانیہ : کرنے کا اصل کام" کے نام سے کتابچے کی صورت میں شائع ہوئی اور جس میں احیائے اسلام کے لئے صحیح اور مثبت لائحہ عمل کی نشاندہی کی گئی اور اس کے ذیل میں ایک قرآن اکیڈمی کے قیام کی تجویز پیش کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اس لائحہ عمل کے پیش کرنے کے بعد بلا تاخیر اس پر عملی جدوجہد کے آغاز کی توفیق بھی بارگاہِ خداوندی سے حاصل ہو گئی۔ چنانچہ ایک طرف لاہور میں حلقہ ہائے مطالعہ قرآن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ دوسری طرف دارالاشاعت الاسلامیہ کے تحت علوم قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت کی سعی کی گئی اور تیسری جانب سلسلۂ اشاعتِ قرآن اکیڈمی کے عنوان سے پے در پے کئی کتابچے اس مقصد سے شائع کئے گئے کہ اس کام کی اہمیت بھی لوگوں پر واضح ہو اور اس کا استدلالی پس منظر

بھی نگاہوں کے سامنے رہے۔

راقم کو اس کام کا آغاز بالکل تن تنہا کرنا پڑا تھا۔ اس لئے کہ کسی بھی کام میں ساتھی اور رفیق اس کام کے ایک حد تک چل نکلنے کے بعد ہی ملا کرتے ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پانچ سال سے بھی کم مدت کی حقیر سی مساعی کا یہ ثمرہ نگاہوں کے سامنے ہے کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ؎

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے راز داں اور بھی ہیں

اور

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
راہرو ملتے گئے اور قافلہ بنتا گیا

اس کامیابی کا اصل سبب تو یقیناً فضلِ خداوندی اور توفیقِ ایزدی کے سوا اور کچھ نہیں' لیکن اس فضل و توفیق کا ایک مظہر یہ ہے کہ راقم نے اس کام کو نہ تو کسی تفریحی مشغلے کے طور پر کیا اور نہ محض جُزوقتی طور پر' بلکہ زندگی کا ایسا مقصد سمجھ کر کیا جس پر نہ پیشہ ورانہ مصروفیت مقدم رہی نہ صحت جسمانی' بلکہ ایک ایک کر کے ہر چیز داؤ پر لگ گئی۔ گویا ؎

خیریّتِ جاں' راحتِ تن' صحّتِ داماں
سب بھول گئیں مصلحتیں اہلِ ہوس کی

بہر حال اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس (تعالیٰ) نے ایک بندۂ ناچیز اور عبدِ ضعیف کی حقیر سی مساعی کو اس درجہ مشکور فرمایا کہ ایک طرف درس و تدریس اور تعلیم و تعلّمِ قرآن کا سلسلہ لاہور اور بیرون لاہور روز افزوں ہے اور کچھ باہمت نوجوان اپنے اوقات کی متاعِ عزیز اور صلاحیتوں اور قوتوں کا اثاثہ لے کر یعنی "بِاَنۡفُسِہِمۡ" نصرت کے لئے حاضر ہو گئے ہیں۔ اور دوسری طرف کچھ حضرات روپے پیسے سے یعنی "بِاَمۡوَالِہِمۡ" شرکت کے خواہاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے راقم کے پیش نظر کاموں میں باضابطہ تعاون کے لئے کمر ہمت کس لی ہے اور "قرآن کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے پر تشہیر و اشاعت" اور "قرآن اکیڈمی" کے مجوزہ خاکے کو عملی شکل دینے کے لئے

"مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور" کے نام سے ایک باقاعدہ ادارے کے قیام کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی مساعی جمیلہ کو شرف قبول عطا کرے اور ہم سب کو اپنے دین کی بالعموم اور اپنی کتاب عزیز کی بالخصوص خدمت کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جہاں تک راقم کا تعلق ہے تو محض تحدیثاً للنّعمۃ عرض ہے کہ خواجہ عزیز الحسن مجذوب کے اس شعر کے مصداق کہ ؎

"ہر تمنّا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آ جا اب تو خلوت ہو گئی"

راقم کا حال اب واقعتاً یہ ہے کہ زندگی میں کوئی تمنا سوائے "اسلام کی نشأۃِ ثانیہ" اور "غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی" اور اس کے لئے لازمی طریق کے طور پر افشائے کلامِ ربانی اور تشہیر علم و حکمت قرآنی کے باقی نہیں رہی۔

راقم نے اپنے بچپن میں نہایت ذوق و شوق سے حفیظ کا شاہنامہ پڑھا تھا۔ حفیظ جالندھری بعد میں تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کن کن وادیوں میں سرگرداں رہے، بہرحال شاہنامے کی تصنیف انہوں نے جس جذبے کے تحت کی تھی وہ انکے اس شعر سے ظاہر ہے ؎

کیا فردوسیؔ مرحوم نے ایران کو زندہ
خدا توفیق دے تو میں کروں اسلام کو زندہ

حقیقت یہ ہے کہ خود راقم کا واقعی حال اب یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی تمنّا یا خواہش دل میں باقی نہیں رہی کہ احیائے اسلام کے عظیم مقصد کے لئے کم از کم اتنا تو ہو کہ ع

خدا توفیق دے تو میں کروں قرآن کو زندہ!

راقم کے لئے یہ یقیناً بہت چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے لیکن اللہ کی قدرت سے تو بہرحال کوئی چیز بھی بعید نہیں۔ کیا عجب کہ وہ راقم کو اس خدمت کیلئے قبول ہی فرمالے۔

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را!

ربّنا تقبّل منّا انک انت السّمیع العلیم وتُب علینا انک انت التّواب الرّحیم!

خاکسار: **اسرار احمد** عفی عنہ، صدر مؤسّس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور"

قراردادِ تاسیس واغراض ومقاصد

(MEMORANDUM)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چونکہ ہمیں اس امر کا شدید احساس ہے کہ

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی

کا خواب

امّتِ مسلمہ میں "تجدیدِ ایمان" کی عمومی تحریک

کے بغیر شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا اور

اس کے لئے لازم ہے کہ اولاً

منبع ایمان ویقین یعنی قرآن حکیم کے علم وحکمت

کی وسیع پیمانے پر تشہیر واشاعت کا اہتمام کیا جائے

اور چونکہ

اس ضمن میں ہمیں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خیالات سے کامل اتفاق ہے

اور

ہم اس کام کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں جو وہ گزشتہ ساڑھے چار سال سے کر رہے ہیں

لہٰذا

ہم چند خادمان کتاب مبین

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

کے قیام کا فیصلہ کرتے ہیں

جو ڈاکٹر صاحب موصوف کی رہنمائی میں مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے کوشاں رہے گی :

1 ــ عربی زبان کی تعلیم و ترویج

2 ــ قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق

3 ــ علومِ قرآنی کی عمومی نشرو اشاعت

4 ــ ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلیم و تعلّمِ قرآن کو مقصدِ زندگی بنالیں۔ اور

5 ــ ایک ایسی "قرآن اکیڈمی" کا قیام جو قرآن حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کرسکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقاصد کیلئے بیش از بیش کوشش اور ایثار کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اس قرارداد پر اولاً چودہ حضرات نے دستخط ثبت فرمائے' بعد میں چھ مزید حضرات نے شمولیت اختیار کی اور اس طرح بیس (20) مؤسسین کی شرکت سے اس کام کا آغاز ہوا۔ ان بیس حضرات کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں :

نمبر شمار نام (بہ ترتیب حروف تہجی)

1۔ اقتدار احمد (مرحوم و مغفور)	2۔ بیگم اللہ بخش سیال
3۔ ڈاکٹر ایس آئی سرور	4۔ جناب خادم حسین
5۔ ظہیر احمد خان	6۔ ڈاکٹر ظہیر احمد

7۔ ڈاکٹر عبد اللطیف خان (مرحوم و مغفور)	8۔ بیگم ڈاکٹر عبد اللطیف خان
9۔ ڈاکٹر عبد المجید	10۔ جناب فیض رسول
11۔ قمر سعید قریشی	12۔ میاں محمد رشید
13۔ جناب محمد عقیل	14۔ شیخ محمد یٰسین (مرحوم و مغفور)
15۔ ڈاکٹر محمد یقین	16۔ مقصود احمد اختر
17۔ میاں منظور الحق (مرحوم و مغفور)	18۔ نصیر احمد ورک (مرحوم و مغفور)
19۔ ڈاکٹر نور الٰہی	20۔ وقار احمد قریشی

درج بالا 20 حضرات مؤسسین میں سے ہیں۔ دو حضرات جناب صدر مؤسّس کے حقیقی بھائی اور ایک حقیقی بہن شامل ہیں۔ فہرست ہذا کو چونکہ حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے لہٰذا یہ انوکھی صورت حال سامنے آئی کہ اول و آخر جناب صدر موسّس کے دو حقیقی بھائیوں کے نام ہیں ' اقتدار احمد مرحوم و مغفور اور وقار احمد صاحب۔۔۔ پانچ حضرات جن کے اسم گرامی کے سامنے مرحوم و مغفور کا اضافہ کیا ہے ہمیں داغ مفارقت دے چکے ہیں اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ ان حضرات کے لئے صمیمِ قلب سے ہم اللہ کے حضور دعا گو ہیں :

اللّٰہم اغفرلھم وارحمھم و اَدخلھم فی رحمتک وحاسبھم حسابًا یسیرًا' اللّٰھم نَوِّر مرقدھم واَکرم منزلھم واَلحِقھم بِالصّٰالحین ---
آمین یا ربّ العالمین

ڈاکٹر اسرار احمد کا نہایت اہم خطاب

جہاد بالقرآن

کتابی صورت میں دستیاب ہے

قراردادِ تاسیس کی مختصر تشریح

انجمن کے اس موقف کا مفصل استدلالی پس منظر تو ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی اس تحریر ہی کے مطالعہ سے سمجھا جا سکتا ہے جو اب "اسلام کی نشأۃ ثانیہ کرنے کا اصل کام" نامی کتابچے کی صورت میں مطبوعہ موجود ہے' تاہم اجمالاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ :

1- ہمارے موجودہ دینی انحطاط کا اصل سبب یہ ہے کہ مغرب کی بے خدا سائنس اور یورپ کے ملحدانہ فلسفہ و فکر نے بحیثیت مجموعی پوری امت کے ایمان کی جڑوں کو ہلا ڈالا ہے اور خرمنِ یقین کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اور اب صورتِ واقعہ یہ ہے کہ عوام الناس کے دل و دماغ میں بالعموم اور جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے قلوب و اذہان میں بالخصوص خدا اور آخرت اور وحی و نبوت ایسے اساسی معتقدات تک کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہی۔

2- اندریں حالات اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبۂ دینِ حق کی لازمی شرط (Pre-Requisite) تجدیدِ ایمان ہے اور قصرِ اسلام کی تعمیرِ نو کے لئے ایمان کی ان بنیادوں کی از سرِ نو تعمیر ناگزیر ہے جو صرف مضمحل ہی نہیں منہدم ہو چکی ہیں۔ گویا یہ عمارت صرف جزوی مرمت اور سطحی لیپا پوتی کی نہیں بلکہ بنیاد سے تعمیرِ جدید کی محتاج ہے۔

3- تجدیدِ ایمان کی اس مہم میں اولین اہمیت معاشرے کے اس فہیم عنصر (Intelligentsia) اور ذہین اقلیت (Intellectual Minority) کو حاصل ہے جو از خود معاشرے کی ذہنی و فکری قیادت کے منصب پر فائز ہے اور جسے جسدِ ملّت میں وہی مقام حاصل ہے جو ایک فرد نوع بشر کے جسم میں اس کے دماغ (Brain) کو حاصل ہوتا ہے۔

4- اس طبقے کے قلوب و اذہان میں ایمان کی تخم ریزی اور آبیاری کے لئے لازم ہے کہ خالصتاً قرآن حکیم کی بنیاد پر اور اسی کی ہدایت و رہنمائی کی روشنی میں ایک ایسی

زبردست علمی تحریک برپا ہو جو ایک طرف وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر ملحدانہ افکار و نظریات کا مؤثر اور مدلّل ابطال کرے۔ دوسری جانب ٹھوس علمی استدلال کی مدد سے حقائق ایمانی کا واضح اثبات کرے تاکہ یقین اور اذعان کی کیفیت پیدا ہو۔ اور تیسری طرف ثابت شدہ سائنسی حقائق اور حقیقت کائنات و انسان کے بارے میں قرآن حکیم کے نقطہ نظر میں ایسی تطبیق کرے جس سے قلوب مطمئن ہو سکیں۔

5۔ اس کے لئے لازم ہے کہ کچھ ایسے نوجوان جو بیک وقت ذہین اور باصلاحیت بھی ہوں اور باہمت اور صاحبِ عزیمت بھی اور جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی کتاب عزیز پر خالص ذاتی نوعیت کا ایمان و یقین عطا فرما دے' اپنی پوری زندگی کو تعلّم و تعلیمِ قرآن کے لئے وقف کر دیں اور اس کتاب حکیم کے فلسفہ و حکمت کی تحصیل اور نشر و اشاعت کے سوا زندگی میں ان کا مقصود و مطلوب اور کچھ نہ رہے۔

6۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے اور عربی زبان سیکھنے سکھانے کی ایک عام تحریک برپا کی جائے اور علوم قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت کا ایک وسیع پیمانے پر اہتمام ہو تاکہ عوام کی توجہات قرآن حکیم کی جانب منعطف ہوں' ذہنوں میں اس کی عظمت کا نقش قائم ہو' دلوں میں اس کی محبت جاگزیں ہو اور اس کی جانب ایک عام التفات پیدا ہو جائے۔ اسی سے توقع کی جا سکتی ہے کہ بہت سے ذہین اور اعلیٰ صلاحیتیں رکھنے والے نوجوان بھی اس سے متعارف ہوں گے اور ان میں سے کچھ تعداد ایسے نوجوانوں کی بھی نکل آئے گی جو اس کی قدر و قیمت سے اس درجہ آگاہ ہو جائیں کہ پوری زندگی اس کے علم و حکمت کی تحصیل اور نشر و اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔

7۔ چنانچہ ان ہی مقاصد کے لئے "مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

تحدیثِ نعمت

صدر مؤسّس ڈاکٹر اسرار احمد کی ایک تحریر "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" سے چند اقتباسات

(ماخوذ از حکمت قرآن' مارچ 89ء)

یہ تحریر چونکہ آج سے تقریباً آٹھ برس قبل کی لکھی ہوئی ہے لہٰذا زمانی فصل کے باعث بعض اعداد و شمار اور واقعات آپ کو خاصے پرانے محسوس ہوں گے۔ اصل مقصد پیش نظر یہ ہے کہ وہ حضرات جو ماضی قریب ہی میں مرکزی انجمن خدام القرآن کے رکن بنے ہوں ان کے علم میں بھی وہ "سنگ ہائے میل" آ جائیں جو اس دعوت رجوع الی القرآن کے بالکل آغاز کے دور میں پیش آئے تھے۔ (مرتّب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ان سطور کا عاجز و ناچیز راقم اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے کہ اُس (تعالیٰ) نے کمال فضل و کرم سے اولاً اپنے اس بندۂ حقیر کو اوائل عمر ہی سے اپنے کلام پاک سے ذہنی مناسبت اور قلبی انس عطا فرمادیا ـــــ اور ثانیاً تعلیم و تعلّمِ قرآن کے ضمن میں اس کی حقیر مساعی کو اس درجہ بار آور اور مشکور و مقبول بنادیا کہ اس کے نام کو دنیا بھر میں کم از کم اردو بولنے والوں کی حد تک "دعوت رجوع الی القرآن" کے جلی عنوان کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

یہ دعوت رجوع الی القرآن اور تحریک تعلیم و تعلّمِ قرآن گزشتہ تئیس چوبیس

سالوں کے دوران جن جن مراحل سے گزری اور اس اثنا میں اس نے جو نشاناتِ راہ نصب کئے ان کا متفرق تذکرہ وقتاً فوقتاً "حکمت قرآن" اور "میثاق" میں ہوتا رہا ہے' تاہم اس موقع پر جب کہ یہ دعوت و تحریک رُبع صدی مکمل کیا چاہتی ہے' اور "مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور" بھی اپنا سترھواں سالانہ اجلاس منعقد کر رہی ہے' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ایک مختصر مگر جامع روداد بھی مرتب کر دی جائے' اور اس کے اب تک کے ثمرات و نتائج کا ایک سرسری جائزہ بھی لے لیا جائے تاکہ ایک جانب حکمِ خداوندی : "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" کی تعمیل ہو جائے' اور دوسری جانب نہ صرف یہ کہ موجودہ رفقاء و احباب اور اعوان و انصار کی ہمت افزائی ہو' بلکہ اس راہ کے آئندہ مسافروں کو بھی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا سامان ملے۔

لاہور سے گیارہ سال باہر رہنے کے بعد جب راقم اواخر 1965ء میں دوبارہ واردِ لاہور ہوا' تو اس کے پیش نظر اصل مقصد تجدید و احیائے دین کی اسی اصولی انقلابی تحریک کا احیاء تھا جس کے بیسویں صدی عیسوی کے داعیٔ اوّل تھے امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم اور داعیٔ ثانی تھے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم۔ مولانا آزاد نے 1920ء میں وقتی حالات اور مشکلات سے بددل ہونے کے باعث اپنا رخ تبدیل کر کے جو خلاء پیدا کیا تھا' اسے تو لگ بھگ بیس سال کے بعد پُر کر دیا تھا مولانا مودودی اور ان کی قائم کردہ جماعت اسلامی نے' لیکن خود جماعت اسلامی نے 1947ء میں ایک وقتی ترغیب سے متأثر ہو کر اصولی اسلامی انقلابی تحریک کی بجائے اسلام پسند' قومی' سیاسی جماعت کا رول اختیار کر کے جو خلا پیدا کیا تھا اسے پُر کرنے کی کوشش ایک بہت بڑا چیلنج بھی تھی اور دین و ملّت کی اہم ترین ضرورت بھی! ـــــــ چنانچہ راقم نے لاہور منتقل ہو کر اپنی اصل توجّہ اور سعی و جُہد کو تو مرتکز رکھا اس مقصد پر' لیکن اس کے ساتھ ساتھ چونکہ اسے اپنے زمانہ تعلیم اور اس کے بعد کے گیارہ سالوں کے دوران اللہ کے فضل و کرم سے ایک خصوصی اُنس پیدا ہو گیا تھا قرآن حکیم کے ساتھ اور خصوصی مناسبت حاصل ہو گئی تھی درسِ قرآن سے' لہٰذا اپنی ذاتی حیثیت میں دعوت و تبلیغِ دین کی ایک حقیری کوشش کے طور پر آغاز

کر دیا حلقہ ہائے مطالعہ قرآن کا۔ جن کے ذریعے مطالعہ قرآن حکیم کے ایک منتخب نصاب کے دروس کی صورت میں قرآن کے انقلابی فکر کی اشاعت اور اقامتِ دین یا اسلامی انقلاب کی جدّو جہد کے لئے مؤثّر دعوت کا آغاز ہو گیا۔

.... جب راقم نے اپنی جملہ توانائیوں اور صلاحیتوں کو کامل یکسوئی کے ساتھ قرآن حکیم کے درس و تدریس اور نشرو اشاعت میں لگا دیا تو دیکھتے ہی دیکھتے لاہور کی فضا میں دعوت رجوع الی القرآن کا غلغلہ بلند ہو گیا ـــــ اور تعلیم و تعلّمِ قرآن کی ایک جاندار تحریک کا آغاز ہو گیا۔ جس کے اثرات گزشتہ بائیس سالوں کے دوران بفضل اللہ وعونہ، دنیا کے کونے کونے تک، جہاں بھی اردو سمجھنے اور بولنے والے لوگ موجود ہیں، نہ صرف پہنچ گئے ہیں بلکہ دور دراز گوشوں میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے ذریعے از خود بڑھتے چلے جا رہے ہیں! یہاں تک کہ اس احقر الانام کو حقّ الیقین کی حد تک وثوق حاصل ہے کہ اگر ہماری شامتِ اعمال، یا تقصیرِ ہمت اور کوتاہیٔ عمل کے باعث مملکتِ خداداد پاکستان میں یہ دعوتِ قرآنی انقلابِ اسلامی پر منتج نہ ہو سکی تو الفاظ قرآنی : ''فَاِنْ یَّکْفُرْ بِهَا هٰؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ'' (الانعام : 89) کے مصداق اللہ تعالیٰ کسی اور خطّۂ ارضی کو یہ سعادت لازماً عطا فرما دے گا کہ وہ قرآن کے اس انقلابی فکر کو حرزِ جان بنا کر جسے دورِ حاضر کے شعور کی سطح (Level of Consciousness) پر ایک مؤثّر دعوت کی صورت دینے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عاجز بندے کو عطا فرمائی ہے، بالفعل ''اسلام کی نشأۃِ ثانیہ'' اور ''غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی'' کا گہوارہ بن جائے ـــــ اور وہ صورت عملاً پیدا ہو جائے جس کی پیشین گوئی اب سے ساٹھ ستر سال قبل اس مردِ قلندر نے کی تھی جس کا نام اقبال تھا۔ یعنی ؎

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش — اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود — پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں — محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے!

.........اس سے قبل کہ اس قرآنی تحریک کے چوبیس سالہ سفر کے اہم نشاناتِ راہ اور سنگ ہائے میل کا تذکرہ کیا جائے' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس حقیقتِ واقعی کی جانب اشارہ کردیا جائے کہ اس دعوت قرآنی نے ع "اپنی دنیا آپ پیدا کراگر زندوں میں ہے!" کے مصداق بحمداللہ تھوڑے ہی عرصے میں اپنے اعوان وانصار کی ایک جمعیت پیدا کرلی تو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور سے قطع نظر جب راقم نے 67ء والی قرارداد ہی کی اساس پر پورے آٹھ برس بعد 1975ء میں از سرنو دعوتِ تنظیم دی تو اس پر لبیک کہنے والے اکیاسی (81) افراد میں سے جماعت اسلامی سے سابقہ تعلق کی قدر مشترک کے حامل اشخاص تین چار سے زیادہ نہیں تھے' باقی سب کے سب اس دعوت قرآنی ہی کے شجرۂ طیبہ کے تازہ پھل تھے! گویا کہ موجودہ 'تنظیم اسلامی' بھی ع "اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں" کے مصداق اسی دعوتِ قرآنی کے برگ وبار کی حیثیت رکھتی ہے۔ فَلِلّٰہِ الحَمدُ وَالمِنَّۃ!!

رجوع الی القرآن" کی جس دعوت اور "تعلیم و تعلّمِ قرآن" کی جس تحریک کے نمایاں نشاناتِ راہ اور اہم سنگ ہائے میل اِس وقت صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے مطلوب ہیں' اس کے سفر کا آغاز 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے فوراً بعد اوائل اکتوبر میں ہوا تھا اور ان سطور کی تحریر کے وقت (مارچ 1989ء) تک راقم کی عمر عزیز کے پورے ساڑھے تیئس برس اس کی نذر ہو چکے ہیں! گویا حفیظ کے درج ذیل شعر میں نصف کے بجائے "ربع" کا لفظ رکھ دیا جائے تو وہ راقم الحروف کے مناسب حال ہو جائے گا ؎

تکمیل اور تدوینِ فن میں جو بھی حفیظ کا حصہ ہے
نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں!

ان میں سے پہلے ساڑھے چھ برس راقم نے بالکل تنہا کام کیا۔ اس لئے کہ اُس وقت نہ کوئی انجمن تھی' نہ تنظیم' ایک اشاعتی ادارہ تھا تو وہ بھی خالص ذاتی ـــــ اور اِس

بھری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید و نصرت اور اپنے ذاتی عزم و ہمت کے سوا کچھ میسر تھا تو صرف مولانا امین احسن اصلاحی کی مشفقانہ "سرپرستی" ـــــ اور کچھ حقیقی بھائیوں کا تعاون!

.... گزشتہ سات سالوں کے دوران (واضح رہے یہ تحریر مارچ 89ء کی ہے) ایک جانب تو تدریجاً ع "مضمحل ہو گئے قویٰ غالب!" کا طبعی ظہور ہوا' اور دوسری جانب تنظیم اسلامی کے مسائل و معاملات نے بھی وقت اور قوت میں سے ضروری حصّہ وصول کرنا شروع کر دیا۔ للہٰذا فطری طور پر تعلیم و تعلّمِ قرآن کے ضمن میں راقم کی ذاتی مساعی کا حصّہ کم ہوتا چلا گیا' تاہم چونکہ اب بحمد اللہ ایک جانب ایک منظم انجمن اور مستحکم ادارہ بھی موجود ہے' اور دوسری جانب بفضلہٖ تعالیٰ میرے اپنے فرزندوں سمیت نوجوانوں کی ایک معتدبہ تعداد بھی اس مشن کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی اہلیت کا ثبوت دے چکی ہے ـــــ للہٰذا میں مطمئن ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز وبعونہٖ یہ قافلہ دعوت رجوع الی القرآن و تحریک تعلیم و تعلّمِ قرآن "اسلام کی نشأۃِ ثانیہ" اور دینِ حق کے عالمی غلبے کی منزل کی جانب پیش قدمی جاری رکھے گا! اللّٰھم آمین!!

اور ان سطور کی تحریر کے وقت (مارچ 1989ء) جبکہ حیاتِ مستعار کے بحساب شمسی ستاون اور بحساب قمری انسٹھ برس پورے ہونے کو ہیں' اور میں اپنے آپ کو دنیا کے مقابلے میں آخرت سے قریب تر محسوس کرتا ہوں بحمد اللہ دل کو یہ گہرا اطمینان حاصل ہے کہ ع "جنوں میں جتنی بھی گزری بکار گزری ہے!" کے مصداق عمر کے بہتر اور بیشتر حصے کے دوران جسم و جان کی بہتر اور بیشتر توانائیاں نوید نبویؐ : "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ" کے مطابق بہترین کام میں صرف ہوئی ہیں۔ گویا ع "شکر صد شکر کہ جنازہ بمنزل رسید!" ـــــ اس کے ساتھ ہی دل میں اس امید کا چراغ بھی روشن ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کی توفیق عطا فرمائی تو لغزشوں' خطاؤں اور کوتاہیوں سے درگزر فرماتے ہوئے شرف قبول بھی ضرور عطا فرمائے گا۔ اور عجیب نویدِ جانفزا کا معاملہ ہے کہ جیسے ہی یہ الفاظ نوکِ قلم سے صفحہ قرطاس پر مرتسم ہوئے ایک جانب دل کی

گہرائیوں سے حدیث قدسی کے الفاظ طلوع ہوئے کہ "اَنَا عِندَ ظَنِّ عَبْدِی بِی!" اور دوسری جانب ذہن میں کسی شاعر کا مصرع ابھرا ؏ "وَاَرْجُوہُ رَجَاءً لایَخِیبُ!" ــــــ رَبَّنا تقبَّل مِنَّا اِنَّکَ انتَ السَّمِیْعُ العَلیم وَتُبْ عَلینا اِنَّکَ انت التَّوّاب الرَّحِیم ـ آمین یاربَّ العَالَمین!!

.... راقم نے اپنی اس دعوتِ قرآنی کی اساس "مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ایک منتخب نصاب" کو بنایا تھا' اور واقعہ یہ ہے کہ جو کامیابیاں اسے حاصل ہوئیں ان کا سب سے بڑا راز اسی منتخب نصاب میں مضمر ہے۔ اس لئے کہ ان حضرات سے قطع نظر جنہیں قسمت ابتدا ہی سے عربی مدارس میں پہنچا دیتی ہے اور وہ اسی قدیم مذہبی نظام تعلیم سے فراغت حاصل کرتے ہیں اور اس طرح ان کے تو گویا شب و روز قال اللہ تعالیٰ اور قال الرسول ﷺ کی فضا ہی میں بسر ہوتے ہیں' سکولوں اور کالجوں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے قرآن مجید کا ابتدا سے انتہا تک تسلسل کے ساتھ مطالعہ نہایت کٹھن کام ہے۔ اور اس کے لئے ایک نہایت مضبوط قوتِ ارادی درکار ہے۔ جبکہ یہ منتخب نصاب جو حجم کے اعتبار سے زیادہ سے زیادہ دو پارے کے لگ بھگ یعنی کل قرآن کے پندرھویں حصے کے برابر ہے' ایک نہایت حکیمانہ تدریج اور منطقی ترتیب کے ساتھ نہ صرف یہ کہ فقہی اور تاریخی مباحث کے سوا' قرآن حکیم کے جملہ بنیادی مضامین اور تعلیمات کو بخوبی ذہن نشین کر دیتا ہے بلکہ ایک جانب قرآن کے مخصوص اسلوب اور طرز بیان اور دوسری جانب اس کے فطری منہج استدلال (Line of argument) سے بھی واقفیت ہی نہیں گہری مناسبت عطا کر دیتا ہے ــــــ اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کی عظمت کا ایسا نقش دل پر قائم کر دیتا ہے کہ وہ مضبوط قوتِ ارادی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے جو پورے قرآن کے مسلسل مطالعے کے لئے ضروری ہے۔

.... اس نصاب کا نقطۂ آغاز سورۃ العصر ہے اور نقطۂ عروج سورۃ الحدید۔ چنانچہ اس کے حِصّہ اول میں سورۃ العصر کے ساتھ تین مزید جامع اسباق شامل ہیں' یعنی حقیقتِ برّ و تقویٰ کی وضاحت کے لئے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 177 (آیتُ البِر) حکمت قرآنی کی

اساسات اور مقامِ عزیمت کی تشریح کے سورۂ لقمان کا دوسرا رکوع اور "حظِّ عظیم" کی وضاحت کے لئے سورۂ حم السجدہ کی آیات 30 تا 36 اور حصّۂ آخر (ششم) مشتمل ہے مکمل سورۃ الحدید پر جو امّتِ مسلمہ سے خطاب کے ضمن میں قرآن حکیم کی جامع ترین سورت ہے۔ اور درمیانی چار حصے سورۃ العصر میں بیان شدہ چار لوازم نجات کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہیں۔

.... راقم الحروف کے پاس کوئی ریکارڈ تو ظاہر ہے کہ محفوظ نہیں لیکن وہ یہ بات پورے اطمینان کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ اس نے اس پورے منتخب نصاب کے درس کی سعادت کم از کم پچاس مرتبہ تو ضرور حاصل کی ہوگی۔ اس لئے کہ لاہور میں جب 68-1967ء میں حلقہ ہائے مطالعہ قرآن قائم کئے تو ان سب میں اسی کا درس دیا، پھر مسجد خضراء سمن آباد میں مرکزی درس کا آغاز ہوا تو وہاں بھی دو بار اسی کا درس دیا۔ پھر یہ مرکزی درس مسجد شہداء منتقل ہوا تو وہاں بھی اس کا اعادہ کیا۔ پھر جا بجا قرآنی تربیت گاہیں قائم کیں تو ان میں بھی ان ہی مقامات کا درس دیا۔ بیرونی ممالک میں جانا ہوا تو وہاں بھی ع "اِلّا حدیثِ دوست کہ تکرار می کنیم!" کے مصداق اسی کو بیان کیا۔ پھر موقع اور مقام اور سامعین کی ذہنی سطح کے فرق کی مناسبت سے ان دروس میں طوالت یا اختصار کے اعتبار سے بھی فرق ہوتا رہا اور بیان کی سلاست یا علمی ثقالت کے اعتبار سے بھی۔ چنانچہ اس نصاب میں شامل ہر مقام کے راقم الحروف کے دو دو ڈھائی ڈھائی گھنٹے کے دروس بھی ٹیپ کی ریلوں (Spools) میں محفوظ ہیں اور نہایت مختصر اور آسان دروس کے کیسٹ بھی موجود ہیں ـــــ اور اب کچھ عرصہ سے خود راقم کے اسی منتخب نصاب کے دروس کا سلسلہ بند ہو چکا ہے تو بحمد اللہ کم از کم پندرہ بیس نوجوان ایسے تیار ہو چکے ہیں جو اس کا درس نہایت خوش اسلوبی سے دے رہے ہیں۔ اللہ ان کے عزم اور ارادے کو برقرار رکھے ـــــ اور ان کی صلاحیت اور استعداد میں ترقی عطا فرمائے! ـــــ یہ تو اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم ہے کہ ان میں میرے صُلبی بیٹے بھی شامل ہیں، ورنہ میں تو ان سب کو اپنی معنوی اولاد اور صدقہ جاریہ سمجھتا ہوں ـــــ اور علامہ اقبال کے شعر میں تھوڑے سے تصرف کے ساتھ دست بدعا ہوں کہ ؎

یہ ہیں صدف تو تیرے ہاتھ ان کے گہر کی آبرو
یہ ہیں خزف تو تُو انہیں گوہرِ شاہوار کر!

لاہور میں راقم نے "حلقہ ہائے مطالعہ قرآن" کا آغاز جس طرح کیا اس کا مختصر تذکرہ قارئین کی دلچسپی اور اس راہ کے "تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل" کے مصداق نئے ساتھیوں کی رہنمائی کے لئے مفید ہو گا۔

تدریسِ عربی اور حلقہ ہائے دروسِ قرآن

اسلام پورہ (سابقہ کرشن نگر) کی کوثر روڈ (سابقہ امرت روڈ) پر ایک مکان خرید کر اپنی رہائش اور مطب شروع کرنے کے فوراً بعد میں نے آس پاس کی تین مساجد میں نمازیں ادا کرنی شروع کیں اور نمازیوں میں سے نوجوانوں سے میل جول بڑھانا شروع کیا۔ اور چند ہی دنوں میں ان میں سے بعض کو آمادہ کرلیا کہ وہ مجھ سے ابتدائی عربی سیکھنے کے لئے بعد نماز عشاء وقت نکالیں۔ پھر ان ہی کے ذریعے ان مساجد یا ان کے قریب کے مکانوں میں درس قرآن کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لاہور میں اولین دو حلقے کرشن نگر میں قائم ہوئے' پھر جماعت اسلامی کے اشتراک کی بنیاد پر تیسرا حلقہ دل محمد روڈ کے علاقے میں مولوی برکت علی صاحب کی بلڈنگ میں قائم ہوا۔ پھر سمن آباد میں درس شروع ہوا' جس نے بعد میں لاہور کے مرکزی درس کی حیثیت حاصل کرلی۔

مسجد خضراء' سمن آباد

اس کی تقریب یوں ہوئی کہ میرے پھوپھی زاد بھائی شیخ نصیر احمد صاحب نے اپنے مکان میں کچھ تعمیری تبدیلیاں اور اضافے کئے جس سے ایک کمرہ اتنا بڑا نکل آیا کہ اس میں ستر اسّی آدمی بیٹھ سکتے تھے۔ میں نے جب پہلی مرتبہ اسے دیکھا تو بے اختیار زبان سے ؎ "ایں خانہ بایں خوبی آتش کدہ بائیستے!" کے مصداق یہ الفاظ نکل گئے "یہاں تو قرآن مجید کا درس ہونا چاہئے"۔ میرے پھوپھا شیخ نثار احمد (مرحوم و مغفور) نے جو میرے والد مرحوم

کے حقیقی تایازاد بھائی ہونے کے ناطے میرے تایا بھی تھے میرے الفاظ کو فوراً پکڑ لیا ـــــ کہ "پھر دیر کس بات کی ہے 'فوراً شروع کردو!" ـــــ اور اس طرح اتوار کی صبح کا ہفتہ وار درس 211-این' سمن آباد میں شروع ہو گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پہلے ایک دو دروس میں تیس پینتیس افراد شریک تھے' پھر یہ تعداد پچاس تک پہنچی' اور چند ماہ کے اندر اندر یہ درس کمرے کی وسعت سے نکل کر باہر لان تک پہنچ گیا جس کے لئے لاؤڈ سپیکر خریدنا پڑا۔ اور جب بات اس سے بھی آگے بڑھ گئی تو مسجد خضراء سمن آباد کی انتظامیہ کے ذمہ دار حضرات نے جو خود بھی پابندی سے درس میں شریک ہوتے تھے اصرار کیا کہ اس درس کو مسجد میں منتقل کر دیا جائے۔ میں مساجد کے معاملے میں خائف تھا کہ وہاں چوہدریوں کے درمیان رسہ کشی ہوتی ہے' لہٰذا ابتداء میں تو میں نے معذرت کی' لیکن بعد میں اس مجبوری کے باعث ان کی دعوت قبول کر لی کہ شرکاءِ درس اب کسی طور مکان میں نہ سما سکتے تھے اور اس طرح آٹھ دس سال کے لئے مسجد خضراء سمن آباد اس دعوت و تحریکِ قرآنی کا مرکز بن گئی۔

مسجد خضراء سمن آباد کے اتوار کی صبح کے اس ہفتہ وار درس قرآن کی شہرت بہت جلد پورے لاہور میں اور پھر اس سے باہر دور دور تک پہنچ گئی۔ چنانچہ اس میں لاہور کے کونے کونے ہی سے نہیں' بیرون لاہور سے باضابطہ شدِّ رحال کر کے بھی لوگ شرکت کے لئے آتے تھے۔ لہٰذا بہت جلد اس کی حاضری دو ڈھائی سو' اور پھر تین ساڑھے تین صد تک پہنچ گئی جو بعض خاص خاص مواقع پر پانچ سو تک بھی ہو جاتی تھی ـــــ پھر یہ درس اوسطاً ڈھائی گھنٹے پر محیط ہوتا تھا۔ اور الحمد للہ کہ اس میں بہت کم کسی شخص کو کبھی اٹھتے دیکھا گیا۔ اس طرح لاہور کی دینی فضا میں یہ درس ایک "دھماکے" سے کسی طرح کم نہ تھا' جس سے ایک خوشگوار حیرت کا تأثّر پورے لاہور اور اس کے گرد و نواح پر طاری ہو گیا۔

مسجد خضراء سمن آباد میں اس دعوت قرآنی کو جو پذیرائی حاصل ہوئی اس پر میں خود' اور میرے قریبی ساتھی سب کے سب' شدید حیران تھے ـــــ لیکن بالآخر اس کا راز ایک روز کھل ہی گیا ـــــ آج کے عقلیت زدہ بلکہ گزیدہ لوگ تو شاید اس بات پر ناک

بھوں چڑھائیں ـــــ لیکن واقعہ یہ ہے کہ مسجد خضراء کی اس استثنائی کیفیت کا اصل راز جو مجھے ایک دن اچانک معلوم ہوا یہ تھا کہ اس کا سنگِ بنیاد اس مردِ درویش نے رکھا تھا جسے دنیا مولانا احمد علی لاہوریؒ کے نام سے جانتی ہے اور جس نے خود بھی پورے چالیس سال تک ارض لاہور پر درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ گویا معاملہ وہی تھا جو علامہ اقبال نے یوں بیان کیا ہے کہ ؎

ہے مگر اس نقش میں رنگِ ثبات و دوام
جس کو کیا ہو کسی مردِ خدا نے تمام

مسجدِ شہداء' ریگل چوک

افسوس ہے کہ خود ہمیں لوگوں کی سہولت 'اور اس قرآنی دعوت و تحریک کی مصالح کے پیش نظر اس درس کو لاہور کے سب سے زیادہ مرکزی مقام یعنی مسجد شہداء ریگل چوک میں منتقل کرنا پڑا۔ اس لئے کہ شہر سے سمن آباد جانے والے تمام راستے ٹریفک کی اصطلاح میں "بوتلوں کی گردنوں" (Bottle-Necks) کی حیثیت رکھتے تھے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی! چنانچہ مسجد شہداء میں درس کی حاضری مسجد خضراء سے بھی بڑھ گئی ـــــ وہاں بھی راقم نے پہلے مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب ہی بیان کیا۔ بعد ازاں جب وہاں قرآن حکیم کا آغاز سے سلسلہ وار درس قرآن شروع ہوا اور سورۂ فاتحہ زیر درس آئی اور ایک صاحبِ خیر کی جانب سے مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر آیت بسم اللہ و سورۂ فاتحہ ہدیتاً تقسیم ہوئی تو معلوم ہوا کہ درس میں سات سو افراد شریک تھے۔ (اس لئے کہ کتاب کے سات صد نسخے تقسیم ہوئے!)

لاہور کے اتوار کی صبح کے اس مرکزی درس قرآن کی یہ رونقیں 1977ء تک لگ بھگ دس سال تک روز افزوں رہیں ـــــ لیکن 1977ء میں مرحوم ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی حکومت کے خاتمے کے قریب اتوار کی بجائے جمعہ کی ہفتہ وار تعطیل کا اعلان کیا تو اس درس کی رونقیں رفتہ رفتہ ختم ہو گئیں۔

مسجد دارالسّلام، باغِ جناح

مسجد خضراء کی طرح باغ جناح کا بھی ایک خاص تاریخی پس منظر ہے، جو قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ جس مقام پر اب یہ خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے، وہاں بہت پہلے سے صرف ایک کچا چبوترا (پنجابی میں تھڑا) ہوتا تھا، جہاں اکثر و بیشتر شام کو باغ کی سیر کے لئے آنے والوں میں سے چند اور اسی طرح صبح کی سیر کرنے والے بعض حضرات نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔ راقم الحروف کو اب تک یاد ہے کہ 52-51ء میں فرسٹ اور سیکنڈ پرافیشنل ایم بی بی ایس کی تیاری کے لئے راقم بھی کبھی کبھی مسجد سے متصل "گلستان فاطمہ" میں مطالعے کے لئے بیٹھتا تھا تو ظہر کی نماز اسی چبوترے پر ادا کرتا تھا ـــــ بعد میں معلوم ہوا کہ یہاں بھی اتوار کی صبح مولانا محمد علی قصوری" درس دیتے ہیں۔ ایک بار میں بھی کسی طرح وقت نکال کر شریک ہوا تو میرے اور مدرس سمیت کل سات آدمی اس چبوترے کی زینت تھے ـــــ اس چبوترے پر باضابطہ مسجد کی تعمیر کرنل سلامت اللہ مرحوم کا وہ کارنامہ ہے جس کے لئے وہ ہمیشہ اس مسجد کے نمازیوں کے شکریے اور دعائے خیر کے مستحق رہیں گے۔ وہ خود ریٹائرڈ فوجی اور نہایت دبنگ انسان تھے اور انہوں نے ان تمام مغرب زدہ سول افسروں سے بھرپور جنگ لڑی جو اس خوبصورت سیرگاہ کے حسن کو مسجد کے وجود سے "بدنما" بنانے پر تیار نہیں تھے۔ (چنانچہ ایک بار تو انہیں ایک کمشنر صاحب کے چہرے پر باضابطہ تھپڑ بھی رسید کرنا پڑا) بہرحال انہوں نے بڑی محنت و مشقت اور جانفشانی و صرف کثیر سے "ادارۂ دارالسلام" جو ایک مسجد اور ایک لائبریری پر مشتمل ہے تعمیر کرایا ـــــ اور اس کے بعد 77ء میں مجھ سے کہنا شروع کیا کہ میں مسجد دارالسلام میں اپنے مشن کو جاری رکھوں۔ میں اب چونکہ مساجد کے بارے میں پھربددل ہوگیا تھا لہٰذا معذرت کرتا رہا، تاآنکہ ایک روز وہ سترپچھتر سالہ، طویل القامت اور قوی الجثّہ انسان جس کی آواز بھی بھاری اور دبنگ تھی، میرے مکان کے باہر کرسی بچھا کر انتہائی مسکینی کے انداز میں یہ کہہ کر بیٹھ گیا کہ میں یہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک تم میری فرمائش قبول نہیں کروگے ـــــ! چاروناچار میں نے ہامی بھرلی ـــــ چنانچہ وہ دن اور آج کا دن مسجد دارالسلام، باغ جناح، لاہور کا اجتماع جمعہ اور نماز عیدین

پاکستان بھر تو مشہور ہیں ہی' بیرون ملک بھی جانے پہچانے جاتے ہیں ـــــ یہاں تک کہ 83-82ء کے دوران جبکہ مغربی تہذیب کی دلدادہ خواتین کی جانب سے میری شدید مخالفت اور مرحوم ضیاء الحق صاحب کی مجلس شوریٰ سے میرے استعفاء کے باعث میرا نام بیرون ملک بھی بہت اچھل گیا تھا' مسجد دارالسلام کے اجتماع جمعہ ـــــ کا ذکر اور اس کے فوٹو وال اسٹریٹ جرنل نیویارک' ٹورنٹو اسٹار کینیڈا' اور لاس اینجلس ٹائم کیلیفورنیا تک میں شائع ہوئے۔

لاہور میں حلقہ ہائے مطالعہ قرآن کہاں کہاں قائم رہے' اس کا کوئی ریکارڈ نہ تو محفوظ ہے' نہ ہی اس کی چنداں ضرورت ہے۔ یہ حلقے' جیسا کہ آغاز میں عرض کیا گیا تھا' کرشن نگر سے شروع ہوئے اور پھر دل محمد روڈ' سانده' ڈھولنوال' پنجاب یونیورسٹی' اسٹاف کالونی' انجینئرنگ یونیورسٹی کے ہاسٹلز' ایم اے او کالج' میڈیکل کالج ہاسٹل کی مسجد' گڑھی شاہو میں حاجی عبدالواحد مرحوم کا مکان' اقبال کالونی' علامہ اقبال روڈ کی مسجد' رفاہ عام ہال شاد باغ' برکت علی اسلامیہ ہال' مسجد بیرون شاہ عالمی گیٹ' آل پاکستان اسلامک ایجوکیشن کانگرس کے آفس (واقع 7 ۔ فرینڈز کالونی' ملتان روڈ) اور نہ معلوم کہاں کہاں قائم رہے ـــــ گویا کم از کم لاہور کی حد تک تو ؎

"دشت تو دشت ہیں' دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے"

والا معاملہ ہو گیا۔

ان میں سے بعض کے اجتماعات ہفتہ وار ہوتے تھے اور بعض کے پندرہ روزہ۔ چنانچہ جمعہ اور اتوار کے روز تو اکثر تین تین درس یا خطاب ہو جاتے تھے! پھر ان میں سے اکثر میں تو مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب مکمل بیان ہوا۔ بعض میں اس کی بھی تلخیص ہی بیان ہو پائی۔

بہرحال ان میں راقم کی جو توانائیاں صرف ہوئیں ان کے ضمن میں راقم کو تو اس وقت بھی پورا اطمینان تھا اور آج بھی کامل اطمینان ہی نہیں انشراح و انبساط ہے کہ ؎

"جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"

کے مصداق وہ توانائیاں اور قوتیں اللہ ہی کی عطا کردہ تھیں اور اگر اس (تعالیٰ) ہی کے کلام کے افشاء (حدیثِ مبارک میں الفاظ وارد ہوئے ہیں "وَاَفْشُوہُ") اور اشاعت میں صرف ہو گئیں تو ان کا اس سے بہتر اور کیا مصرف ممکن تھا! ـــــ البتہ بعض بزرگوں نے جو تنبیہ کی تھی اس کی صداقت بہت جلد ظاہر ہو گئی ـــــ مثلاً شیخ سلطان احمد صاحب 'کراچی' نے انگریزی محاورے کے حوالے سے متنبہ کیا تھا کہ آپ تو اپنی شمع صرف دونوں اطراف ہی سے نہیں بیچ میں سے بھی جلا رہے ہیں ـــــ اور مولانا جعفر شاہ پھلواروی مرحوم نے فرمایا تھا کہ : "آپ کیا غضب کر رہے ہیں! ہم تو جب جمعہ پڑھایا کرتے تھے تو معمول یہ ہوتا تھا کہ پورا جمعرات کا دن یا آرام کرتے تھے یا جمعہ کے خطاب کے بارے میں سوچ بچار' اور پھر نہ صرف یہ کہ جمعے کے دن نہ صبح کوئی کام کرتے تھے نہ شام کو بلکہ ہفتہ کا دن بھی کامل آرام کرتے تھے!" بہرحال میری اعتدال سے بڑھی ہوئی جانفشانی کا نتیجہ یہ نکلا کہ 70ء میں صحت نے ایک دم جواب دے دیا' جس کی تفصیل میں اپنی ایک دوسری تحریر میں درج کر چکا ہوں ـــــ قصّہ مختصر یہ کہ اواخر 70ء میں میں اس دوراہے پر کھڑا تھا کہ "یاچناں کن یا چنیں" کے مصداق یا تو یہ دعوت و تحریکِ قرآنی جس حد تک آگے بڑھ آئی ہے اس سے بھی قدرے پسپائی اختیار کر کے اسے روک دیا جائے کہ بس اس سے زیادہ نہیں' یا پھر میڈیکل پریکٹس کو خیرباد کہہ کر "ہمہ تن اور ہمہ وقت" اسی میں لگ جایا جائے ـــــ اور الحمدللہ کہ فروری 71ء میں حج کے موقع پر ارضِ مقدس میں حتمی طور پر مؤخّر الذکر فیصلہ کر کے راقم واپس آیا اور آتے ہی مطب بند کر دیا اور جملہ اوقات اور کل توانائیاں اسی ایک کام پر مرتکز کر دیں تو مارچ 71ء سے اس دعوت و تحریک کی رفتار پہلے سے ایک دم کئی گنا بڑھ گئی۔ چنانچہ ایک جانب تو اس کا لاہور سے باہر دائرۂ اثر جو اس وقت تک صرف "میثاق" اور دوسری مطبوعات یا گاہے گاہے بیرونی اسفار تک محدود تھا ایک دم بہت وسعت اختیار کر گیا اور دوسری جانب 21 مارچ 1972ء کو "مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور" کا قیام عمل میں آگیا اور یہ دعوت و تحریک اپنے دوسرے دور میں داخل ہو گئی۔

"دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر"

محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی تالیف سے چند اقتباسات

(مطبوعہ مارچ ۱۹۹۰ء)

مذکورہ تالیف ڈھائی سو سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ اس میں محترم صدر مؤسّس کی ایک تحریر "اسلام کی نشأۃ ثانیہ : کرنے کا اصل کام" اور بعض انتہائی اہم مضامین جو ماضی میں صفحات ماہنامہ میثاق کی زینت بنتے رہے ہیں، شامل ہیں، تاہم ان صفحات میں محترم صدر مؤسّس کے قلم سے نکلی ہوئی تیس (۳۰) صفحات پر مشتمل ایک بہت خوبصورت تحریر میں سے منتخب پیراگراف شامل کئے گئے ہیں جو بعنوان "مقدّمہ" مذکورہ تالیف کے آغاز میں موجود ہے۔ اگرچہ اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ان اقتباسات میں "اعادہ و تکرار" سامنے نہ آئے تاہم اگر کہیں تکرار نظر آ بھی جائے تو اسے راقم کی مجبوری سمجھ کر معاف فرما دیجئے گا۔ شکریہ (مرتّب)

ان سطور کا عاجز و ناچیز راقم اس عالم آب و گل میں حضرت شیخ الہندؒ کی وفات کے بارہ سال بعد اور علامہ اقبال کی وفات سے چھ سال قبل (۱۹۳۲ء میں) وارد ہوا۔ اور جب اس نے شعور کی آنکھ کھولی تو یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت شیخ الہندؒ کو تو ان کے اپنے حلقے کے لوگوں نے بھی فراموش کر دیا تھا، البتہ علامہ اقبال کا طوطی بول رہا تھا اور ان کی کم از کم اردو شاعری کا ڈنکا برِّعظیم کے طول و عرض میں بج رہا تھا ـــــ اور اس سے پیدا شدہ جذبۂ ملّی تحریکِ پاکستان کی روح رواں بنا ہوا تھا۔ ان حالات میں جب ۱۹۴۲ء میں راقم نے پانچویں جماعت کے طالب علم کی حیثیت سے "بانگِ درا" کی مشہور نظم "جوابِ شکوہ" پڑھی تو اس کا یہ شعر اس کے شعور میں پیوست ہو کر رہ گیا ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

لہٰذا راقم نے اپنی نوجوانی میں اگرچہ عملاً تو اولاً مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے ذریعے تحریک پاکستان میں حصہ لیا، اور بعد ازاں اسلامی جمعیت طلبہ کے ذریعے تحریک اقامتِ دین سے وابستگی اختیار کی ـــــ لیکن اس عرصہ کے دوران، بحمد اللہ، قرآن حکیم کے ساتھ اس کے ذہن و قلب کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا ـــــ اور اس "سیر الی القرآن" کے ضمن میں راقم جہاں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کی تفہیم القرآن، اور مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے ترجمان القرآن سے متعارف ہوا، اور اسی طرح مولانا امین احسن اصلاحی اور ان کے استاذ اور امام حمید الدین فراہیؒ کے طریق "تدبّرِ قرآن" سے روشناس ہوا، وہاں الحمد للہ کہ ۱۹۵۲ء کے لگ بھگ اس کا ذہنی و قلبی رشتہ حضرت شیخ الہندؒ کے ترجمہ قرآن اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے حواشی کے ذریعے سلف صالحین اور راسخون فی العلم کے "عُروۃٌ وثقٰی" سے بھی قائم ہو گیا ـــــ اور اس کے بعد تین چار سال کے اندر اندر ہی راقم کے فہم و فکرِ قرآن کے ان "اَبعادِ ثلاثہ" پر ایک "بُعدِ رابع" (FOURTH DIMENSION) کا اضافہ علاّمہ اقبال کے فلسفیانہ اور صحیح تر الفاظ میں متکلمانہ اور متصوفانہ افکار کا ہو گیا (جن کے ضمن میں راقم ڈاکٹر محمد رفیع الدین اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی کا مرہونِ منّت ہے)۔

راقم کے "درس قرآن" کا چرچا زمانہ تعلیم ہی میں اسلامی جمعیت طلبہ سے وابستگی کے دوران ہو گیا تھا۔ ۱۹۵۴ء میں ایم بی بی ایس کی تکمیل کے بعد راقم منٹگمری (حال ساہیوال) منتقل ہوا تو اگرچہ اس کے بعد سے ۱۹۶۵ء تک کے گیارہ سالوں کے دوران حالات کے کئی اتار چڑھاؤ آئے اور وصل و فصل کی متعدد داستانیں رقم ہوئیں، چنانچہ جماعت اسلامی سے وابستگی بھی ہوئی اور پھر سوا دو سال کے بعد علیحدگی بھی۔ مزید برآں دو مرتبہ کراچی نقل مکانی ہوئی، ایک بار ۱۹۵۸ء میں اقامتِ دین کی جدّوجہد کے لئے نئی رفاقت کی تلاش میں اور دوسری بار ۱۹۶۲ء میں ایک مشترک خاندانی کاروبار کے سلسلے

میں ـــــ لیکن الحمد للہ کہ اس پورے عرصے کے دوران ؎

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا!

کے مصداق درس و تدریسِ قرآن اور تعلّم و تعلیمِ قرآن کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوا۔ چنانچہ ساہیوال میں تو نہ صرف یہ کہ مقامی طور پر میرے درسِ قرآن کا ڈنکا بج گیا تھا بلکہ آس پاس کے شہروں اور قصبوں یعنی اوکاڑہ' پاکپتن' چیچہ وطنی اور عارف والہ میں بھی ماہانہ درس قرآن کا سلسلہ چل نکلا تھا ـــــ اسی طرح کراچی میں بھی کبھی ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی مرحوم کے زیر اہتمام ـــــ اور کبھی خود اپنے ہی انتظام و انصرام میں درسِ قرآن کا سلسلہ جاری رہا ـــــ مزید بر آں' کراچی کی پہلی نقل مکانی کے دوران راقم نے مولانا افتخار احمد بلخی مرحوم سے تفسیر بیضاوی کا ابتدائی حصہ سبقاً سبقاً پڑھا اور دوسری نقل مکانی کے دوران ان ہی کے اصرار پر کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لے کر ۱۹۶۵ء میں ایم اے اسلامیات کا امتحان پاس کر لیا (جس میں اتفاقاً یونیورسٹی میں اول پوزیشن بھی آ گئی!)

۱۹۶۵ء ہی کے وسط میں راقم الحروف غلبہ و اقامتِ دین کی جدّوجہد کے پختہ ارادے اور تعلّم و تعلیمِ قرآن کی منظم منصوبہ بندی کے عزمِ مصمم کے ساتھ دوبارہ واردِ لاہور ہوا۔ چنانچہ وہ دن اور آج کا دن یہی دو کام میری زندگی کا مرکز و محور رہے ہیں۔ اور ان پچیس سالوں کے دوران الحمد للہ' ثم الحمد للہ' کہ میرے اوقات اور میری صلاحیتوں اور توانائیوں کا اکثر و بیشتر حصہ اصلاً غلبہ و اقامتِ دین کی جدّوجہد' اور عملاً تعلّم و تعلیمِ قرآن کی مساعی میں صرف ہوا ہے۔

اس رُبع صدی کے پہلے پانچ سالوں کے دوران تو ؎

ہے مشقِ سخن جاری' چکی کی مشقت بھی
کیا طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی!

کے مصداق میڈیکل پریکٹس کا تسمہ بھی لگا رہا ـــــ بعد کے بیس سالوں کے دوران تو ع "جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے اسے صاف دل سے بھلا دیا!" ـــــ اور ع "وہ جو

قرض رکھتے تھے جان پر وہ حساب آج چکا دیا!" کے مصداق یہ تہمت بھی باقی نہ رہی۔ اور نیتوں کا معاملہ تو اللہ ہی کے حوالے ہے' کم از کم ظاہری اور خارجی اعتبار سے اس پورے عرصے کے دوران راقم ہمہ وقت اور ہمہ وجوہ' ان ہی مقاصد عظیم کے لئے "وقف" رہا۔ اور ناگزیر استراحت اور ضروری علائق و حوائج دنیوی کے سوا راقم کے وقت کا کوئی لمحہ اور اس کی صلاحیت اور توانائی کا کوئی شمّہ حصولِ دنیا یا تلاشِ معاش کی مساعی میں صرف نہیں ہوا! فَلَهُ الحَمدُ والمِنّۃ!!

اور اب جبکہ راقم کی عمر شمسی حساب سے اٹھاون اور قمری تقویم سے ساٹھ برس ہوا چاہتی ہے (یاد رہے یہ تحریر دسمبر ۸۹ء کی ہے) ــــــ اور راقم کی قلبی کیفیت فی الواقع وہی ہے جو انشاء اللہ خان انشا کے اس شعر میں بیان ہوئی کہ ؎

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں!

اور میں واقعتاً اپنے آپ کو الفاظِ قرآنی : "وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ○" (الواقعہ : ۸۵) کے مصداق عالمِ آخرت سے قریب تر اور عالمِ دنیا سے ذہناً اور قلباً بعید اور منقطع محسوس کرتا ہوں ــــــ جب کبھی تنہائی میں اپنی گزشتہ زندگی خصوصاً اس کے چالیس سالہ شعوری دور پر نگاہ ڈالتا ہوں تو ــــــ اولاً تو نہ صرف یہ کہ اپنے باطن میں نہایت گہرے سکون اور اطمینان کا احساس ہوتا ہے کہ ع "جنوں میں جتنی بھی گزری بکار گزری ہے!" بلکہ قلب و روح کی سرزمین پر ایک جانفزا فرحت اور مسرت آمیز انبساط کی تسکین بخش پھوار سی پڑتی محسوس ہوتی ہے کہ ع "شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم!" ــــــ اور اس کے معاًبعد قلب کی گہرائیوں سے شکرِ الٰہی اور حمدِ خداوندی کا چشمہ ابلنے لگتا ہے کہ یہ سب اسی (تعالیٰ) کا فضل و کرم اور اسی (تعالیٰ) کی توفیق و تیسیر ہے' ورنہ من آنم کہ من دانم!! ــــــ بلکہ یہ تو ایک مشہور مقولہ ہے جو غیر ارادی طور پر قلم سے ٹپک پڑا ورنہ واقعہ یہ ہے کہ یہ میرے حقیقی اور واقعی احساس کی تعبیر سے قاصر ہے' اس لئے کہ بحمد اللہ میرے سامنے تو ہر آن یہ حقیقت

رہتی ہے کہ : "هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى" (النجم : ۳۲)

قارئین میرے اس اظہار اطمینان و انبساط کو کسی تعلّی' یا تکبّر' یا اعجابِ نفس پر محمول نہ کریں۔ اس لئے کہ راقم کے نزدیک اس حقیت کا شعور و ادراک تو ایمان کا صرف ابتدائی درجہ ہے کہ انسان کا کوئی ارادہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و تیسیر کے بغیر پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ کے فضل و کرم سے راقم الحروف کو تو اس امر کا بھی حق الیقین حاصل ہے کہ خود انسانی ارادہ بھی سراسر مشیتِ الٰہی کے تابع ہے اور کسی نیک کام کی توفیق و تیسیر ہی نہیں' اس کے ارادے کی ابتدائی تحریک بھی اسی (تعالیٰ) کی جانب سے ہوتی ہے ـــــ گویا معاملہ صرف "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" ـــــ اور "لَا فَاعِلَ فِي الْحَقِيْقَةِ وَلَا مُؤَثِّرَ اِلَّا اللّٰهُ" ہی کا نہیں' بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر "وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ" (الدھر : ۳۰) کا ہے!! ـــــ اور میرے نزدیک "ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ" (طٰہٰ : ۴۰'۴۱) کی کیفیت صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کے لئے مخصوص نہیں' بلکہ مبدءِ فیّاض کی جانب سے جس انسان کو بھی کسی خیر کی توفیق ارزانی ہوتی ہے اس کے معاملے میں کسی نہ کسی درجے میں اسی کیفیت کا انعکاس موجود ہوتا ہے۔

اور "من آنم کہ من دانم!" کے مصداق' ظاہر ہے کہ یہ میں ہی جانتا ہوں کہ میرا رب مجھے کہاں کہاں سے بچا کر لایا ہے' کن کن مراحل پر اس نے میری دستگیری فرمائی ہے' اور کن کن مواقع پر اس نے مجھے گویا دھکیل کر اپنی راہ پر لگایا' اور کسی دوسری جانب متوجّہ ہونے سے روکا ہے!

لہٰذا میرا اظہارِ مسرت ہرگز کسی جذبۂ تفاخر و مفاخرت کی بنا پر نہیں' بلکہ محض "تَحْدِيْثًا لِلنِّعْمَةِ" ہے ـــــ اور شکرِ خداوندی' اور "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" (الضحیٰ : ۱۱) کی تعمیل کے علاوہ اگر کوئی اور جذبہ اس میں شامل ہے تو وہ بھی "فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ" (التوبہ : ۱۱۱) اور "فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا" (یونس : ۵۸) کے سوا کچھ نہیں۔

تو کیسے ممکن ہے کہ میں اظہارِ مسرت نہ کروں' بلکہ خوشیاں نہ مناؤں اس پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک عاجز اور ناچیز بندے کو جس نے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پائی' اور جو کالج کی سطح پر نہ کبھی ادب یا فلسفہ کا طالب علم رہا' نہ عمرانیات یا اسلامیات کا' بلکہ سائنس اور طب کی تحصیل میں مصروف رہا ـــــ "اِنَّآ اَخۡلَصۡنٰهُمۡ بِخَالِصَةٍ" کے مصداق اپنی کتابِ حکیم کے علم و حکمت اور خاص طور پر اس کی دعوت کی نشر و اشاعت کے لئے اس درجہ خالص کرلیا کہ اسے ؎

ما ہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
اِلّا حدیثِ دوست کہ تکرار می کنیم!

کے مصداق تعلیم و تعلّمِ قرآن کے سوا دنیا کی کسی دوسری چیز سے کوئی دلچسپی نہ رہی' اور پھر اس کے درس قرآن کو اتنا قبول عام بخشا کہ وہ "عوامی درس قرآن" کے اس خواب کی عملی تعبیر بن گیا جو لگ بھگ نصف صدی قبل چودھویں صدی ہجری کے مجدّدِ اعظم نے دنیا سے رحلت کے قریب دیکھا تھا! ع "یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے!"

رہا شکرِ خداوندی' تو واقعہ یہ ہے کہ اگر میرے ہر بُنِ مُوہی نہیں جسم کے ہر خلیہ کو زبان عطا ہو جائے' جو ہر لحظہ اور ہر آن حمد و تسبیح میں مشغول رہے' تب بھی اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم اور فضل کبیر (جو یقیناً "اِنَّ فَضۡلَهٗ كَانَ عَلَيۡكَ كَبِيۡرًا" ـــــ بنی اسرائیل : ۸۷ ہی کا ایک ادنیٰ عکس ہے) کے شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا جو اس عبدِ ضعیف پر اس صورت میں ہوا کہ اس (تعالیٰ) نے اولاً اسے اپنی اس کتاب عزیز کے علم و فہم اور ہدایت و حکمت کے ساتھ ذہنی اور قلبی مناسبت عطا فرمائی جسے خود اس (تعالیٰ) نے "اَلرَّحۡمٰنُ ○ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ○" کی رو سے اپنی شانِ رحمانیت کا مظہرِ اعظم قرار دیا ہے' اور پھر اسے اس دور میں کم از کم اردو سمجھنے والے لوگوں کی حد تک "خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ○ عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ ○" کی عملی تفسیر بنا دیا۔ اور اس بیان القرآن کے لئے اس کے ذہن اور زبان کی گرہوں کو اس طرح کھول دیا کہ بلامبالغہ سینکڑوں نہیں ہزاروں انسان اس کے درس قرآن کو مسلسل دو دو ڈھائی ڈھائی گھنٹے تک بالکل ساکن و ساکت

اور ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہیں اور ان کی دلچسپی بجائے کم ہونے کے بڑھتی چلی جاتی ہے!

ناواقف حضرات ان الفاظ کو یقیناً مبالغے پر محمول کریں گے' لیکن اس تحریر میں اس حقیقت واقعی کے مفصّل شواہد پیش کرنا نہ تو ممکن ہے نہ ہی مطلوب! البتہ وہ ہزاروں اشخاص جنہوں نے کبھی لاہور میں مسجد خضراء یا مسجد شہداء کے اتوار کی صبح کے ہفتہ وار درس قرآن کا منظر دیکھا ہے' یا جنہوں نے کراچی کی بے شمار مساجد میں درس قرآن کے اجتماعات اور ان پر مستزاد "تاج محل ہوٹل کراچی" کے وسیع و عریض آڈیٹوریم میں "شامِ الہدیٰ" کی نشستوں میں سے کسی میں شرکت کی ہے یا جنہیں ستمبر۱۹۷۹ء میں ٹورنٹو (کینیڈا) کے چودہ روزہ درس قرآن کی کیفیات کے مشاہدے کا موقع ملا ہے یا جنہوں نے دسمبر۱۹۸۵ء میں ابوظبی کی ہفت روزہ مجالس درس کے شرکاء کے جوش و خروش اور ہجوم و اژدھام کی جھلک دیکھی ہے ـــــ اور سب سے بڑھ کر جنہوں نے اپریل ۱۹۸۴ء میں مکّہ مسجد حیدر آباد (دکن) کا منظر دیکھا ہے جہاں مسلسل تین دن محتاط ترین اندازے کے مطابق پندرہ ہزار مَردوں اور پانچ ہزار خواتین نے ڈھائی ڈھائی گھنٹے کے خطباتِ قرآنی میں انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کی تھی' وہ گواہی دیں گے کہ مبالغے کا کیا سوال' مندرجہ بالا الفاظ تو ان مجالس کی واقعی کیفیات کی بدرجہ ادنیٰ ترجمانی سے بھی یکسر قاصر ہیں!

اسی طرح پاکستان ٹیلی ویژن پر لگ بھگ چار سال تک راقم کے بیان القرآن کا جو ڈنکا بجتا رہا اس کی حسین اور خوشگوار یادیں' اس کی بندش پر ساڑھے سات سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود لاکھوں نہیں کروڑوں لوگوں کے قلوب و اذہان میں اب تک تازہ ہیں۔ چنانچہ مسلسل تین سال تک پورے ماہ رمضان المبارک کے دوران افطار سے متصلاً قبل "الکتاب" اور "الم" کروڑوں بندگان خدا کے لئے "نورٌ علٰی نور" کے مصداق روزہ کی برکات پر مستزاد روح کی بالیدگی کا سامان فراہم کرتے رہے۔ اسی طرح "حکمت و ہدایت" کے ذریعے ذہن و فکر کو قرآنی غذا ملی تو "رسولِ کامل ﷺ" کے ذریعے قرآنی فلسفہ رسالت اور نبی اکرم ﷺ پر نبوت کے اختتام اور رسالت کی تکمیل کے عملی تقاضوں کے شعور کی خوشبو سے پاکستان کی فضائیں معطر ہوئیں ـــــ

اور سب سے بڑھ کر جب مسلسل پندرہ ماہ تک ہر ہفتے "الہُدیٰ" کے ہدایت آفریں اور ایمان پرور نغموں سے پاکستان کا طول و عرض وجد میں آ گیا (اس لئے کہ یہ پروگرام پورے پاکستان میں نیشنل ہک اپ پر پاکستان کے تمام ٹیلی ویژن اسٹیشنوں سے بیک وقت ٹیلی کاسٹ ہوتا تھا) ـــــ تو ایک جانب اسے جو قبولِ عام حاصل ہوا اور اس سے جو شہرت راقم کو حاصل ہوئی اس کی مقدار اتنی زیادہ تھی کہ راقم کو اپنے بارے میں فتنہ و استدراج کے اندیشے لاحق ہو گئے ـــــ اور دوسری جانب ؎

میری نوائے شوق سے شور حریم ذات میں
غلغلہ ہائے الاماں بتکدۂ صفات میں!

کے مصداق الحاد اور اباحیت کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا اور مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب کے دلدادہ مَردوں اور عورتوں کی جانب سے الامان والحفیظ کا شور اسی طرح بلند ہوا جس طرح کبھی حضرت موسیٰؑ کی للکار سے فرعون اور اس کے درباریوں کے ایوانوں میں "وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلٰى" کی دہائی کی صورت میں ہوا تھا ـــــ یعنی یہ دونوں (موسیٰؑ اور ہارونؑ) چاہتے ہیں کہ تمہاری مثالی تہذیب کو تباہ اور تمہارے قابلِ فخر تمدن کو ملیا میٹ کر دیں، پس اپنی پوری قوت کو مجتمع کرو اور ان کے مقابلے کے لئے اٹھ کھڑے ہو! گویا بقول اقبال ؏ "نظامِ کہنہ کے پاسبانو! یہ معرضِ انقلاب میں ہے!"

تو کیسے ممکن ہے کہ میری روح وجد میں نہ آئے اور میں اپنے باطن میں اس کیفیت کے حامل "رقصِ جاں" کا مشاہدہ نہ کروں جس کا نقشہ عرفی نے اپنے اس شعر میں کھینچا ہے کہ ؎

چہ خوش رقصید عرفی بر درِ کاشانۂ وحدت
برہمن گفت ایں کافر چہ استادانہ می رقصد!

جبکہ میرے علم میں مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی یہ خبر بھی ہے کہ :

"مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ"

"جب بھی کبھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اس (تعالیٰ) کی کتاب پڑھتے اور آپس میں سمجھتے سمجھاتے ہیں تو ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے' رحمتِ خداوندی ان پر سایہ کر لیتی ہے' فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے (ملائکہ وارواحِ) مقربین کے سامنے کرتا ہے"۔
(مسلم عن ابی ہریرہ)

بلکہ اس خبر سے بڑھ کر وہ "ضمانت" بھی ہے جو اس طویل حدیث کے آخر میں وارد ہوئی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کے مطابق آنحضور ﷺ کے یہ ارشاد فرمانے پر کہ : "اِنّھا ستکون فتنۃٌ" (عنقریب ایک بہت بڑا فتنہ رونما ہو گا) جب حضرت علیؓ نے سوال کیا : مَا المَخرجُ منھا یارسولَ اللّٰہ؟ (اے اللہ کے رسول ﷺ اس سے بچ نکلنے کا راستہ کون سا ہو گا؟) تو اس کا کافی و شافی جواب تو آپؐ نے دو الفاظ میں ادا فرما دیا یعنی "کتابُ اللّٰہ" لیکن اس کے بعد اس کی مزید تشریح کے طور پر آپؐ نے کتاب اللہ کی مدح اور اس کی عظمت کے بیان میں فصاحت و بلاغت کے جو موتی پروئے ان میں خود قرآن کی معجزانہ فصاحت و بلاغت کا کامل عکس موجود ہے ــــــ اور جہاں اس "بیانِ عظمتِ قرآن" کے تین تین حسین جملوں پر مشتمل یہ حصے بھی لائقِ حفظ ہیں کہ :

- فِیہِ نبأُ مَا قبلَکم' وخبر ما بَعدَکم' وحُکمُ مَا بَینکم

"اس میں تم سے پہلے گزر جانے والوں کی اطلاعات بھی ہیں' اور تمہارے بعد میں پیش آنے والے حالات کی خبر بھی ہے اور تمہارے مابین ہونے والے جملہ اختلافات اور نزاعات کا حل بھی ہے۔"

- وھُوَ حبلُ اللّٰہِ المَتین' وھو الذِّکرُ الحَکیم' وھُو الصِّراطُ المُستقیم

"یہی اللہ کی مضبوط رسی ہے' اور یہی حکمت بھرا ذکر ہے' اور یہی صراط مستقیم ہے۔"

- لا تَنقضی عجائِبُہ' ولا یشبع منہ العُلماءُ' ولا یَخلق عن کثرۃِ الرَّدِّ

"اس کی رعنائیاں کبھی ختم نہ ہوں گی اور اہلِ علم اس سے کبھی سیر نہ ہوں گے اور بار بار پڑھنے کے باوجود اس پر باسی پن طاری نہ ہو گا۔"

○ مَن قَالَ بِهٖ صَدَقَ ' وَمَن عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ ' وَمَن حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ

"جس نے اس کی بنیاد پر کوئی بات کی اس نے سچ کہا' جس نے اس پر عمل کیا اس کا اجر محفوظ ہے' اور جس نے اس کی بنیاد پر فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا۔"

وہاں آخری نویدِ جانفزا تو اس قابل ہے کہ ہر خادم قرآن اسے حرز جاں بنا لے ـــــ یعنی :

○ وَمَن دَعَا اِلَيْهِ فَقَدْ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

"(اور سب سے بڑھ کر یہ کہ) جس نے اس کی جانب دعوت دی (خواہ کسی اور کو اس سے کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو) خود اس کو صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب ہو گئی!!!"

ان بشارتوں اور ضمانتوں پر بھی اگر کوئی "داعی الی القرآن" فرطِ مسرت سے جھوم نہ اٹھے تو یا تو اس کا وعظ و درس خالص ریاکاری پر مبنی ہے اور اس کا ضمیر اسے متنبہ کرتا رہتا ہے کہ تم یہ ساری دوڑ دھوپ خالصتاً لوجہ اللہ نہیں کر رہے' یا اس کی ساری تگ و تاز صرف عقل اور حواس کی وادیوں تک محدود ہے' اور ع "گزران کا ہوا کب عالمِ اللہ اکبر میں!" کے مصداق قلب کی اس وادی میں اس نے قدم ہی نہیں رکھا جہاں فطرتِ سلیمہ کی گہرائیوں سے شکر و حمد کے چشمے ابلتے ہیں ـــــ اور انشراح و انبساط کے پھول کھلتے ہیں ـــــ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ "يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا" (النحل : ۸۳) کے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں ـــــ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ!

☆ ☆ ☆

معذرت خواہ ہوں کہ بات ع "لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم" کے مطابق طویل ہو گئی' حاصل کلام یہ کہ عمر کے اعتبار سے "شامِ زندگی" کے اس دور میں قدم رکھتے ہوئے جس کے بعد "صبحِ دوامِ زندگی" ہی کے طلوع کا انتظار ہے' راقم بحمد اللہ اپنے ماضی کے بارے میں پوری طرح مطمئن ہے کہ ع "جنوں میں جتنی بھی گزری بکار گزری ہے!"

اور ع "شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم!" ـــــ اور ایک عربی مصرعے "وَارْجُوْهُ رَجَاءً لَا يَخِيبُ" کے مصداق راقم کو امید واثق ہے کہ جس (تعالیٰ) نے توفیق عطا کی اور تیسیر فرمائی وہ شرفِ قبول بھی ضرور عطا فرمائے گا۔

رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ (النمل : ۱۹)

"اے میرے رب' مجھے ہمت عطا فرما کہ میں تیرے اس فضل کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا' اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں وہ کام کروں جو تجھے پسند ہوں' اور اپنی رحمت کے طفیل مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لے!"

راقم کن الفاظ میں اللہ کا شکر ادا کرے کہ اس نے ۱۹۶۷ء میں قرآن اکیڈمی کا جو خواب دیکھا تھا' اس کے لئے ۱۹۷۲ء میں ایک باضابطہ "انجمن" قائم ہو گئی' ۱۹۷۶ء میں اس کی تعمیر کا سنگِ بنیاد رکھا گیا' ۱۹۸۲ء میں قرآن اکیڈمی فیلو شپ اسکیم کا آغاز ہوا' ۱۹۸۴ء میں دو سالہ تدریسی اسکیم شروع ہوئی اور ۱۹۸۷ء میں قرآن اکیڈمی کی کوکھ سے قرآن کالج برآمد ہو گیا ـــــ راقم کو تو اس میں بھی جھلک نظر آتی ہے اس تمثیل قرآنی کی کہ :

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارُ (الفتح : ۲۹)

ویسے راقم کے نزدیک یہ اصلاً علامہ اقبال اور مولانا آزاد ہی کے خوابوں کی تعبیر ہے جو اللہ نے اپنے اس بندۂ ناچیز کے ذریعے ظاہر فرمائی : لہٰذا "اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ" کے مطابق اجر و ثواب میں بڑا حصہ انہی کا ہے!

☆ ☆ ☆

جیسے کہ "انتساب" سے ظاہر ہے یہ تالیف میں نے اصلاً ان نوجوانوں ہی کے لئے

مرتب کی ہے جو حدیثِ نبوی ؐ "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ" کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالیں۔ ان شاء اللہ العزیز ایسے نوجوانوں کو اس کے ذریعے ان موجود الوقت علمی و فکری اور تہذیبی و ثقافتی ظروف و احوال کا فہم و شعور بھی حاصل ہو جائے گا جن میں انہیں "دعوت الی القرآن" کا فریضہ سرانجام دینا ہے اور ع "اپنی خودی پہچان" کے مصداق اپنی اس نسبتِ عالیہ کا ادراک بھی ہو جائے گا جو خدمتِ قرآن کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کے ناطے انہیں گزشتہ تین صدیوں کے ان اعاظمِ رجال سے حاصل ہو گئی ہے جنہوں نے "دعوت رجوع الی القرآن" کے شجرۂ طیّبہ کی آبیاری کی ہے ـــــ مزید برآں اللہ کے ایک بندۂ حقیر کی سرگزشت کے حوالے سے یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ اگر طلب صادق اور عزم راسخ ہو تو اللہ تعالیٰ ع "ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں!" کے مصداق کیسی کیسی عنایتیں فرماتے ہیں' اور اپنے اسی حتمی وعدے کے مطابق کہ "وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا" (العنکبوت :۶۹) کیسے کیسے راستے کھولتے چلے جاتے ہیں۔ اور "وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ" (الحج :۴) کی کیسی کیسی صورتیں سامنے آتی ہیں!

☆ ☆ ☆

Quarterly Journal of the Qur'an Academy

The Qur'anic Horizons

Annual Subscription in Pakistan: Rs. 100/-
Price per issue: Rs. 30/-

Markazi Anjuman Khuddam-ul-Qur'an Lahore
36-K, Model Town, Lahore-54700 Phone: 5869501-3; Fax: 5834000
E-Mail: anjuman@brain.net.pk

سالانہ قرآن کانفرنسیں اور محاضراتِ قرآنی

1973ء سے انجمن نے سالانہ قرآن کانفرنسوں کا سلسلہ شروع کیا جو نہ صرف دعوت رجوع الی القرآن کا ایک اہم سنگ میل ثابت ہوئیں بلکہ ملک کی سماجی و ثقافتی زندگی کا ایک مستقل نشان بن گئیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اب ملک کے دیگر ادارے بھی ملک کے مختلف مقامات پر ایسے اجتماعات منعقد کر رہے ہیں جن کا عنوان "قرآن کانفرنس" ہوتا ہے۔ حاضرین کی تعداد' شرکاء کے ذوق و شوق' اجتماعات کے نظم و ضبط اور مقالوں اور تقاریر کے معیار کے علاوہ حاضرین کے جوش خروش' کارکنوں کی مستعدی اور حسنِ انتظام یہاں تک کہ اجتماع گاہ کی تزئین و آرائش' غرض ہر اعتبار سے انجمن کے زیر اہتمام قرآن کانفرنسیں معیاری ہی نہیں مثالی قرار دی جاسکتی ہیں' جنھوں نے اہل وطن ہی سے نہیں بیرون ملک مقیم حضرات سے بھی زبردست خراج تحسین حاصل کیا۔ ایک خوشگوار رجحان اور حیرت افزا بات لوگوں کو یہ محسوس ہوئی اور ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ اختلاف اور افتراق و انتشار کے اس دور میں انجمن نے اپنی قرآن کانفرنسوں کے ذریعہ تقریباً تمام مسلّمہ فرقوں اور مسلکوں کے اہلِ علم و فضل حضرات کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا۔

مرکزی انجمن کے تحت ہونے والی قرآن کانفرنسوں اور محاضراتِ قرآنی کو جو علمائے کرام اور دانشور حضرات رونق بخشتے رہے ہیں ان کی فہرست تو اس قدر طویل ہے کہ اس کے لئے چار پانچ صفحات درکار ہوں گے ____ تاہم وہ حضرات جو ہماری کانفرنسوں میں شریک ہوتے رہے ہیں لیکن آج ہم میں نہیں ہیں اور اللہ کے حضور حاضر ہو چکے ہیں ان کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں ____ ہم صمیمِ قلب کے ساتھ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ عِلِیّین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے ____ آمین ثم آمین

مولانا محمد یوسف بنوریؒ　　　　مولانا شمس الحق افغانیؒ

مولانا عبید اللہ انورؒ	مولانا سید حامد میاںؒ
مولانا محمد مالک کاندھلویؒ	مولانا حافظ محمد گوندلویؒ
مولانا حکیم عبد الرحیم اشرفؒ	ڈاکٹر برہان احمد فاروقی مرحوم
مولانا ظفر احمد انصاریؒ	مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ
مولانا محمد حنیف ندویؒ	سید ابو بکر غزنوی مرحوم
پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مرحوم

الحمدللہ کہ یہ قرآن کانفرنسیں اور محاضرات قرآنی ہر سال بڑی باقاعدگی کے ساتھ اور نہایت پرشکوہ انداز میں منعقد ہوتے رہے۔ بعض سال ایسے بھی گزرے کہ سالانہ قرآن کانفرنس لاہور میں ہی منعقد ہوئی اور اسی سال دوسری مرتبہ کراچی میں بھی قرآن کانفرنس کے پروگرام رکھے گئے ـــــ محاضرات قرآنی یا قرآن کانفرنسوں میں پیش کئے گئے بہت سے مقالات ماہنامہ "حکمت قرآن" کے صفحات کی زینت بنتے رہے ہیں ـــــ

چند سال قبل "خلافت کانفرنس" کے عنوان سے مسلسل پانچ روز جناح ہال (مال روڈ' لاہور) میں صدر مؤسس کے انتہائی جامع خطابات ہوئے ـــــ ہر پروگرام میں دو (2) گھنٹے خطاب کے لئے اور ایک گھنٹہ دانشور حضرات کے پینل کی جانب سے سوالات کے لئے رکھا گیا تھا۔ لاہور کے علمی حلقوں میں اس پروگرام کی بازگشت تادیر سنائی دیتی رہی ـــــ اس کے بعد اگلے ہی سال قرآن آڈیٹوریم میں بھی اسی عنوان سے خطابات کا پروگرام کئی روز جاری رہا ـــــ ان پروگراموں میں قرآن آڈیٹوریم کا وسیع ہال اور پھر راہداریاں اور آڈیٹوریم کا فرشی حصہ بھی سامعین سے پر ہو گیا ـــــ آڈیٹوریم کے باہر پارک میں "کلوز سرکٹ ٹی وی" پر یہ پروگرام دیکھنے والوں کی تعداد بھی سینکڑوں میں تھی۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ انجمن خدام القرآن کے تحت منعقد ہونے والے پروگرام کسی فرقے یا مسلک کی بنیاد پر نہیں ہوتے بلکہ صرف اور صرف "قرآن" اور "ایمان" ہی ان کا اصل موضوع ہوتے ہیں ـــــ

صدر مؤسس کے "خلافت کانفرنس" والے خطابات کو ایک نہایت ہی دیدہ زیب

اور ضخیم کتاب ''خطباتِ خلافت'' کی صورت میں پیش کرنے کا شرف بھی مکتبہ انجمن کو گزشتہ سال کے اواخر ہی میں حاصل ہوا ہے۔ کتاب کی تقریب رونمائی کے لئے باقاعدہ ایک تعارفی نشست فلیٹیز ہوٹل میں رکھی گئی۔ اس تقریب میں لاہور اور بیرون لاہور سے بہت سے دانشور حضرات اور علمائے کرام نے بھی شرکت فرمائی۔

صدرِ مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن اور امیر تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

کی علمی و فکری اور دعوتی و تحریکی کاوشوں کا نچوڑ

۲۸۰ صفحات پر مشتمل ایک اہم علمی دستاویز جس میں عملی خطوط کی نشاندہی بھی موجود ہے

دعوت رجوع اِلَی القرآن

کا منظر و پس منظر

■ سفید کاغذ ■ عمدہ کتابت ■ دیدہ زیب طباعت ■ قیمت مجلد ۸۰ روپے ■ غیر مجلد ۶۰ روپے

قرآن اکیڈمی :
تعلیمی و تدریسی سرگرمیاں

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور 1972ء میں قائم ہوئی تھی ـــــ اس کے پیش نظر جہاں قرآن حکیم کے علوم و معارف کی عمومی نشر و اشاعت تھا وہیں ایک "قرآن اکیڈمی" کا قیام بھی اس کے مقصدِ اولین میں شامل تھا ـــــ اللہ تعالیٰ کی تائید اور فضل شامل حال رہا اور صرف چار سال بعد 1976ء میں قرآن اکیڈمی کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ـــــ تعمیرات کی مناسب حد تک تکمیل کے بعد "تعلیم و تعلّمِ قرآن" کا کام جس میں دروس قرآن حکیم اور عربی زبان کی تدریس بھی شامل تھے، فوراً ہی شروع کر دیئے گئے تاہم 1982ء میں فیلوشپ اسکیم کا اجراء ہو گیا۔

فیلوشپ اسکیم

اس اسکیم میں ابتداء 7 اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تعلیم و تعلّم قرآن کے لئے پوری زندگی وقف کرنے کا عزم لے کر شامل ہوئے ـــــ ان سات نوجوانوں میں ہم دو بھائی (راقم اور برادرم عاکف سعید) بھی شامل تھے۔ گویا انگریزی محاورے Charity begins at home کی ایک عملی مثال سامنے آگئی۔

ابتدائی دو سال دینی مدارس کی طرز پر فقہ، اصول فقہ، اصول حدیث، منطق، مشکوٰۃ المصابیح اور پختہ بنیادوں پر عربی گرائمر کی تدریس میں صرف ہوئے ـــــ سات میں سے دو شرکاء اس دوران ساتھ چھوڑ گئے، تاہم بقیہ پانچ فیلوز کی وابستگی تا دیر قائم رہی ـــــ اور انجمن کے تحت دعوتی و تبلیغی، تدریسی و تعلیمی اور تنظیمی و انتظامی شعبوں میں اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے ـــــ پندرہ سال گزرنے کے بعد بھی چار نوجوان (جو اگرچہ اب نوجوان نہیں رہے) تادمِ تحریر دعوت رجوع الی القرآن کی تحریک سے وابستہ

ہیں اور اس مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ فللّٰہ الحمد والمنّۃ.....

فیلوشپ اسکیم کے اس پہلے گروپ کے بعد مزید داخلوں کے ضمن میں بات آگے نہ بڑھ سکی ـــــ اور یہ اسکیم عارضی طور پر ترک کر دی گئی ـــــ لیکن ماضی قریب میں قرآن اکیڈمی میں شعبہ انگریزی اور شعبہ عربی کے قیام کے بعد ضرورت پھر اس امر کی داعی ہوئی کہ اس اسکیم کو دوبارہ شروع کیا جائے ـــــ لہٰذا مجلس شوریٰ مرکزی انجمن خدام القرآن کے اجلاس منعقدہ 28/ مارچ 97ء میں تمام اراکین مجلس نے متفقہ طور پر جناب صدر مؤسّس کی اس رائے کی تصویب فرمائی کہ فیلوشپ اسکیم کو دوبارہ شروع کرنا چاہئے ـــــ ان شاء اللہ جلد ہی اس ضمن میں مثبت پیش رفت سامنے آئے گی۔

معہدِ ثانوی

اپریل 80ء میں انجمن کی طرف سے ایک نئی تعلیمی اسکیم کے تحت مڈل پاس یا اس کے مساوی تعلیم کے حامل طلبہ کے لئے قرآن اکیڈمی میں ایک اقامتی درسگاہ کے آغاز کا اعلان کیا گیا۔ اس اسکیم کے مطابق طلبہ کو اصلاً دو زبانیں پختہ طور پر پڑھائی جانے کا اہتمام تھا، یعنی عربی اور انگریزی۔ اور ان کے علاوہ میٹرک کے لازمی مضامین یعنی اسلامیات، اردو اور مطالعہ پاکستان اور اختیازی مضامین میں سے جنرل سائنس اور جنرل ریاضی لازمی طور پر اور اسلامیات اور شہریت میں سے کوئی ایک مضمون پڑھایا جانا شامل تھا اور اگلے سال ادیب عربی کا امتحان دلوایا جانا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ ایک اضافی سال کی تعلیم سے دینی و دنیاوی دونوں میدانوں میں اعلیٰ تعلیم کا راستہ کھل جائے گا۔

اس اسکیم کے تحت سولہ طلبہ نے درخواستیں دیں۔ چونکہ یہ تعداد بہت کم تھی اس لئے بغیر امتحان لئے سب کو داخل کر لیا گیا اور 15 مئی 80ء سے مجوزہ درسگاہ کا آغاز کر دیا گیا۔ لیکن چونکہ ان میں سے اکثر کا تعلیمی معیار بہت پست تھا اس لئے کچھ تو درسگاہ کو خود چھوڑ گئے اور کچھ سے بعد میں معذرت کرنا پڑی۔ دوسرے سال یعنی 81ء میں باوجود اخبارات کے اشتہارات اور ہینڈ بلوں کے بڑی تعداد میں تقسیم کے نئی کلاس کے لئے

مطلوبہ تعداد میں لڑکے دستیاب نہیں ہو سکے' اس لئے ہمیں افسوس کے ساتھ مجبوراً یہ منصوبہ ترک کرنا پڑا اور پچھلے سال کا جو گروپ دسویں کلاس میں آگیا تھا اس پر پوری توجہ مرکوز کر کے 82ء میں میٹرک کا امتحان دلا کر فارغ کر دیا گیا۔ ہمیں خوشی ہے کہ معہد ثانوی کے ان طلبہ نے میٹرک کا امتحان امتیازی نشانات سے پاس کیا۔

دوسالہ تدریسی کورس

1984ء میں مرکزی انجمن کی مجلس منتظمہ نے یہ فیصلہ کیا کہ پوری زندگی کو وقف کرنے کا عہد (Commitment) لئے بغیر ذرا زیادہ تعداد میں نوجوانوں کو ایک دو سالہ تدریسی کورس میں شرکت کی دعوت دی جائے اور ضرورت ہو تو انہیں ان کے تعلیمی معیار کی مناسبت سے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے۔ پھر ان میں سے جو لوگ تخلیقی و تحقیقی کام کی صلاحیت و استعداد کے حامل نظر آئیں انہیں مستقل فیلو شپ اسکیم میں شامل کر لیا جائے۔

اس کے لئے اصلاً تو انہی لوگوں کو ترغیب دلائی گئی جو ایک عرصے سے دعوت رجوع الی قرآن کے ساتھ وابستہ ہیں اور انجمن خدام القرآن یا تنظیم اسلامی میں سرگرم عمل ہیں لیکن ایک دعوتِ عمومی کے لئے اس اسکیم کی تشہیر جرائد کے ذریعے بھی کی گئی ـــــ جس کے نتیجے میں اخبارات کے صفحات میں بعض حاسدین اور ناقدین کی جانب سے چہ میگوئی (Controversy) بھی شروع کی گئی جس کا بروقت جواب دے دیا گیا۔ ذیل میں اس کورس کے سال اول کی روداد (از قلم ڈاکٹر اسرار احمد) شائع شدہ "حکمت قرآن" مئی 1985ء درج کی جا رہی ہے۔

"بحمد اللہ اس دو سالہ تدریسی کورس کا پہلا تعلیمی سال اس شعبان المعظم میں مکمل ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس کا ایک جائزہ پیش خدمت ہے۔

(1) اس کورس کا آغاز چالیس شرکاء سے ہوا تھا لیکن دوران سال مختلف اسباب کی بنا پر نو شرکاء ہمت ہار گئے۔ ایک صاحب ایک ماہ کی تاخیر سے شامل ہوئے اس طرح پہلے

تعلیمی سال کی تکمیل کرنے والے شرکاء کی تعداد بتیس ہے۔

(2) ان میں ایک تقسیم اس اعتبار سے ہے کہ چالیس (40) سال سے زائد عمر کے شرکاء چھ (6) ہیں' تیس (30) اور چالیس (40) سال کے مابین گیارہ (11) اور تیس (30) سال سے کم عمر کے پندرہ (15)۔

(3) ایک دوسری تقسیم اس اعتبار سے ہے کہ بیس (20) خود کفیل اور غیر موظف تھے۔ جبکہ صرف بارہ (12) شرکاء کو مختلف مقدار میں ماہانہ وظیفہ دیا گیا۔

(4) ان کی تعلیمی قابلیت کا چارٹ حسب ذیل ہے :

ایم بی بی ایس	2	بی ڈی ایس	1
بی وی ایس سی	1	چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ	1
بی ایس سی انجینئرنگ (مکینکل)	2	بی ایس سی 'اے ایم آئی ای (سول)	1
ایم ایس سی	2	ایم اے	3
بی ایس سی	2	بی اے	8
ایف اے	4	مختلف ڈپلومہ ہولڈرز	5

دو سالہ تدریسی کورس کے سال اول کی تکمیل کرنے والے شرکاء میں سے بعض کا معاملہ واقعتاً قابل ذکر ہی نہیں قابل رشک اور قابل تقلید بھی ہے۔ لہٰذا ان کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

(1) ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ کی عمر 50 برس ہے۔ اور وہ وسّن پورہ اور شاد باغ کے علاقے کے مصروف ترین میڈیکل پریکٹیشنر ہیں لیکن انہوں نے اس کورس کے دوران صرف شام کا مطب کرنے اور صبح کا پورا وقت خالص طالب علمانہ انداز میں حصول علم میں مشغول رہنے کی جو مثال قائم کی ہے وہ یقیناً قابل رشک ہے۔

(2) بالکل یہی معاملہ میرے برادر خورد وقار احمد سلمہ کا ہے کہ انہوں نے بھی 44 سال کی عمر میں اور ایک مصروف کاروباری زندگی گزارنے کے باوصف (وہ کئی تعمیراتی ٹھیکے لینے والی اور تعمیراتی سامان بنانے والی کمپنیوں کے ڈائریکٹر ہیں) بالکل طالب

علمانہ انداز میں عربی زبان کے ابتدائی قواعد یاد کئے۔ اور ثقیل تعلیم کو خندہ پیشانی سے پوری پابندی وقت کے ساتھ نباہا' اور امتحانات میں اکثر اعلیٰ پوزیشن حاصل کرتے رہے۔

(3) ایک اعتبار سے ان دونوں سے بھی بڑھ کر مثال قائم کی ہے' میاں محمد رشید صاحب نے' کہ ساٹھ برس کی عمر میں پوری پابندی کے ساتھ تحصیل علم میں لگے رہے اور بہت سوں کے لئے ایک قابل تقلید مثال بن گئے۔

(4) ایک اور اہم مثال میاں محمد نعیم صاحب کی ہے' جو جیالوجیکل سروے آف پاکستان میں ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں اور کوئٹہ میں تعینات ہیں۔ انہوں نے بلا تنخواہ رخصت حاصل کی۔ اہل و عیال سمیت شد رحال کیا اور خالص طالب علمانہ انداز میں علم حاصل کیا۔

(5) اسی سے ملتا جلتا معاملہ میرے دامادِ کلاں محمود عالم میاں کا ہے جو ایم ایس سی کیمسٹری ہیں اور پی سی ایس آئی آر میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی رخصت حاصل کی اور اپنی اہلیہ (میری بڑی بچی) سمیت اس کورس میں شرکت کی۔ الحمد للہ کہ دونوں کا ریکارڈ بہت اچھا رہا بلکہ میری بچی نے بفضلہ تعالیٰ تین بچوں کی ماں ہونے کے باوجود حیرت انگیز ترقی کی اور بہت سے امتحانات میں اول پوزیشن حاصل کی۔

(6) ایسی ہی ایک قابل تقلید مثال چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب کی ہے وہ اے جی آفس میں سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ لیکن انہوں نے بھی طویل رخصت حاصل کی اور اپنی بچی سمیت اس کورس میں شرکت کی۔ ان دونوں باپ بیٹی نے بھی بحمد اللہ نمایاں استعداد حاصل کی۔

(7) میرے دوسرے داماد ڈاکٹر عبدالخالق' بی ڈی ایس ڈینٹل سرجن نے بھی اپنا مطب صرف شام کے اوقات میں کرلیا اور اس کورس میں باضابطہ شرکت کی۔

(8) ایسی ہی ایک اور شاندار مثال محمد صادق صاحب کی ہے۔ یہ تینتیس (33) سالہ نوجوان بی ایس سی ہیں اور سعودی عرب میں ایک تعمیراتی فرم میں میٹریل انسپکٹر کی حیثیت سے کئی ہزار ریال پر ماہانہ ملازم تھے۔ انہوں نے جیسے ہی "میثاق" میں اس

کورس کا اعلان پڑھا فوراً ملازمت کو خیرباد کہی اور کورس میں آ شامل ہوئے۔ اگرچہ وہاں کے معاملات کو نبٹانے میں کچھ وقت لگ گیا۔ چنانچہ ان کی کورس میں شمولیت ایک ماہ تاخیر سے ہوئی۔

(9) اسی طرح جاوید اسلم صاحب نے جو بی ایس سی مکینیکل انجینئر ہیں اور ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں اپنی ڈیوٹی مستقلاً شام کی شفٹ میں لگوائی۔ اور اس کورس میں شرکت کرلی۔

(10) کراچی کے محمد یامین صاحب کی مثال بھی قابل رشک ہے۔ وہ ایم اے اسلامیات کے علاوہ آٹو موبائیل میں ڈپلومہ رکھتے ہیں اور پاکستان کی فضائی فوج میں ملازم ہیں۔ انہوں نے بھی وہاں سے بلا تنخواہ رخصت حاصل کی "بمع اہل و عیال" لاہور آئے اور کورس میں شرکت کی!

(11) ایسی ہی مثال ایک پٹھان نوجوان محمد سلیمان کی ہے' جو مردان کے رہنے والے ہیں اور مرکزی حکومت کے کسی محکمے میں سٹینو ٹائپسٹ ہیں انہوں نے بھی بلا تنخواہ رخصت حاصل کی اور کورس میں شریک ہو گئے۔

یہاں مناسب ہے کہ تحدیثاً لِلنِّعمۃ یہ ذکر بھی ہو جائے کہ اس دو سالہ کورس کے ضمن میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" کی ایک حقیر سی مثال پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس ضمن میں بھائی بیٹی اور دو دامادوں کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ اس لسٹ کی تکمیل ہوتی ہے میرے ایک اور داماد اور حقیقی بھتیجے عزیزم حمید احمد سلمہ کے ذکر پر جو بی ایس سی ہیں اور متعدد تعمیراتی لیمٹڈ کمپنیوں کے ڈائریکٹر ہیں لیکن الحمدللہ کہ اس کورس میں بھی پوری تندہی اور پابندی سے شریک رہے ہیں اور ان کے والد اور میرے برادر خورد اقتدار احمد سلمہ کا ارادہ ہے کہ اپنی اولاد میں سے انہیں دین کی خدمت کے لئے بالکلیہ وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ قبول حسن سے نوازے۔ (آمین)

(افسوس صد افسوس کہ ہمارے خاندان کا یہ گلِ نوشگفتہ قضاء الٰہی کو کچھ زیادہ ہی پسند آگیا اور ع "چن لیا تقدیر نے وہ دل کہ تھا محرم ترا" کے مصداق اسے تقدیر کے دستِ

حنائی نے چن لیا اور اللہ نے اسے ہمارے لئے توشۂ آخرت کے طور پر قبول فرمالیا۔ چنانچہ 27 ستمبر86ء کو آں عزیز اپنے بہنوئی اور ہمارے بھانجے عبداللہ طاہر کے ساتھ ایک سڑک کے حادثے میں راہئ ملکِ بقا ہو گئے۔ اسی طرح اب میرے برادرِ خورد اقتدار احمد بھی جون 95ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا لِلّٰہ واِنّا الیہ راجعون!)

ہم ان تمام ادھیڑ عمر اور نوجوان شرکاء کورس کی خدمت میں ہدیۂ تبرک پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ جو استعداد انہوں نے اس محنت و مشقت اور ایثار و قربانی سے حاصل کی ہے وہ دین کی خدمت میں باحسنِ وجوہ استعمال ہو۔

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس

الحمدللہ کہ دو سالہ تعلیمی و تدریسی کورس کو تین Batches نے خاطرخواہ کامیابی کے ساتھ مکمل کیا ـــــ لیکن جلد ہی محسوس ہوا کہ بہت سے نوجوانوں کے لئے مسلسل دو سال اس کام کے لئے نکالنا ناممکن نہیں تو بہت مشکل کام ضرور ہے ـــــ لہٰذا ایسے نوجوانوں کے لئے ایک سالہ کورس جاری کیا گیا جو اللہ کے فضل سے بہت کامیابی کے ساتھ گزشتہ 9 برسوں سے جاری ہے اور تحریک رجوع الی القرآن کے ضمن میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوا ہے۔ اس کورس سے نہ صرف پاکستان میں مقیم سینکڑوں تعلیم یافتہ نوجوان استفادہ کر چکے ہیں بلکہ ایک معتدبہ تعداد میں ایسے نوجوان بھی مستفید ہوئے ہیں جو امریکہ' کینیڈا' برطانیہ اور عرب امارات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کورس کی اصل غرض و غایت اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں یعنی ڈاکٹرز' انجینئرز اور دیگر پروفیشنلز کو پختہ بنیادوں پر "عربی گرائمر" کی تدریس کے بعد قرآن حکیم کے علم و حکمت سے روشناس کرانا ہے' تاکہ جہاں یہ نوجوان اپنی عملی زندگی میں اسلام اور قرآن کو اپنا ہادی اور راہنما بنا سکیں اور اس طرح معاشرے کو امانتدار' دیانتدار اور فرائض دینی کے جامع تصور سے مزین ڈاکٹرز' انجینئرز اور دیگر پروفیشنلز فراہم ہو سکیں' اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ معاشرے کو ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ مدرسین قرآن میسر آ سکیں جو دنیوی منفعت کی خواہش

سے بلند ہو کر تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ اس کورس میں نوجوانوں کی شرکت کے ضمن میں جناب صدر مؤسّس اپنے خطباتِ جمعہ اور دیگر خطابات میں انتہائی ترغیب و تشویق دلاتے ہیں ـــــ اور بعض نوجوانوں کو انفرادی ملاقات میں اس کورس میں شرکت کی جانب راغب کرتے رہے ہیں۔

شعبۂ حفظ

مرکزی انجمن خدام القرآن کے اغراض و مقاصد میں اگرچہ حفظ قرآن کا ذکر نہیں ہے تاہم اس شعبے کے لئے ایک انتہائی محنتی اور قابل استاد فراہم ہونے کے بعد جولائی 1985ء میں اس شعبے کا آغاز کیا گیا ـــــ ابتداء میں کل 12 طلبہ نے داخلہ لیا۔ پہلے ہی گروپ کی کارگزاری سامنے آئی اور جب لوگوں کے علم میں آیا کہ چار پانچ سال میں حفظ قرآن کی بجائے ڈیڑھ سال سے بھی کم عرصے میں یہ کام ہو سکتا ہے تو بہت سے حضرات کا رجوع اس جانب ہوا ـــــ اس شعبے میں بھی الحمدللہ یہ صورت بنی کہ پہلا بچہ جس نے حفظ قرآن کی تکمیل کی وہ صدر مؤسّس کے چھوٹے بھائی اقتدار احمد مرحوم و مغفور کا صاحبزادہ تھا جس نے ڈیڑھ سال کے عرصے میں قرآن کا حفظ مکمل کیا تھا ـــــ قرآن اکیڈمی میں قائم اس شعبے کی حسنِ کارکردگی کی بازگشت بیرون پاکستان بھی پہنچی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ امریکہ 'کینیڈا' برطانیہ اور متحدہ امارات میں رہائش پذیر بہت سے خاندانوں نے اپنے نوجوان بچوں کو حفظ قرآن کے لئے اس ادارے میں بھیجنا شروع کر دیا۔ جہاں تک شعبہ حفظ کی حسن کارکردگی کا معاملہ ہے اور ایک سال یا ڈیڑھ سال کے اندر عموماً حفظ کی تکمیل ہو جاتی ہے' اس میں اس فیصلے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ داخلے کے وقت بچے کی عمر 11 تا 12 سال ہونا ضروری ہے اور کم از کم پرائمری تو لازماً پاس کر چکا ہو ـــــ اس طرح جو بچہ داخل ہوتا ہے اس میں ذمہ داری کا شعور موجود ہوتا ہے اور اس طرح حفظ قرآن کی تکمیل میں کم عرصہ لگتا ہے۔

آغازِ شعبہ سے تادمِ تحریر 159 طلبہ حفظ کی تکمیل کر چکے ہیں اور ان میں سے 15 وہ

ہیں جنہوں نے 12 مہینے سے بھی کم مدت میں حفظ مکمل کیا ـــــــ ایک بچے نے کُل ساڑھے آٹھ ماہ میں حفظ کی تکمیل کرنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے آج کل عموماً اس شعبہ میں حفظ کرنے والے طلبہ کی تعداد 60 تا 65 رہتی ہے اور چونکہ قرآن اکیڈمی میں ہاسٹل کی سہولت بھی موجود ہے اس لئے عموماً 15 تا 20 طلبہ ہاسٹل میں رہائش پذیر ہوتے ہیں ـــــــ جن طلبہ کے والدین اخراجات دینے کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں انجمن اپنے خرچ پر قیام و طعام کی سہولت فراہم کرتی ہے۔

شعبۂ خط و کتابت کورس

ایسے طلبہ و طالبات' خواتین و حضرات کے لئے جو ملک سے یا لاہور سے باہر ہیں یا جن کے لئے کسی وجہ سے قرآن کالج / قرآن اکیڈمی لاہور میں حاضری ممکن نہیں' خط و کتابت کورسز ترتیب دیئے گئے ہیں' تاکہ وہ گھر بیٹھے سہولت کے ساتھ اپنے فارغ وقت میں عربی گرامر اور قرآن حکیم کی تعلیم کے حصول کے لئے درج ذیل کورسز سے استفادہ کر سکیں :

(1) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی
(2) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول)
(3) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم)
(4) ترجمہ قرآن کریم کورس

اس شعبہ کی رپورٹ جسے ناظم شعبہ انوار الحق چوہدری صاحب نے مرتب کیا ہے' حسب ذیل ہے :

پہلے کورس کا آغاز جنوری 1988ء میں کیا گیا۔ اس کورس کا مقصد خواتین و حضرات اور طلبہ و طالبات کو قرآن حکیم کے مربوط مطالعے کے ذریعے دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے متعارف کرانا ہے۔ بفضل باری تعالیٰ یہ کورس خوب زور شور سے جاری ہے۔ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد 2315 تک پہنچ چکی ہے۔ بیرون ملک سے اس کورس کا

اجراء سعودی عرب میں جدّہ 'مکہ مکرمہ 'مدینہ منورہ 'ریاض 'داہران اور الواسیع میں ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ابوظبی' دوبئ' شارجہ' راس الخیمہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا اور امریکہ میں بھی کورس کا اجراء ہو چکا ہے۔

دوسرے کورس ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول) کا اجراء نومبر 1990ء میں کیا گیا۔ قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے ابتدائی عربی گرائمر کا جاننا ناگزیر ہے۔ اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ کو عربی گرائمر کے بنیادی اصولوں سے اس حد تک متعارف کرا دیا جائے کہ قرآن اور احادیث سے براہ راست استفادہ کے لئے انہیں ایک بنیاد حاصل ہو جائے۔ اول الذکر کورس کی طرح یہ کورس بھی بہت مقبول ہوا۔ اس کے طلبہ اور طالبات کی تعداد 1399 تک پہنچ چکی ہے۔ یہ کورس بھی بیرون پاکستان سعودی عرب' ابوظبی' دوبئ' شارجہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا اور امریکہ میں جاری ہو چکا ہے۔

اس کورس کے حصہ دوم کا آغاز بھی اکتوبر 1992ء میں کر دیا گیا تھا۔ اس میں طلبہ کی تعداد 145 تک پہنچ چکی ہے۔

1996ء کے دوران شعبہ خط و کتابت کورسز میں ایک نئے کورس بعنوان "ترجمہ قرآن کریم کورس" کا اجراء کیا گیا۔ یہ کورس خاص طور پر Youngsters کے لئے جاری کیا گیا ہے' یعنی سکول اور کالج کے طلبہ و طالبات جو اردو لکھ پڑھ سکتے ہوں۔ ان طلبہ اور طالبات کا حافظہ بہت تیز ہوتا ہے۔ اور یہ الفاظ کا ترجمہ باسانی یاد کر سکتے ہیں۔ چنانچہ نوجوان بچوں اور بچیوں کو ترجمہ قرآن سکھانے کے لئے ایک خاص طریقہ وضع کیا گیا ہے۔ ایسے بچے اور بچیاں اپنے گھر میں فارغ وقت میں روزانہ دس پندرہ منٹ صرف کر کے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں۔

وقتاً فوقتاً اخبارات میں اشتہار کے ذریعے طلبہ و طالبات کو ان کورسز سے متعارف کرایا جاتا ہے ـــــ ان اشتہارات کا خاطر خواہ نتیجہ نکلتا ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں طلبہ و طالبات اس کورس میں داخل ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض شرکاء اس کورس کو ادھورا چھوڑ دیتے ہیں لیکن جتنا حصہ بھی انہوں نے مکمل کیا ہوتا ہے وہ بہرحال فائدے سے خالی نہیں ہوتا۔ اب تک اس کورس میں 137 طلبہ داخلہ لے چکے ہیں۔

اکیڈمک وِنگ (Academic Wing)

قرآن اکیڈمی کا اکیڈمک وِنگ فی الوقت مندرجہ ذیل ذیلی شعبوں پر مشتمل ہے :

ا۔ شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید

ب۔ شعبہ انگریزی

ج۔ شعبہ عربی

د۔ شعبہ فرانسیسی

ھ۔ شعبہ کتابت و طباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)

و۔ قرآن اکیڈمی لائبریری

(ا) شعبۂ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید

اس شعبے کے ذمے مکتبہ مرکزی انجمن خدّام القرآن کے زیر انتظام شائع ہونے والے تینوں اردو جرائد (میثاق' حکمت قرآن' ندائے خلافت) کے ادارتی امور' مثلاً مضامین کی تالیف اور editing' محترم صدر مؤسّس کے خطابات کو ٹیپ سے صفحہ قرطاس پر منتقل کرکے انہیں مرتّب کرنا' اور مضامین کی پروف ریڈنگ جیسے امور ہیں۔ مزید برآں یہ شعبہ مرکزی انجمن کی جملہ کتب (نئی یا پرانی) کی تیاری اور ان کی اشاعت و طباعت کا بھی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ نئی کتابوں کو مرتّب (edit) کرنا اور پرانی کتب کے نئے ایڈیشنز کی اشاعت سے پہلے ان کی تصحیح کرنا یا اگر ضرورت داعی ہو تو ان پر نظر ثانی کے بعد ان کو از سرِ نو ایڈٹ کرکے نئی کتابت یا کمپیوٹر کمپوزنگ کرانا اسی شعبے کی ذمہ داری ہے۔ اس شعبے کے زیر انتظام ہر ماہ دو ماہانہ جرائد (میثاق اور حکمت قرآن) اور ہفت روزہ ندائے خلافت کے چار شمارے شائع ہوتے ہیں۔ ان جرائد کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے۔

ماہنامہ میثاق : اس جریدے کی اشاعت اولاً 1959ء میں زیر ادارت مولانا امین احسن اصلاحی صاحب شروع ہوئی ــــــ بالکل آغاز میں اشاعت باقاعدہ رہی لیکن بعد میں نہ صرف بے قاعدہ ہوئی بلکہ بالآخر اس جریدے کو بند کرنا پڑا ــــــ جناب صدر مؤسس

کی لاہور منتقلی کے بعد 1966ء میں ان کی زیر ادارت اس جریدہ کی دوبارہ اشاعت شروع کی گئی ـــــ چنانچہ 66ء تا 72ء دارالاشاعت الاسلامیہ جو محترم ڈاکٹر صاحب کا ذاتی ادارہ تھا' کے زیر اہتمام "میثاق" بڑی باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا رہا ـــــ تاآنکہ 1972ء میں انجمن کی تاسیس کے بعد ماہنامہ میثاق مرکزی انجمن کے ایک آرگن کی حیثیت سے شائع ہونا شروع ہوگیا۔

1972ء تا 1997ء کے پچیس برسوں کے دوران اس ماہنامہ کی بہت سی ضخیم اور خصوصی اشاعتیں بھی شائع کی گئیں ـــــ ہماری کوشش رہی کہ اخراجات اور آمدنی کے ضمن میں منافع نہ سہی' کم سے کم یہ جریدہ خود کفیل تو ہوجائے۔ چنانچہ اس کے لئے خصوصی مہموں کے ذریعے بعض کمرشل اداروں سے اشتہارات بھی حاصل کئے گئے لیکن اشتہارات کے ضمن میں یہ پابندی عائد کردی گئی کہ اس میں کسی جاندار کی تصویر نہیں ہونی چاہئے۔

ماہنامہ حکمت قرآن : ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم و مغفور کی زیر نگرانی لاہور سے "حکمت قرآن" کے نام سے ایک علمی جریدہ آل پاکستان اسلامک ایجوکیشن کانگریس کے زیر اہتمام شائع ہوتا تھا۔ ڈاکٹر رفیع الدین صاحب کے انتقال کے بعد ایک عرصہ سے یہ ماہنامہ بند پڑا ہوا تھا۔ صدر مؤسّس نے کانگریس کے اربابِ اختیار سے اسے دوبارہ شائع کرنے کے لئے کہا اور پیشکش بھی فرمائی کہ اگر کسی وجہ سے کانگریس اس کو شائع کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اسے بخوشی شائع کرنے پر تیار ہے۔ کانگریس نے ڈاکٹر صاحب کی اس پیش کش کو قبول فرمالیا۔ چنانچہ ڈکلریشن کی تبدیلی کے لئے متعلقہ محکمہ کو درخواست دے دی گئی۔ مہینوں کی کارروائی کے بعد ڈکلریشن کی تبدیلی عمل میں آئی۔ انجمن کی مجلس منتظمہ اسے انجمن کی جانب سے شائع کرنے کی منظوری پہلے ہی دے چکی تھی۔ چنانچہ مئی 82ء سے انجمن کے ترجمان کی حیثیت سے ماہنامہ "حکمتِ قرآن" کا پہلا شمارہ منظرعام پر آگیا۔

ماہنامہ "حکمت قرآن" میں قرآن کانفرنسوں اور محاضراتِ قرآنی میں پیش کئے گئے علمی مضامین اور مقالات بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کئے جاتے رہے ہیں ـــــ علماء

اور دانشور حضرات کے حلقے میں یہ پرچہ بہت پسند کیا جاتا ہے ــــ مرکزی انجمن کی مجلس عاملہ کے ایک فیصلہ کی رو سے یہ پرچہ انجمن کے حلقہ مؤسّسین و محسنین اور مستقل ارکان کو اعزازی بھیجا جاتا ہے۔

ہفت روزہ ندائے خلافت : اس ہفت روزہ کا آغاز محترم اقتدار احمد صاحب مرحوم و مغفور نے مارچ ۱۹۸۸ء میں ہفت روزہ "نِدا" کے نام سے کیا تھا' جو آغاز میں بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ اپنی شائستگی اور سنجیدگی کے اعلیٰ وصف کی بنیاد پر اس کا شمار ملک کے صفِ اوّل کے ہفت روزہ جرائد میں ہوتا تھا۔ جنوری ۹۱ء سے ہفت روزہ "ندا" تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام قرآن اکیڈمی سے شائع ہونے لگا۔ جنوری ۹۲ء سے اس نے "ندائے خلافت" کے نام سے تحریک خلافت پاکستان کے نقیب کی حیثیت اختیار کی۔ بعد ازاں ہفت روزہ "ندائے خلافت" عملاً پندرہ روزہ کر دیا گیا اور یہ ہر دوسرے منگل کو باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ مارچ ۸۸ء سے مارچ ۹۵ء تک پورے چھ سال کا عرصہ محترم اقتدار احمد صاحب مرحوم اپنی علالت کے باوجود اس پرچے کی ادارت کی ذمہ داری پوری جانفشانی کے ساتھ ادا کرتے رہے' لیکن ان کی شدید علالت کے باعث اپریل ۹۵ء سے اس کی اشاعت وقتی طور پر معطل ہو گئی۔ ۶ جون ۱۹۹۵ء کو جناب اقتدار احمد داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے دار البقا کو کوچ کر گئے (اِنّا للہ وِ انّا الیہ راجعون)۔

تقریباً ساڑھے تین ماہ کے تعطل کے بعد جولائی ۹۵ء سے ندائے خلافت برادرم حافظ عاکف سعید کی ادارت میں شائع ہونا شروع ہوا۔ دسمبر ۹۶ء میں ندائے خلافت کا ایک خصوصی شمارہ "سقوطِ مشرقی پاکستان نمبر" شائع کیا گیا۔ بعد ازاں اپریل ۹۷ء تک ہر ماہ اس کا ایک خصوصی ماہانہ ایڈیشن شائع کیا جاتا رہا۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ہدایت پر مئی ۹۷ء سے ندائے خلافت کی "ہفت روزہ" کی حیثیت بحال کر دی گئی اور اب یہ ہر ہفتے باقاعدگی سے شائع ہو کر قارئین کے ہاتھوں تک پہنچتا ہے۔

اشاعتِ کتب : شعبہ تصنیف و تالیف کے زیر انتظام صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدّ ظلّہ العالی کی ۶۵ کے قریب کتب' ۱۵ کتب کے تراجم اور دیگر مصنفین کی ۱۲ کتب شائع

کی جاتی ہیں۔ ان میں سے بیشتر کتب کے سال بہ سال نئے ایڈیشن شائع ہوتے ہیں۔ مزید برآں قرآن کالج کا میگزین ُصفّہ 'کالج پراسپکٹس' دستورِ انجمن 'انجمن کی سالانہ رپورٹیں اور دوسرا تعارفی لٹریچر بھی اسی شعبہ کے زیرِ انتظام شائع ہوتا ہے۔ مکمل فہرست کتب رپورٹ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) شعبۂ انگریزی

دعوت رجوع القرآن کو انگریزی دان طبقے میں متعارف کرانے کے لئے ایک باقاعدہ انگریزی شعبہ کی ضرورت کافی عرصے سے محسوس کی جارہی تھی۔ الحمدللہ کہ اس شعبہ کا قیام اکتوبر ۱۹۹۵ء میں عمل میں آگیا۔ شعبہ انگریزی کے زیراہتمام تصنیف و تالیف سے متعلق مختلف کاموں کے علاوہ جناب صدر مؤسّس کی کتب اور خطابات کا انگریزی ترجمہ کیاجاتاہے۔

نئی کتب : شعبہ انگریزی کے تعاون سے اب تک مندرجہ ذیل مطبوعات شائع کی گئی ہیں :

(1) To Christians with Love یہ کتابچہ صدر مؤسّس کے ان افکار پر مشتمل ہے جو موصوف نے عالمی سطح پر ہونے والی صیہونی سازشوں اور یہود کی جانب سے عالم عیسائیت کو اپنا آلہ کار بنانے --- جیسے اہم موضوعات پر اپنے خطاباتِ جمعہ میں پیش کئے۔

(2) Quran : Our Weapon in the War of Ideas یہ مختصر کتابچہ صدر مؤسّس کی تالیف "جہاد بالقرآن" اور "جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ" کی انگریزی زبان میں تلخیص پر مشتمل ہے۔

(3) The Objective and Goal of Mohammad's Prophethood (SAW) صدر مؤسّس کے نہایت اہم اور بنیادی کتابچے "نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت" میں شامل مقالۂ اول کا ترجمہ ڈاکٹر ابصار احمد صاحب نے کیا تھا جو قبل ازیں حکمت قرآن میں شائع ہوچکا تھا۔ اسے اغلاط کی تصحیح

کے بعد کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔

(4) Dr. Israr Ahmad's Political Thought and Activities
کینیڈا کی میک گِل یونیورسٹی میں ایم اے اسلامیات کے لئے لکھا جانے والا یہ مقالہ جناب صدر مؤسّس کے سیاسی افکار اور موصوف کی ان سرگرمیوں کی تفصیل پر مشتمل ہے جو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے علاوہ تنظیم اسلامی اور تحریکِ خلافت کے پلیٹ فارم سے کی جا رہی ہیں۔ یہ مقالہ اغلاط کی تصحیح اور ضروری اضافوں کے بعد کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔

(5) Lessons from History یہ کتاب جناب صدر مؤسّس کے ان افکار و خیالات کو بنیاد بنا کر لکھی گئی ہے جو موصوف کے اخباری کالموں کے مجموعہ "سابقہ اور موجودہ مسلمان امتوں کا ماضی حال اور مستقبل" میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان افکار کا انگریزی ترجمہ قبل ازیں ماہنامہ حکمت قرآن میں بالاقساط شائع ہوتا رہا ہے۔

تراجم : شعبہ انگریزی کے زیر اہتمام جناب صدر مؤسّس کی بعض تصانیف کے انگریزی ترجمے کا کام ابھی جاری ہے' جن میں "منہج انقلابِ نبوی' خطباتِ خلافت اور برِّعظیم پاک و ہند میں اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل" شامل ہیں۔ آخر الذکر کتاب کا اکثر حصہ انگریزی ترجمے کی صورت میں انجمن کے سہ ماہی جریدے The Quranic Horizons میں شائع ہو چکا ہے۔

انگریزی میں سہ ماہی جریدہ : ۱۹۹۶ء کے اوائل میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے سہ ماہی انگریزی جریدے The Quranic Horizons کا اجراء ہوا۔ ڈیڑھ برس کے عرصے میں بروقت چھ شمارے شائع ہوئے۔ یہ جریدہ اپنے علمی اور تحریکی مواد اور حسنِ طباعت کے اعتبار سے اسلامی جرائد میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔

ابلاغ کے جدید ذرائع کا استعمال : الیکٹرانک میل اور انٹرنیٹ کی نئی ٹیکنالوجی کو کام لا کر دعوت رجوع الی القرآن اور قرآن حکیم کی انقلابی تعلیمات کو وسیع پیمانے پر پھیلانے

کے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ چنانچہ جناب صدر مؤسّس کے خطاباتِ جمعہ اور دیگر اہم تقاریر کی انگریزی زبان میں تلخیص الیکٹرانک میل کے ذریعے دنیا بھر میں سو سے زائد افراد کو بھیجی جاتی ہے۔ اس Mailing List میں شامل ہونے کے لئے anjuman@brain.net.pk پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اور تنظیم اسلامی و تحریک خلافت کی مشترکہ web-site بنائی گئی ہے۔ اس کا مواد شعبہ انگریزی کے زیر اہتمام مرتب کیا گیا' جبکہ اس site کے تزئین و ترتیب سے متعلق تمام تکنیکی کام کراچی کے نوجوان رفیق تنظیم اسلامی جناب ماجد محمود کے تعاون سے مکمل ہوا۔ یہ web-site تنظیم اسلامی شمالی امریکہ کے رفقاء کے تعاون سے امریکہ ہی میں host کی گئی ہے' جہاں مرزا احسن بیگ صاحب اس site سے متعلق جملہ امور کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس web-site کا پتہ حسب ذیل ہے :

http://www.tanzeem.org

(ج) شعبۂ عربی

۱۹۹۶ء کے دوران قرآن اکیڈمی کے اکیڈمک ونگ میں شعبہ عربی کا اضافہ ہوا۔ اس شعبے میں مکتبہ مرکزی انجمن کی مندرجہ ذیل مطبوعات کے عربی تراجم کو فائنل صورت دی گئی۔

(1) طریق النجاۃ : سورۃ العصر (راہِ نجات : سورۃ العصر کی روشنی میں)
(2) الهدف العظیم من هیئة النبی الکریم ﷺ
(نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت)
(3) البعث الاسلامی (اسلام کی نشأۃ ثانیہ)
(4) القرآن والامن العالمی (قرآن اور امن عالم)
(5) تاریخ الامۃ الاسلامیۃ (تنظیم اسلامی کا تاریخی پس منظر)

مزید برآں "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" نامی کتابچے کے عربی ترجمہ "ماذا یجب علی المسلمین تجاہ القرآن" اور عربی زبان میں مرکزی انجمن

کے تعارف پر مبنی کتابچے پر نظر ثانی کا کام مکمل کیا گیا۔ تاہم ان میں سے کوئی کتاب بھی فی الحال طباعت کے مراحل طے نہیں کر سکی۔

(د) شعبہ فرانسیسی

۱۹۹۶ء ہی کے دوران اکیڈمک ونگ میں شعبہ فرانسیسی کا قیام بھی عمل میں آیا۔ اس شعبہ میں مکتبہ مرکزی انجمن کی مطبوعات کا انگریزی سے فرانسیسی زبان میں ترجمہ اور کمپیوٹر کمپوزنگ کا کام شروع کیا گیا۔ فرانسیسی زبان سے اچھی واقفیت رکھنے والے ایک نیک دل نوجوان جنہوں نے دو سال قبل ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کی تکمیل کی تھی، رضاکارانہ طور پر یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ فجزاہُ اللّٰہ احسن الجزاء۔ اب تک مندرجہ ذیل مطبوعات کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی کمپوزنگ بھی ہو گئی ہے۔

Liste des traductions françaises

1. Le Coran et la Paix Mondiale (The Qur'an and the World Peace).
2. La Montée et le Déclin de l'Umma' Musulmane (The Rise and Decline of the Muslim Ummah).
3. La Renaissance Islamique (The Islamic Renaissance).
4. Les Obligations que les Musulmans doivent au Coran (The Obligations Muslims owe to the Qur'an).
5. Appeler les Hommes vers Allah (Calling People onto Allah).
6. L'Objectif et le But de la Mission Prophétique de Muhammad (la paix soit sur lui) The Objective and the Goal of Muhammad's Prophethood).
7. Dégager des léçons de l'histoire (Lessons from History).

(ہ) شعبۂ کتابت وطباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)

اس شعبہ کے تحت مرکزی انجمن کے زیر اہتمام شائع ہونے والے تمام رسائل و جرائد' کتب اور ہینڈ بلز وغیرہ کے علاوہ اخباری وغیہ اِخباری اشتہارات' پوسٹرز' سٹیشنری اور سرکلرز وغیرہ کی تیاری اور طباعت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں کمپیوٹر کمپوزنگ اور کاپی پیسٹنگ کی حد تک تمام کام اکیڈمی ہی میں ہوتا ہے اور اس کے لئے یہاں مناسب انتظامات اور سہولتیں موجود ہیں۔ تاہم طباعت (Printing) کا تمام کام بازار سے کرایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک سے زائد پرنٹنگ پریسوں سے رابطہ رکھا جاتا ہے تاکہ طباعت کے کسی کام میں تاخیر نہ ہو۔ مرکزی انجمن کے مختلف شعبہ جات کے علاوہ بعض ذیلی / منسلک انجمنوں' بزم ہائے خدام القرآن' تنظیم اسلامی اور تحریکِ خلافت سے متعلق بیشتر طباعتی مواد کی تیاری اور طباعت کا کام بھی بہت حد تک یہی شعبہ سرانجام دیتا ہے۔

شعبہ کے پاس تمام امور کی انجام دہی کے لئے تجربہ کار اور مستعد سٹاف موجود ہے۔ ماضی میں اس شعبہ کو بعض کہنہ مشق کاتبوں کی خدمات حاصل رہیں۔ لیکن جنوری ۱۹۹۱ء سے شعبہ میں کمپیوٹر کی آمد کے بعد کاتبوں پر انحصار رفتہ رفتہ کم ہوتا رہا' تاآنکہ شعبہ کے آخری کاتب کو بھی گزشتہ سال فارغ کر دیا گیا۔ اِس وقت مرکزی انجمن کے زیر انتظام شائع ہونے والے تمام رسائل و جرائد' کتب اور اشتہارات وغیرہ کی کمپوزنگ کمپیوٹر پر ہی کی جاتی ہے۔ شعبہ کے پاس تین کمپیوٹر موجود ہیں' جن پر اردو' عربی' فارسی' انگریزی اور فرانسیسی میں کمپوزنگ کا کام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ شعبہ کے پاس ایک 'HP4 plus" لیزر پرنٹر موجود ہے۔

(و) قرآن اکیڈمی لائبریری

قرآن اکیڈمی کی لائبریری کا قیام اگرچہ اکیڈمی کے قیام کے ساتھ ہی عمل میں آگیا تھا' تاہم اسے عملاً لائبریری کی حقیقی صورت ۱۹۸۶ء میں اُس وقت ملی جب جامع القرآن

کے نیچے تہ خانے کا بڑا ہال لائبریری کے لئے مختص کرکے اس میں کتابوں کے لئے الماریاں تیار کروائی گئیں اور لائبریری وہاں منتقل کی گئی۔ لائبریری کی منتقلی سے پہلے اس ہال میں دیمک سے تحفظ کے مناسب اقدامات کئے گئے اور ایسی کتابوں کو جو کسی بھی وقت کِرم خوردگی کا شکار ہوئی تھیں لاہور عجائب گھر کے تعاون سے عمل تدخین (Fumigation) سے گزارا گیا۔

لائبریری کے مجموعۂ کتب کا بنیادی اثاثہ محترم صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اور ڈاکٹر شیر بہادر خان پنّی مرحوم کے عطیات پر مشتمل ہے۔ تاہم ۱۹۹۰ء سے لائبریری کتب کے لئے بجٹ کا ایک حصہ مخصوص کیا جاتا ہے جس کے تحت ہر سال کم و بیش دس ہزار روپے کی نئی کتب خرید کر لائبریری میں شامل کی جاتی ہیں۔ اِس وقت لائبریری میں موجود کتب کی کل تعداد چھ ہزار سے زائد ہے۔

کتب کی باقاعدہ درجہ بندی (Classification) اور فہرست سازی (Cataloguing) کے لئے لائبریری کو کوالیفائڈ سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔ چنانچہ لائبریری کی جملہ اردو اور عربی کتب کو درجہ بندی کی ترتیب کے مطابق رکھا گیا ہے اور اس اعتبار سے قرآن اکیڈمی لائبریری ایک مرتّب (arranged) اور classified لائبریری کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ تاہم انگریزی کتب کی درجہ بندی کا کام ابھی باقی ہے۔

لائبریری میں باقاعدگی سے موصول ہونے والے قریباً ۱۵۰ ہفتہ وار، ماہوار، سہ ماہی اور سلسلہ وار رسائل و جرائد کا مکمل ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

لائبریری میں موصول ہونے والے اخبارات میں سے اہم خبروں کو نشان زد کرنے اور ان کے تراشوں کو فائل کرنے کا کام بھی اہتمام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

قرآن کالج

مرکزی انجمن خدام القرآن کے اغراض و مقاصد میں عربی زبان کی تعلیم و ترویج کے ساتھ ساتھ ایک قرآن اکیڈمی کا قیام بھی تھا جو قرآن حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے۔ اس مقصد کی خاطر انجمن کی مجلس عاملہ نے سال 1987ء میں قرآن کالج کا منصوبہ تشکیل دیا۔ اس کالج کے ذمے انجمن کے اعلیٰ اہداف کے ضمن میں "نرسری" کا کردار ادا کرنا تھا۔ شروع میں کالج کے لئے ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن میں ایک کوٹھی حاصل کی گئی اور وہاں تین سالہ B.A کلاس کا اجراء کر دیا گیا۔ بعد ازاں لگ بھگ ایک سال بعد اتاترک بلاک گارڈن ٹاؤن میں تقریباً پانچ کنال کا ایک پلاٹ خرید اگیا جس کے بارے میں حکومت کی طرف سے پابندی تھی کہ اس پلاٹ پر صرف سکول یا کالج تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ 1989ء میں مذکورہ پلاٹ پر کالج کی تعمیر ہونے کے فوراً بعد جملہ تدریسی سرگرمیاں نئے کیمپس میں منتقل کر دی گئیں اور یوں الحمدللہ قرآن کالج لاہور کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ سال 1992ء میں کالج کو محکمہ تعلیم سے رجسٹر کروا لیا گیا اور اب اس کا لاہور بورڈ اور پنجاب یونیورسٹی سے الحاق کروانے کے لئے کوششوں کا آغاز بھی کر دیا گیا ہے۔

سال 1990ء میں بی اے کے ساتھ ساتھ ایف اے کلاسز کا آغاز بھی کر دیا گیا۔ اور 1997ء سے قرآن کالج میں انٹر کامرس کی کلاسز بھی شروع کی جا چکی ہیں۔ قرآن کالج کے طلبہ کو بورڈ اور یونیورسٹی کے نصاب کی تدریس کے ساتھ ساتھ عربی زبان' منتخب نصاب قرآن' ترجمۃ القرآن اور تجوید کی تدریس اس انداز میں کرائی جاتی ہے کہ بی اے کے امتحان سے پاس ہونے کے بعد وہ فہم قرآن اور درسِ قرآن کی نمایاں صلاحیت بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ قرآن کالج میں مختلف کلاسوں میں داخلے کے وقت اخبارات اور جرائد میں اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بینرز' پوسٹرز اور ہینڈ بلز سے بھی اشتہاری مہم میں استفادہ کیا جاتا ہے۔ قرآن کالج کے طلبہ کو جاب مارکیٹ میں بہتر مقام پر لانے کی غرض

سے انہیں کمپیوٹر اپلیکیشن کی بھی خاطر خواہ تعلیم دی جاتی ہے اور اسے curriculum کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ کالج سے ملحق ہاسٹل میں تقریباً ایک سو (100) طلبہ کی رہائش کے لئے گنجائش موجود ہے۔

ہاسٹل میں قیام و طعام کی جملہ سہولیات اچھے معیار کے ساتھ فراہم کی گئی ہیں۔ ہاسٹل میں مقیم طلبہ کا 24 گھنٹے کا ٹائم ٹیبل بنایا گیا ہے' جس میں باجماعت نماز کی پابندی' ورزش کے اوقات اور ہوم ورک کلاس کی پابندی باقاعدہ معین اوقات کے مطابق کروائی جاتی ہے۔

کالج میں زیر تعلیم ذہین اور ضرورت مند طلبہ کو کالج فیس' ہاسٹل فیس اور اخراجاتِ طعام میں رعایت بھی دی جاتی ہے اور مرکزی انجمن اس مد میں ہر ماہ خطیر رقم خرچ کرتی ہے۔

الحمدللہ کالج کے قیام سے لے کر آج تک ہر سال بڑی باقاعدگی کے ساتھ ایف اے اور بی اے کی کلاسز جاری ہیں۔ نہایت قابل اور محنتی اساتذہ کی خدمات کالج کو حاصل ہیں اور تمام اساتذہ بہت لگن اور جانفشانی سے طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ عام کالجوں کی طرح قرآن کالج میں ایسا نہیں ہے کہ سال کے بارہ مہینوں میں سے چھ یا سات ماہ پڑھائی ہو اور سال کا بقیہ حصہ مختلف انواع کی چھٹیوں اور strikes کی نذر ہو جائے۔ گرمیوں میں دو کی بجائے ایک ماہ چھٹیاں دی جاتی ہیں اور دیگر چھٹیوں (مثلاً یومِ پاکستان' یومِ دفاع' محرم کی چھٹیاں وغیرہ) میں طلبہ کے لئے تربیتی پروگرام رکھے جاتے ہیں۔

اسلامک جنرل نالج ورکشاپس

قرآن کالج کے زیر اہتمام چند سال سے اسکولوں اور کالجوں کی گرمیوں کی تعطیلات کے دوران نوجوان طلبہ کے لئے پانچ یا چھ ہفتوں پر محیط ایک پروگرام کا آغاز کیا گیا جسے بہت پسند کیا گیا۔ وہ طلبہ جو ایف اے / ایف ایس سی کے امتحانات سے فارغ ہو چکے ہوں

ان کے لئے کم و بیش تین ماہ کا عرصہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ بالکل فارغ ہوتے ہیں۔ گویا یہ سنہری موقع ہوتا ہے کہ ان نوجوانوں کو دینی خصوصاً قرآن کی تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔

قرآن کالج کے زیر اہتمام یہ ورکشاپس بہت عمدگی کے ساتھ جاری ہیں۔ اس کورس میں تجوید و ناظرہ قرآن کے علاوہ ارکان اسلام' ابتدائی عربی' مشاہیر اسلام اور فرائض دینی کے موضوعات کی تدریس کی جاتی ہے۔ سال ۹۷ء کے کورس میں شرکاء کو کمپیوٹر کی تعلیم دینے کا بندوبست بھی کیا گیا۔ کالج سے ملحقہ ہاسٹل میں طلبہ کی رہائش کے لئے بھی معقول انتظام ہوتا ہے اور کورس کی تکمیل پر سندیں بھی دی جاتی ہیں۔ اس پروگرام کو جملہ متعلقین تحریک رجوع الی القرآن کی جانب سے بہت پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

عربی کی ایوننگ (Evening) کلاسز

قرآن کالج لاہور ہی کے زیر اہتمام وابستگان انجمن کے شدید تقاضے اور ماڈل ٹاؤن اور گردونواح میں رہائش پذیر حضرات کی جانب سے بارہا دلچسپی کے اظہار کو سامنے رکھتے ہوئے ہر سال قرآن کالج ہی میں شام کے اوقات میں (دو گھنٹے روزانہ کی تدریس) ہفتہ میں پانچ دن عربی کلاسز کا اجراء کیا جاتا ہے۔ یہ کورس تقریباً چار ماہ کے دورانئے پر محیط ہوتا ہے اور اس میں سے گزرنے کے بعد واقعتاً قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کے متن سمجھنا بہت سہل ہو جاتا ہے۔ کالج کی انتظامیہ نے اس کے لئے معقول "داخلہ فیس" بھی متعین کی ہے تاکہ جو بھی ان کلاسز میں شمولیت کا خواہاں ہو وہ پوری سنجیدگی کے ساتھ اور کچھ "انفاق مال" کر کے شامل ہو ـــــ الحمدللہ ان کلاسز کو بھی ہمارے متعلقین اور وابستگان میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ اگرچہ فی الوقت اعداد و شمار دستیاب نہیں تاہم محتاط اندازہ ہے کہ سینکڑوں حضرات نے ان کلاسز سے استفادہ کیا ہے۔ اراکین انجمن کے علم میں ہو گا کہ انجمن کے قیام کے پانچ مقاصد میں سے اولین "عربی زبان کی تعلیم و ترویج" ہے ـــــ اور عربی کی ان کلاسز کی بدولت اس اہم ترین مقصد کی جانب مثبت پیش رفت جاری ہے۔

مرکزی انجمن کے دیگر شعبہ جات

مکتبۂ انجمن

اوائل 66ء میں جب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مستقل طور پر لاہور منتقل ہو گئے تو جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ انہوں نے ایک اشاعتی ادارہ "دار الاشاعت الاسلامیہ" قائم کیا۔ چونکہ اس وقت کوئی اجتماعی شکل موجود نہ تھی اس لئے یہ ادارہ ڈاکٹر صاحب کا ذاتی ادارہ تھا۔ جس کے تحت "تدبر قرآن" جلد اول و جلد دوم "مبادئ تدبر قرآن" "دعوتِ دین اور اس کا طریق کار" اور چند دیگر کتب اور کتابچے شائع کئے گئے۔ لیکن جب اللہ کے فضل و کرم سے ایک اجتماعی ادارہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے نام سے وجود میں آ گیا تو اس کے تحت ایک مکتبہ کا قیام بھی 1973ء میں عمل میں آیا، جس نے دار الاشاعت اسلامیہ کی جگہ لے لی۔ مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے نہ صرف وہ تمام کتب شائع کیں جو اس سے قبل "دار الاشاعت اسلامیہ" شائع کر رہا تھا بلکہ اس کا اشاعتی پروگرام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ یکمشت ادائیگی کی بنیاد پر مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کی تفسیر تدبرِ قرآن کی چند جلدوں اور ان کی دیگر تصنیفات' نیز امام حمید الدین فراہیؒ کی مجموعۂ تفاسیر اور ان کی تصانیف کے ترجموں کے حقوق طباعت بھی حاصل کر لئے گئے۔ مکتبہ نے طباعت اور اشاعت کا اعلیٰ معیار پیش کر کے ہر حلقہ سے خراج تحسین وصول کیا۔

گزشتہ 24 سالوں کے دوران مکتبہ کے تحت لاکھوں کی تعداد میں کتب اور کتابچے شائع ہو چکے ہیں جن میں بڑی ضخیم کتابیں بھی شامل ہیں ـــــ اس رپورٹ کے اختتام پر مکتبہ کے تحت شائع ہونے والی کتب اور آڈیو / ویڈیو کیسٹس کی فہرست بھی (قارئین کی دلچسپی کے لئے) شامل کی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں خاص طور پر میں "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" نامی کتابچے کا ذکر کرنا چاہوں گا جو اس دعوت رجوع الی القرآن کی تحریک

کی اصل بنیاد قرار پاتا ہے۔ بلا مبالغہ یہ کتابچہ کم و بیش دس لاکھ کی تعداد میں شائع ہو کر تقسیم ہو چکا ہے۔ اس کتابچے کو عوام الناس اور خصوصاً علماء کے طبقے کی طرف سے بہت پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ اس سال (1997ء) کے ماہ رمضان المبارک کے دوران ایک خصوصی مہم کے تحت ایک لاکھ دس ہزار کی تعداد میں اس کتابچے کا سستا ایڈیشن تیار کر کے تقسیم کیا گیا۔

شعبۂ سمع و بصر

اَسّی کی دہائی کے تقریباً وسط میں یہ شعبہ وجود میں آیا۔ ایک کیمرے اور ٹیپ ریکارڈر سے اس شعبہ کا آغاز ہوا۔ اُس وقت دروس و خطابات صرف ریکارڈ کئے جاتے تھے' ان کی مزید کاپیاں بازار سے بنوائی جاتی تھیں۔ جوں جوں صدر مؤسّس کے دروس و خطابات کی مانگ بڑھتی گئی اس شعبہ کے equipments میں اضافہ ہوتا چلا گیا' مگر ریکارڈنگ کوالٹی عام سی رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ Non Professional کیمروں پر ریکارڈنگ ہوتی رہی۔ بحمد اللہ یہ ریکارڈنگز بھی دنیا کے طول و عرض میں پھیلیں۔ ہر سال ہزاروں آڈیو اور سینکڑوں وڈیو کیسٹس اس شعبہ سے مکتبہ انجمن کے تحت لوگوں تک پہنچیں۔

۱۹۹۳ء سے اس شعبہ کی نظامت برادر عزیز آصف حمید کے ذمہ آئی اور اس شعبہ میں جدّت کا آغاز ہو گیا۔ چنانچہ وڈیو مکسنگ شروع کی گئی' نئے VCR خریدے گئے' تمام ویڈیوز بجائے بازار سے کاپی کروانے کے اس شعبہ میں کاپی ہونے لگے۔ آڈیو ریکارڈنگ کی نئی مشینیں فراہم کی گئیں۔ ورلڈ سسٹم کنورٹر خریدا گیا جس کی بدولت اب ہم اپنی وڈیوز دنیا کے ہر سسٹم میں تیار کر سکتے ہیں۔ صدر مؤسّس کا ۹۴ء میں رمضان المبارک کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن ریکارڈ کیا گیا جو کہ بعد میں بہت بڑی تعداد میں پاکستان اور بیرون پاکستان پھیل گیا۔

اپنے وڈیو سسٹم کو upgrade کر کے اسے Super VHS سسٹم میں لایا گیا جس کی

ریکارڈنگ کوالٹی عام VHS سسٹم سے بہت بہتر ہے۔ صدر مؤسس کے تمام پروگرامز S-VHS سسٹم پر تیار ہونے لگے۔

۱۹۹۶ء کے اوائل میں ہمیں انڈیا سے رپورٹ موصول ہوئی کہ ایک اسلامی ادارہ (IRF) صدر مؤسس کی ریکارڈنگز کو بہت بڑے پیمانے پر نشر کر رہا ہے۔ اور وہ ادارہ خواہشمند ہے کہ صدر مؤسس کی ریکارڈنگز کو سیٹلائٹ پر دکھائے مگر ہماری ریکارڈنگ کوالٹی اس معیار کی نہیں ہے۔ لہٰذا اس ضمن میں ناظم شعبہ نے متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا اور جدید ترین ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ نتیجتاً جدید ترین ریکارڈنگ ٹیکنالوجی Digital video system کو حاصل کر لیا گیا جو کہ جدید ترین ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی سستا بھی ہے۔ اِس وقت پاکستان میں چند ہی ایسے لوگ ہوں گے جو اس ٹیکنالوجی سے استفادہ کر رہے ہوں گے۔ اس جدید ترین ٹیکنالوجی کی بدولت نہ صرف ہم اپنی وڈیوز اعلیٰ ترین معیار پر تیار کر سکیں گے بلکہ ہم ایک طویل عرصہ تک اس کی کوالٹی کو محفوظ رکھ سکیں گے۔ بحمد اللہ Digital Camera اور Digital VCR حاصل کر لئے گئے ہیں اور آئندہ رمضان المبارک میں ان شاء اللہ صدر مؤسس کا دورۂ ترجمۂ قرآن اسی پر ریکارڈ ہو گا۔

ناانصافی ہو گی اگر میں یہاں ان حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا نہ کروں جن کی بدولت آج ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔ تمام Equipment جو آج ہمیں حاصل ہے اس کی عظیم ترین اکثریت انہی لوگوں کی فراہم کردہ ہے۔ ان میں سرفہرست تنظیم اسلامی متحدہ عرب امارات ہے اور پھر تنظیم اسلامی شمالی امریکہ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کے انفاق کو شرف قبولیت بخشے اور ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان کے ان عطیات سے حتی الامکان فائدہ اٹھا سکیں۔

جنرل کلینک

قرآن اکیڈمی کی فیلو شپ اسکیم میں جن سات نوجوانوں نے شمولیت اختیار کی تھی

ان میں سے ایک (راقم الحروف) ایم بی بی ایس اور دوسرے(ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب) ڈینٹل سرجن تھے۔ انجمن کی مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا کہ قرآن اکیڈمی میں مذکورہ بالا دونوں حضرات کی تعلیم اور تجربہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک جنرل کلینک اور ایک ڈینٹل کلینک کا اہتمام کیا جائے ____ اس کلینک کے اخراجات اور ڈسپنسری کی تنخواہیں وغیرہ انجمن کے ذمہ ہوں گی اور دونوں ڈاکٹر حضرات بغیر کسی معاوضہ یا مشاہرہ کے اپنی خدمات اس کلینک کے لئے (صرف شام کے اوقات میں) وقف رکھیں گے۔

چنانچہ دسمبر 82ء میں اس کلینک کا آغاز ہو گیا۔ گردوپیش سے بہت سے مریض اس کلینک سے استفادہ کرنے لگے ____ اس لئے کہ جنرل کلینک میں صرف پانچ روپے کے عوض دو دنوں کی ادویات اور ڈینٹل کلینک میں صرف Materials کی قیمت کے عوض علاج کیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کے فیصل آباد منتقل ہو جانے کے باعث یہ ڈینٹل کلینک بہت جلد بند کرنا پڑا تاہم جنرل کلینک چلتا رہا۔ لگ بھگ پانچ سال تو راقم نے جنرل کلینک کے لئے اپنی خدمات وقف رکھیں لیکن بعد میں ناظم عمومی کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے باعث ایک اور ڈاکٹر کو مشاہرے پر شام کے اوقات کے لئے رکھ لیا گیا۔

1990ء میں اس کلینک کو قرآن کالج کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا جہاں کچھ عرصہ اس کلینک سے قرآن کالج ہاسٹل کے رہائش پذیر طلبہ اور گردونواح کے مریض استفادہ کرتے رہے۔ لیکن اب اس کلینک کو بوجوہ بند کرنا پڑا ہے۔

لاہور میں دیگر پراجیکٹس

شہر لاہور میں دو مقامات پر اصحابِ خیر کی جانب سے دو عدد پلاٹس انجمن کو ہبہ کئے گئے تا کہ ان آبادیوں میں بھی انجمن کے اغراض و مقاصد کے پیش نظر خدمت قرآن کا کوئی کارِ خیر شروع کیا جائے ـــــ یہ دونوں پلاٹس لاہور کے دو انتہائی گنجان آباد علاقے میں تھے۔ ایک پلاٹ تقریباً (12 مرلے) وسّن پورہ کے علاقے میں اور دوسرا پلاٹ (7 مرلہ) والٹن میں۔ الحمدللہ کہ دونوں مقامات پر مرکزی انجمن نے اپنے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے مذکورہ دونوں پلاٹس پر تعمیر مکمل کر دی ہے۔

وسّن پورہ میں واقع پلاٹ پر دو منزلہ بلڈنگ تعمیر کی گئی ہے اور علاقے کے لوگوں کے لئے ابتداء میں تجوید و ناظرہ کلاس کے ساتھ ساتھ شام کی عربی کلاسز کا اجراء بھی عمل میں آیا۔ ایک خیال یہ بھی ذہن میں آیا کہ اس میں بچوں اور بچیوں کا پرائمری یا دستکاری اسکول کھول لیا جائے ـــــ بہرحال تقریباً 12 مرلے پر مشتمل یہ عمارت "خدمتِ قرآن" ہی کے لئے وقف ہے۔

والٹن مسجد و مکتب کے نام سے والٹن کی آبادی میں ہبہ کئے گئے اس پلاٹ پر ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر کی گئی ہے ـــــ اس سے ملحق دو کمروں میں انجمن خدام القرآن کی کتب اور آڈیو / ویڈیو کیسٹس پر مبنی ایک لائبریری تشکیل دی گئی ہے ـــــ اس مسجد میں پنج وقتہ نماز کے نظام کے ساتھ ساتھ خطاب جمعہ کے لئے انجمن کے سینئر ساتھی میسر ہیں جو علاقے کے لوگوں میں دعوت رجوع الی القرآن کا کام کر رہے ہیں ـــــ مستقل بنیاد پر ایک ہمہ وقتی مؤذن / امام کی خدمات بھی مسجد کو حاصل ہیں ـــــ اس مسجد کی تعمیر کے لئے بھی انجمن کے وابستگان میں سے ایک صاحب خیر نے تمام رقم اپنی جیب سے ادا کی۔ فجزاہُ اللّٰہ احسن الجزاء

بزم ہائے خُدّام القرآن

بزم ہائے خدّام القرآن کا قیام 95ء میں عمل میں آیا اور اس کا مقصد انجمن کے پرانے وابستگان سے رابطہ' باہم ربط و ضبط کا اہتمام' انجمن کے مقاصد کے لئے مزید تعاون واشتراک اور دعوت رجوع الی القرآن کی تیز تر اور وسیع تر اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہے۔ اس کے پہلے اعزازی ناظم محترم نسیم الدین خواجہ صاحب تھے جنہوں نے اس کا تاسیسی اجلاس قرآن آڈیٹوریم میں منعقد کیا اور لاہور میں پانچ بزم ہائے خدام القرآن کا اعلان کر دیا گیا۔

1995ء کے دوران تین مقامات پر عربی کلاس کا اجراء کیا گیا۔ ایک جگہ نصاب مکمل کر لیا گیا۔ دوسری جگہ کلاس ست روی سے جاری' جبکہ تیسری جگہ لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے کلاس کامیاب نہیں ہو سکی۔ رمضان المبارک میں دو مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن کامیابی سے ہوتا رہا۔ تین مقامات پر درس قرآن جاری ہے جس میں سے ایک جگہ شرکاء کی تعداد 200 کے قریب ہے۔ جناب خالد محمود صاحب نے ترجمہ قرآن کو پورے پاکستان ہول پر پھیلانے کے لئے جمعیت تعلیم القرآن سے رابطہ قائم کیا جس کے نتیجہ میں بہاولپور اور اس کے اردگرد کے مدارس میں ترجمہ کا کام شروع ہو گیا ہے۔ انہیں پہلا پارہ مع ترجمہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ موسم گرما میں ریلوے سکول میں سمر کیمپ کا بندوبست کیا گیا جس کے افتتاحی اجلاس میں جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بھی تشریف لائے اور بہت پسند کیا۔ اس طرح کے پروگرام دوسرے سکولوں میں کرنے کے لئے کوشش جاری ہے۔ بزم ہائے خدام القرآن اپنے تمام اخراجات اپنے ذرائع سے پورے کر رہی ہیں۔

آج کل بزم کے ناظم جناب اشرف وصی صاحب ہیں اور وہ بذات خود بھی اور اپنی ٹیم کے ساتھ بھی اراکین انجمن سے ذاتی رابطہ کر رہے ہیں ـــــــ خصوصاً ان اراکین

سے جو انجمن کے رکن تو بن گئے لیکن اب انجمن کے اغراض و مقاصد سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے اور کچھ عرصے سے انجمن کا ماہانہ زر تعاون بھی باقاعدگی سے ادا نہیں کر رہے۔

اس سال ماہ رمضان المبارک کے دوران خصوصی مہم چلائی گئی اور ایک لاکھ سے زائد تعداد میں صدر مؤسس کی انتہائی جامع تحریر "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" فروخت کی گئی ــــــ یاد رہے کہ لوگوں سے ساٹھ صفحات سے زائد کتابچے کی تقریباً لاگت قیمت ہی (تین روپے فی کتابچہ) وصول کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کتابچے کو لوگوں کی راہنمائی کا ذریعہ بنائے ــــــ آمین ثم آمین

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد کی مقبولِ عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

خود پڑھیے اور دوستوں اور عزیزوں کو تحفۃً پیش کیجئے

شائع کردہ

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور

منسلک انجمنیں

بحمد اللہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے بطن سے کئی ذیلی انجمنیں وجود میں آ چکی ہیں' جنہیں منسلک انجمنوں کا عنوان دیا گیا ہے۔ منسلک انجمنیں صرف مقاصد کے اعتبار سے مرکزی انجمن سے منسلک (Affilliated) ہوتی ہیں۔ یہ اپنا دستور اور دستوری نظام کو چلانے کے لئے قواعد و ضوابط خود متعین کرتی ہیں اور اپنے مالی اور انتظامی امور میں بالکل آزاد (autonomous) ہوتی ہیں۔ اندرون ملک منسلک انجمنیں اپنی سالانہ آمدنیوں کا دسواں حصہ مرکزی انجمن کو منتقل کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ بیرون ملک منسلک انجمنوں پر یہ پابندی عائد نہیں ہوتی۔

منسلک انجمنوں کا مختصر تعارف ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔

(1) انجمن خدّام القرآن سندھ' کراچی

اس انجمن کا قیام مئی 1986ء میں عمل میں آیا تھا۔ انجمن کراچی کے مرکزی دفاتر' قرآن اکیڈمی اور ایک بہت خوبصورت جامع مسجد کی تعمیر کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ انجمن کے تحت چار عدد ایک سالہ کورس مکمل ہو چکے ہیں ـــــ کراچی کی پوش آبادی ڈیفنس میں لبِ ساحلِ سمندر قرآن اکیڈمی کراچی کی عمارت واقع ہے۔ اس کی جامع مسجد میں کئی سال سے ہر ماہ رمضان المبارک میں بڑی باقاعدگی سے دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام بھی جاری ہے ـــــ کراچی شہر میں اس انجمن کے تحت پانچ عدد لائبریریاں قائم ہیں' جن میں انجمن کی کتب کے علاوہ صدر مؤسس کے دروس قرآن اور خطبات پر مشتمل آڈیو / ویڈیو کیسٹس بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

(2) انجمن خدّام القرآن بلوچستان' کوئٹہ

اس انجمن کا قیام نومبر 89ء میں عمل میں آیا ـــــ اس انجمن کے تحت ایک بڑی لائبریری بھی قائم ہے۔ اور بڑی باقاعدگی کے ساتھ عربی کلاسز اور "تجوید و قراءت" کی کلاسز بھی ہوتی رہتی ہے۔ مختلف مواقع پر انجمن کا تعارفی لٹریچر بھی لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(3) انجمن خدّام القرآن فیصل آباد

اس انجمن کا قیام مئی 1990ء میں عمل میں آیا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب یکے از فیلوز قرآن اکیڈمی کی فیصل آباد میں موجودگی انجمن کے کام کو آگے بڑھانے میں بڑی مفید ثابت ہوئی ہے ـــــ مختلف مواقع پر عربی تدریس کے پروگرام' دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام' شہر کے بڑے ہال میں ماہانہ درس قرآن کے پروگرام وغیرہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہو رہے ہیں ـــــ مجوزہ قرآن اکیڈمی کے لئے ایک بڑا پلاٹ انجمن کو ہبہ کیا گیا ہے جس پر ان شاء اللہ جلد ہی تعمیر کا آغاز ہو جائے گا۔

(4) انجمن خدّام القرآن ملتان

اس انجمن کا قیام جون 90ء میں عمل میں آیا ـــــ مرکزی انجمن کے ایک معزز رکن نے اپنے بنگلے سے ملحق پلاٹ انجمن کو ہبہ کیا تھا۔ جس پر قرآن اکیڈمی ملتان کی خوبصورت عمارت تعمیر ہو چکی ہے ـــــ گزشتہ چار سال سے ماہ رمضان المبارک میں دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام بھی بڑی کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے ـــــ خواتین کے لئے ماہانہ دروس قرآن کے پروگرام' ہفتہ وار دروس قرآن' قرآنی تربیتی کیمپ' عربی زبان کی تدریس' شعبہ حفظ و ناظرہ' غرضیکہ دعوت رجوع الی القرآن کا کام ہر سطح پر جاری ہے ـــــ اللہ تعالیٰ اس کام میں مزید برکت عطا فرمائے۔

(5) انجمن خدّام القرآن پشاور

اس انجمن کی تاسیس دسمبر 1992ء میں ہوئی ـــــ ایک صاحب خیر کی جانب سے 4 کنال کی اراضی انجمن کو ہبہ کرنے کا پختہ وعدہ ہوا ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی اس پر قرآن اکیڈمی کی تعمیر شروع ہو جائے گی ـــــ انجمن کی لائبریری میں جناب صدر مؤسس کی کتب اور آڈیو / ویڈیو کیسٹس کا بڑا ذخیرہ موجود ہے جس سے طالبان علم اپنی پیاس بجھاتے ہیں ـــــ "نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں" نامی کتابچہ پشتو زبان میں ترجمہ کر کے چھپوا لیا گیا ہے ـــــ "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

(6) انجمن خدّام القرآن راولپنڈی اسلام آباد

پاکستان کے یہ جڑواں شہر (Twin Cities) ایک دوسرے سے ملحق ہیں۔ لہٰذا یہ دونوں شہر انجمن کے نام کا جزو ہیں ـــــ اس انجمن کی تاسیس 1986ء میں ہوئی تھی' اسلام آباد کے ثقافتی حلقوں میں "کمیونٹی سنٹر اسلام آباد" میں صدر مؤسّس کے ماہانہ درس قرآن کی صدائے بازگشت کئی سالوں تک گونجتی رہی ـــــ اسی طرح مؤتمر عالم اسلامی کی خوبصورت جامع مسجد میں بھی متعدد خطباتِ جمعہ میں صدر مؤسّس نے خطاب فرمایا ـــــ ہر ماہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ انجمن کی ماہانہ میٹنگ ہوتی ہے۔ ماہ رمضان المبارک 95ء میں اسلام آباد میں آٹھ مقامات پر صدر مؤسّس کی دورۂ ترجمہ قرآن کی ویڈیو کیسٹس کے ذریعے پروگرام پورے ماہ بڑی باقاعدگی سے ہوتا رہا۔

ڈاکٹر اسرار احمد

کے خطبات اور دروس پر مشتمل

کیسٹس و کتب

کی

فہرست

1997

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶-کے ماڈل ٹاؤن ٥ لاہور

Ph : 5869501-3 Fax : 5834000
E. Mail : anjuman@brain.net.pk

AUDIO CASSETTES فہرست آڈیو کیسٹ

01 سلسلہ وار درس قرآن

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C 90	C 60
AU-01-000	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	.	
AU-01-001(4)	سورۃ الفاتحہ		4
AU-01-002	سورۃ البقرہ جاری		
AU-01-018(9)	سورۃ الکہف	9	
AU-01-019(5)	سورۃ مریم	5	
AU-01-029(4)	سورۃ العنکبوت	4	
AU-01-033(14)	سورۃ الاحزاب	13	1
AU-01-036(5)	سورۃ یٰسین	4	1
AU-01-037(4)	سورۃ الصافات	4	
AU-01-038(5)	سورۃ ص	4	1
AU-01-039(9)	سورۃ الزمر	4	5
AU-01-040(4)	سورۃ المومن	3	.
AU-01-042(7)	سورۃ الشوریٰ	7	
AU-01-043(4)	سورۃ الزخرف	3	1
AU-01-044(3)	سورۃ الدخان	2	1
AU-01-045(3)	سورۃ الجاثیہ	2	1
AU-01-046(3)	سورۃ الاحقاف	2	1
AU-01-047(5)	سورۃ محمد ﷺ	4	1
AU-01-048(7)	سورۃ الفتح	6	.
AU-01-049(4)	سورۃ الحجرات	3	1
AU-01-050(4)	سورۃ ق	2	2
AU-01-051(3)	سورۃ الذاریات	2	1
AU-01-052(2)	سورۃ الطور	2	
AU-01-053(4)	سورۃ النجم	4	-
AU-01-054(2)	سورۃ القمر	2	-
AU-01-055(6)	سورۃ الرحمٰن	4	2
AU-01-056(4)	سورۃ الواقعہ	3	.
AU-01-057(7)	سورۃ الحدید	3	4
AU-01-058(4)	سورۃ المجادلہ	3	1
AU-01-059(7)	سورۃ الحشر	6	.
AU-01-060(2)	سورۃ الممتحنہ	2	
AU-01-061(6)	سورۃ الصف	6	
AU-01-062(5)	سورۃ الجمعہ	4	.
AU-01-063(3)	سورۃ المنافقون	3	
AU-01-064(4)	سورۃ التغابن	4	
AU-01-065(2)	سورۃ الطلاق	2	
AU-01-066(4)	سورۃ التحریم	4	
AU-01-067(4)	سورۃ الملک	4	
AU-01-068(4)	سورۃ القلم	3	1
AU-01-069(3)	سورۃ الحاقہ	2	1
AU-01-070(4)	سورۃ المعارج	2	2
AU-01-071	سورۃ نوح	1	-
AU-01-072(4)	سورۃ الجن	-	4
AU-01-073(4)	سورۃ المزمل	4	.
AU-01-074(5)	سورۃ المدثر	5	-
AU-01-075(4)	سورۃ القیامہ	4	
AU-01-076(5)	سورۃ الدھر	3	2
AU-01-077(2)	سورۃ المرسلات	2	.
AU-01-078(2)	سورۃ النبا		2
AU-01-079(2)	سورۃ النازعات		2
AU-01-080(2)	سورۃ عبس		2
AU-01-081(2)	سورۃ التکویر		2
AU-01-082(2)	سورۃ الانفطار	.	2
AU-01-083(2)	سورۃ المطففین		2
AU-01-084(2)	سورۃ الانشقاق	1	1
AU-01-085(2)	سورۃ البروج		2
AU-01-086(2)	سورۃ الطارق		2
AU-01-087	سورۃ الاعلیٰ		3
AU-01-088	سورۃ الغاشیہ		1
AU-01-089	سورۃ الفجر	-	3
AU-01-090	سورۃ البلد	.	
AU-01-091(2	سورۃ الشمس	1	1
AU-01-092	سورۃ اللیل		1
AU-01-093(2	سورۃ الضحیٰ		2
AU-01-094(2)	سورۃ الانشراح	.	2
AU-01-095(2)	سورۃ التین		2
AU-01-096(4)	سورۃ العلق		4
AU-01-097	سورۃ القدر	1	
AU-01-098(2	سورۃ البینہ		2
AU-01-099	سورۃ الزلزال		1
AU-01-100	سورۃ العادیات		.
AU-01-101	سورۃ القارعہ		1
AU-01-102	سورۃ التکاثر		.
AU-01-103(4	سورۃ العصر	.	3
AU-01-104	سورۃ الھمزہ		.

کوڈ نمبر	عنوانات	C-60	C-90
AU 01-105	سورۃ الفیل	1	
AU-01-106	سورۃ الفیل ۔ القریش	1	
AU-01 107	سورۃ الماعون	1	
AU-01-108	سورۃ الکوثر	1	
AU 01 109	سورۃ الکافرون		1
AU-01 110	سورۃ النصر	1	
AU-01-111(2)	سورۃ اللھب	2	
AU-01-112(2)	سورۃ الاخلاص	2	
AU-01-113(2)	سورۃ الفلق	2	
AU-01-114(2)	سورۃ الناس	2	

02 متفرق خطابات جمعہ

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C-60	تعداد کیسٹ C-90
AU-02-01	امت مسلمہ کے زوال کے اسباب (05-06-89)	-	1
AU-02-02	ملکی سیاست میں اسلام کے علمبرداروں کا کردار اور ان کے لئے صحیح لائحہ عمل (12-05-89)	-	4
AU-02-03	اخبارات میں عریانی اور فحاشی کی تشہیر (23-06-89)	2	-
AU-02-04	کیا عوام طاقت کا سرچشمہ ہیں؟ ایک غلط فہمی کا ازالہ (14-07-89)	1	-
AU-02-05	حضرت عثمانؓ کے مناقب اور شہادت (21-07-89)	-	1
AU-02-06	دورۂ بھارت کے تاثرات (27-10-89)	-	1
AU-02-07	فتنہ دجال ۔ سورۂ کہف کے حوالہ سے (01-12-89)	2	-
AU-02-08	دورۂ سپین کے تاثرات (06-07-90)	-	1
AU-02-09	موجودہ مسائل کا واحد حل: اجتماعی توبہ (20-07-90)	-	1
AU-02-10	خلیج کی جنگ ۔ نبی اکرمؐ کی پیشینگوئیاں (25-01-91)	2	-
AU-02-11	سرکاری شریعت بل بمقابلہ علماء کا متفقہ بل (26-04-91)	-	1
AU-02 12	حرمت سود اور اس کے خاتمہ کا طریق کار (03-05-91)	-	1
AU-02-13	عائلی قوانین (31-05-91)	1	-
AU-02-14	پاکستان میں پارلیمانی سیاست ناکام ۔ کیوں؟ (28-06-91)	-	1
AU-02-15	بھارت میں مسلمانوں کی زبوں حالی (02-08-91)	-	1
AU-02-16	پاکستان اور بھارت کے مسلمانوں کی مشترکہ غلطی (04-10-91)	-	1
AU-02-17	مذہب اور دین میں فرق (18-10-91)	-	1
AU-02-18	دورۂ ترکی کے تاثرات (07-08-92)	-	1
AU-02-19	اسلام کا انقلابی فکر اور اس سے انحراف کی صورتیں (16-10-92)	-	1
AU-02-20	شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج (30-10-92)		1
AU 02 21	بابری مسجد کا المیہ ۔ برعظیم میں اسلام کا مستقبل (25-12-92)	2	-
AU-02 22	بھارت میں ہندومت کا جارحانہ احیاء (08 01 93)		1
AU-02 23	پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی اہمیت (03-12-93)		1
AU 02 24	اسلامی تحریک کے کارکنوں میں تذبذب (14-01-94)		1
AU-02 25	پاکستان کو درپیش مسائل اور ان کا حل (25-02-94)	-	1
AU-02 26	نیو ورلڈ آرڈر اور پاکستان (18-03-94)	2	
AU-02 27	یہود اور نصاریٰ کا گٹھ جوڑ (29-04-94)	2	
AU-02-28	عالمی احیاء خلافت کانفرنس لندن کی روداد (19-08-94)		1
AU 02 29	حزب التحریر ۔ تعارف (02-09-94)	2	
AU-02-30	پاکستان میں ڈالروں کی یلغار ۔ لمحہ فکریہ (14-10-94)		1
AU-02-31	میثاق مدینہ (04-11-94)		1
AU-02-31	سقوط ڈھاکہ (23-12-94، 06-01-95)		1
AU-02-32	شیعہ سنی اختلافات اور مفاہمت (13-01-95)		2
AU-02-32	شیعہ سنی عقائد اور دورۂ ایران کے تاثرات (02-11-96)	-	1
AU-02-33	خطبہ جمعہ کی اہمیت	-	1
AU-02-34	قانون توہین رسالت اور بین الاقوامی سازش (02-06-96)	2	-
AU-02-35	ختم نبوت اور اس کے دو مفہوم (11-08-96)	2	
AU-02-36	دینی جماعتوں کا اتحاد' تجزیہ و پیشکش (26-08-96)	2	
AU-02-37	شیعت ایران میں پاکستان کا مقام و مرتبہ اور ہماری کرنے کا کام (22-12-96)	2	
AU-02-38	فتنہ دجال' المسیح الدجال اور دجال اکبر (17-11-96)	2	
AU-02-39	نفاذ شریعت کے ضمن میں فقہی اختلافات (11-07-86)	-	1
AU-02-40	کیا پاکستان میں ایرانی طرز کا انقلاب ممکن ہے؟ (31-08-84)		
AU-02-41	اقبال کے اشعار کی وضاحت (19-04-96)	2	
AU-02-42	رمضان' قرآن اور پاکستان (10-01-97)	2	-
AU-02-43	شیعہ سنی فسادات ۔ اصل فائدہ کس کو؟ (31-01-97)	-	1
AU-02-44	مسلم لیگی قیادت کو مشورے (14-02-97)	-	2
AU-02-45	جمعہ کی چھٹی؟ (28-02-97)	-	1

03 الہدیٰ سیریز

دین کے جامع تصور سے آگاہی اور دینی تقاضوں کا فہم و شعور حاصل کرنے کا ایک موثر قرآنی نصاب

مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب (مشتمل بر ۴۴ کیسٹ C-60)

کوڈ نمبر	عنوانات
AU-03-01	لوازم نجات (درس سورۃ العصر)
AU-03-02	حقیقت بر و تقویٰ (آیہ بر البقرہ ۱۷۷)
AU-03-03	مقام عزیمت اور حکمت قرآنی کی اساسات (لقمان' رکوع نمبر ۲)
AU-03-04 • 05	حقیقت و اقسام شرک
AU-03-06	حظ عظیم (حم السجدہ ۳۰ تا ۳۶)
AU-03-07	حقیقت و ماہیت ایمان
AU-03-08	قرآن کے فلسفہ و حکمت کی کامل اساس (درس سورۃ الفاتحہ)
AU-03-09	اولوالالباب کے ایمان کی کیفیت (آل عمران ۱۹۰ تا ۱۹۵)
AU-03-10	نور ایمانی کے اجزائے ترکیبی (النور : رکوع نمبر ۵)
AU-03-11 • 12	ایمان اور اس کے ثمرات و مضمرات (درس سورۃ التغابن)
AU-03-13	اثبات آخرت کے لئے قرآن کا استدلال (درس سورۃ القیامہ)
AU-03-14	تعمیر سیرت کی اساسات (المومنون ۱ تا ۱۱' المعارج ۱۹ تا ۳۵)
AU-03-15	بندۂ مومن کی شخصیت کے خدوخال (الفرقان' آخری رکوع)

کوڈ نمبر	عنوانات
AU-03-16	عائلی زندگی کے بنیادی اصول (درس سورۃ تحریم)
AU-03-17,18	سماجی اور معاشرتی اقدار (بنی اسرائیل ۲۳ تا ۳۰)
AU-03-19to21	مسلمانوں کی سیاسی و ملی زندگی کے راہنما اصول (درس سورۃ الحجرات)
AU-03-22	جہاد فی سبیل اللہ
AU-03-23,24	شہادت علی الناس (سورۃ الحج، آخری رکوع)
AU-03-25	قرآن حکیم کی سورتوں کی تقسیم اور تمہید سورۃ الصف
AU-03-26,27	جہاد کی عظمت، اہمیت اور منتہائے مقصود (درس سورۃ الصف)
AU-03-28,29	انقلاب نبوی کا اساسی منہاج (درس سورۃ الجمعہ)
AU-03-30,31	اعراض عن الجہاد کی پاداش : نفاق (درس سورۃ المنافقون)
AU-03-32,33	اہل ایمان کے لئے ابتلاء اور آزمائش (درس سورۃ العنکبوت)
AU-03-34	اہل ایمان کے لئے ابتلاء اور آزمائش ہدایت (سورۃ الکہف ۲۸ـ۴۹)
AU-03-35	شہادت کا مفہوم (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳)
AU-03-36	قتال فی سبیل اللہ (سورۃ الانفال، سورۃ التوبہ)
AU-03-37	نصرت و فتح کا آغاز : صلح حدیبیہ (سورۃ الفتح ـ آخری رکوع)
AU-03-38to44	امت مسلمہ سے خطاب ـ قرآن مجید کی جامع ترین سورۃ (سورۃ الحدید)

04-05 بیان القرآن سیریز

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C-60	تعداد کیسٹ C-90
AU-04-01to113	دورۂ ترجمۂ قرآن ۱۹۹۳ء (مکمل ترجمہ اور مختصر تشریح)	113	-
AU-05-(20)	قرآن مجید کے مضامین کا اجمالی تجزیہ	20	-

06 درس حدیث

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C-60	تعداد کیسٹ C-90
AU-06-01	اعمال کا دار و مدار نیتوں پر	1	-
AU-06-02	حدیث جبرائیل	1	-
AU-06-03(2)	حکمت دین	1	1
AU-06-04	مسئلہ تقدیر	1	-
AU-06-05	اعجب الایمان (سب سے خوبصورت ایمان)	1	-
AU-06-06	پانچ پانچ احکام پر مشتمل چار احادیث	1	-
AU-06-07(2)	قرب الٰہی بذریعہ فرائض و نوافل	2	-
AU-06-08	حدیث حضرت کعب بن مالک	-	1

07 حکمت و فلسفہ قرآن

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C-60	تعداد کیسٹ C-90
AU-07-01	قرآن حکیم کا تصور حیات انسانی	1	-
AU-07-02	قرآن حکیم کا فلسفہ شہادت	-	1
AU-07-03(3)	قرآن حکیم کا علمی و فکری غلبہ	-	3
AU-07-04	نظریہ ارتقاء اور قرآن حکیم	-	1
AU-07-05(3)	حقیقت انسان	3	-
AU-07-06(2)	حقیقت روح انسانی	2	-
AU-07-07	روح انسانی کی غذا : تلاوت قرآن حکیم	1	
AU-07-08(2)	قرآن مجید کی قوت تسخیر	2	-
AU-07-09	نفس انسانی، جدید نفسیات اور قرآن	2	

08 دعوت رجوع الی القرآن

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C-60	تعداد کیسٹ C-90
AU-08-00(4)	تعارف قرآن	-	4
AU-08-01	عظمت قرآن	-	1
AU-08-02(2)	قرآن کی دعوت	-	2
AU-08-03	قرآن اور احیائے اسلام	-	1
AU-08-04	قرآن و سنت کا باہمی تعلق	-	1
AU-08-05(2)	اصلاح معاشرہ اور قرآن حکیم	-	2
AU-08-06	قرآن حکیم کے پس منظر میں جانے کے اسباب	-	1
AU-08-07	تحریک رجوع الی القرآن	-	1
AU-08-08	قرآن حکیم کے نام پر اٹھنے والی تحریکیں	-	1
AU-08-09(2)	جہاد بالقرآن اور اس کے پانچ محاذ	2	

09 حقیقت دین

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C-60	تعداد کیسٹ C-90
AU-09-01(4)	حقیقت ایمان	4	
AU-09-02(4)	ماہیت ایمان اور اس کے حصول کے ذرائع	-	4
AU-09-03	ایمان کا نقطہ عروج : مرتبہ ولایت	-	1
AU-09-04(4)	اسلام، ایمان اور جہاد کے مراحل و لوازم	-	4
AU-09-05(2)	حقیقت جہاد اور اس کے مراحل	2	-
AU-09-06(6)	حقیقت و اقسام شرک	6	-
AU-09-07	حقیقت تقویٰ	-	1
AU-09-08(2)	حقیقت تصوف	2	-
AU-09-09	ایمان بالآخرت	-	1
AU-09-10	توحید خالص	-	1
AU-09-11	حقیقت و اقسام وحی	-	1
AU-09-12	حقیقت ذکر	1	-
AU-09-13	حج اور اس کی اصل روح	-	1
AU-09-14	فلسفہ قربانی	1	-
AU-09-15(2)	حکمت و احکام صوم	2	-
AU-09-16	رمضان المبارک میں انفاق کی اہمیت	-	1
AU-09-17	راہ نجات (سورۃ العصر)	1	-
AU-09-18	نیکی کا حقیقی تصور	-	1

AU-09-19(2)	حقیقت نفاق	1	1
AU-09-20	تقویٰ اور اکل حلال	1	
AU-09-21	جمعہ کی اہمیت و فضیلت	-	1
AU-09-22	نماز کی اہمیت و فضیلت	1	-
AU-09-23	سود کی حرمت	1	-
AU-09-24	تفریق دین شرک ہے	1	-
AU-09-26	اقسام عذاب الٰہی	1	-

10 سیرت النبیؐ اور تاریخ اسلام

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C-90	C-60
AU-10-01	مقصد نبوت و رسالت	1	-
AU-10-02	ختم نبوت اور اس کے تقاضے	1	-
AU-10-03	حیات طیبہ کا مکی دور	1	-
AU-10-04	حیات طیبہ کا مدنی دور	1	
AU-10-05	حیات نبویؐ کا بین الاقوامی مرحلہ	1	-
AU-10-06(2)	دور خلافت راشدہ	2	-
AU-10-07	دور خلافت حضرت علیؓ	1	-
AU-10-08	امت مسلمہ کی تاریخ	1	-
AU-10-09(2)	امت مسلمہ کی تاریخ اور موجودہ صورت حال	2	-
AU-10-10	معراج النبی ﷺ	1	-
AU-10-11	غزوۂ بدر	-	1
AU-10-12	صلح حدیبیہ	1	-
AU-10-13(2)	ختم نبوت و تکمیل رسالت	2	-
AU-10-14(2)	سیرت النبیؐ کا عملی پہلو	2	-
AU-10-15(2)	نبی اکرم ﷺ بحیثیت داعی انقلاب	2	-
AU-10-16(2)	خلافت راشدہ کی تاریخی و تشریعی حیثیت	1	1
AU-10-17	مقام صدیقیت	1	-
AU-10-18	سیرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ	1	
AU-10-19	بنی اسرائیل اور امت مسلمہ کی تاریخ میں مماثلت	1	-
AU-10-20(3)	دور خلافت حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ	2	1
AU-10-21(4)	دور خلافت راشدہ اور دور حضرت امیر معاویہؓ و یزید	-	4
AU-10-22	خلافت راشدہ کے بعد اسلام کو درپیش خطرات اور شاہ ولی اللہ	1	-
AU-10-23	شہید مظلوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ	1	-
AU-10-24	مثیل عیسیٰؑ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	1	-
AU-10-25(2)	مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم	2	-
AU-10-26(2)	شہادت حسینؓ کا اصل پس منظر	2	-
AU-10-27	فتح مکہ	-	1
AU-10-28	چین اور ہند کی تاریخ میں مماثلت	1	-
AU-10-29	"مغضوب علیہم" کی عملی تفسیر	1	-
AU-10-30	بیسویں صدی کی سابقہ اور موجودہ مسلمان امتیں	1	-

11 اسلامی نظام حیات

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C-90	C-60
AU-11-01(2)	اسلام کی نظریاتی اساس : ایمان	1	1
AU-11-02(2)	اسلام کا اخلاقی و روحانی نظام	2	-
AU-11-03(2)	اسلام کا سماجی و معاشرتی نظام	2	-
AU-11-04(2)	اسلام کا سیاسی و ریاستی نظام	2	-
AU-11-05(2)	اسلام کا معاشی و اقتصادی نظام	2	-
AU-11-06	اسلام کا نظام عدل اجتماعی	1	-
AU-11-07	اسلام اور خانقاہی نظام	1	-
AU-11-08(2)	اسلام کا نظام بیعت	-	2
AU-11-09(2)	عہد حاضر کی اسلامی ریاست	2	-
AU-11-10(2)	عہد حاضر کی اسلامی ریاست اور علماء کرام کا کردار	2	-
AU-11-11	اسلام میں مرد اور عورت کا مقام	-	1
AU-11-12	حقوق الزوجین	-	1
AU-11-13	والدین کے حقوق	-	1
AU-11-14	اسلام میں فاضل سرمایہ کاری	1	-
AU-11-15	مذہبی و سیاسی استحصال	-	1
AU-11-16	شادی بیاہ کی رسومات اور ان کا حل	1	-
AU-11-17	خطبہ نکاح اور اس کی وضاحت	-	1
AU-11-18	قصاص اور دیت کا قانون	-	1
AU-11-19(2	موجودہ معاشرہ کی زبوں حالی	1	1
AU-11-20	نظام زمینداری ۔ مسئلہ ملکیت زمین	1	1

12 اسلام اور پاکستان

کوڈ نمبر	عنوانات	تعداد کیسٹ C-90	C-60
AU-12-01(3)	تحریک پاکستان	3	-
AU-12-02	اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم	1	-
AU-12-03	نظریہ پاکستان اور اسلام	1	
AU-12-04(2)	استحکام پاکستان	2	-
AU-12-05	استحکام پاکستان اور بھارت کی بالادستی	1	-
AU-12-06	اتحاد ملت اسلامیہ	1	-
AU-12-07(2)	پاکستان کا مستقبل	-	2
AU-12-08(2)	پاکستان میں تحریک خلافت	1	1
AU-12-09	پاکستان میں نظام خلافت کے قیام کے لئے صحیح لائحہ عمل	1	-
AU-12-10	نظام خلافت کا اقتصادی پہلو	1	-
AU-12-11	نظام خلافت میں مزدور کے حقوق	1	-
AU-12-12	خلافت کے اہل لوگوں کے اوصاف	1	-
AU-12-1[illegible]	تحریک خلافت کنونشن ملتان	1	1
AU-12-14(8	[illegible] خلافت (لاہور)	3	5

13 فرائض دینی اور اسلامی انقلاب

کوڈنمبر	عنوانات	C-60	C-90
AU-13-01(2)	عقیدہ توحید کے عملی تقاضے	2	.
AU-13-02	ہمارا دین ہم سے کیا چاہتا ہے؟	.	1
AU-13-03	فرائض دینی کا جامع تصور	.	1
AU-13-04(2)	امر بالمعروف و نہی عن المنکر	1	1
AU-13-05(9)	منہج انقلاب نبوی ﷺ	1	8
AU-13-06	اسلامی انقلاب سیرت النبیؐ کی روشنی میں	.	1
AU-13-07	اسلامی انقلاب کے لئے التزام جماعت اور بیعت	.	1
AU-13-08	اسلامی تحریک کے کارکنوں کے اوصاف	.	1
AU-13-09	پاکستان میں اسلامی انقلاب کیا کیوں اور کیسے؟	.	1
AU-13-10(3)	کیا ایرانی انقلاب اسلامی انقلاب ہے؟	.	3
AU-13-11	تحریک شہیدینؒ	.	1
AU-13-12(2)	اہم ترین فریضہ : نہی عن المنکر	.	2

14 اسلام اور خواتین

کوڈنمبر	عنوانات	C-60	C-90
AU-14-01	مثالی مسلمان خاتون	1	.
AU-14-02	اسلام میں خواتین کا مقام	.	1
AU-14-03(2)	اسلام میں خواتین کا دائرۂ کار	.	2
AU-14-04	جہاد میں خواتین کا کردار	1	.
AU-14-05	خواتین کی بیعت	1	.
AU-14-06	خواتین اور سماجی رسومات	.	1
AU-14-07	اسلام میں ستر اور حجاب کے احکام	.	1
AU-14-08	قرآن اور پردہ	1	.
AU-14-09	خواتین کی دینی ذمہ داریاں	.	1

15 انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی

کوڈنمبر	عنوانات	C-60	C-90
AU-15-01	انجمن اور تنظیم اسلامی کا باہمی تعلق	.	1
AU-15-02(5)	اسلام کا انقلابی منشور (اسلام کا نظام عدل اجتماعی: سماجی، معاشی اور سیاسی نظام اور اسلامی انقلاب کا طریق کار)	5	
AU-15-03(28)	مطالعاتی و تربیتی پروگرام : (۱) اسلام کی نشاۃ ثانیہ : کرنے کا اصل کام (۲) فکر اقبال کی روشنی میں حالات حاضرہ اور موجودہ صورت حال (۳) دعوت رجوع الی القرآن (۴) اسلام اور پاکستان (۵) فرائض دینی کا جامع تصور (۶) تنظیم اسلامی کی قرارداد تاسیس (۷) اسلامی انقلاب کا مفہوم (۸) اظہار خیال (۹) نقش اول (۱۰) تحریک اسلامی کے قائد و امیر کے حقوق و اختیارات کے موضوع پر مولانا مودودی مرحوم کی ایک اہم تحریر	4	24
AU-15-04(2)	جمہوریت کی تائید اور اسلامی انقلاب کے لئے جدوجہد ہمارا لائحہ عمل ہے	2	.
AU-15-05	"روبرو" ٹی-وی پروگرام (سوالات، جوابات)	.	1
AU-15-06	مطالعہ "جماعت شیخ الہند اور تنظیم اسلامی"	.	1

16 متفرق خطابات

کوڈنمبر	عنوانات	C-60	C-90
AU-16-01(2)	قادیانیت اور رفع و نزول مسیحؑ	2	.
AU-16-02	امام مہدی کا اصل تصور	1	.
AU-16-03	معجزہ و کرامت کی حقیقت	1	.
AU-16-04	مسلمان نوجوان کے لئے آئیڈیل	1	.
AU-16-05	علامہ اقبال اور اجتہاد	.	1
AU-16-06(2)	علامہ اقبال اور قرآن حکیم	1	1
AU-16-07	سبائیت کیا ہے؟	.	1
AU-16-08(3)	فتنہ دجال	.	3
AU-16-10	بین الاقوامی سطح پر تہذیبوں کا ٹکراؤ	1	.
AU-16-11	قرآن خوانی	1	.
AU-16-12	ملت اسلامیہ کے نام پیام اقبال	1	1
AU-16-13	فکر اقبال	1	1
AU-16-14	رد قادیانیت کی عقلی دلیل	.	1
AU-16-15	امام مہدی کی آمد اور شخصیت (11-10-96)		1

17 سوالات و جوابات

کوڈنمبر	عنوانات
AU-17-01 to 20	متفرق سوالات و جوابات

نوٹ : سوالات و جوابات کی آڈیو کیسٹس جن میں نہایت اہم موضوعات کو مختصر انداز میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے پیش کیا ہے مگر متفرق خطابات میں ریکارڈنگ کی وجہ سے آواز کی کوالٹی زیادہ اچھی نہیں تاہم افادہ عام کے لئے پیش کی جا رہی ہیں۔ آڈیو کیسٹس میں شامل سوال و جواب کی مفصل فہرست الگ تیار کی گئی ہے، خواہش مند حضرات خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

دروس قرآن اور خطابات بزبان انگریزی

کوڈنمبر	عنوانات	C-60	C-90
AE-01-02	What is the Real Good (Al-Baqarah . 177)	-	1
AE-01-03(2)	Surah Aal-e-Imran (Ayat 102 To 104)	1	1
AE-03-01	Muntakhab Nisab	75	
AE-08-02	The Basic Call Of The Quran.		1
AE-09-01	Al-Iman (Faith) and Ibadah	1	-
AE-09-02(6)	IMAN	6	✓
AE-09-03(2)	SHIRK	2	-

AE-09-04(4)	Jehad and Patience in Iqamat-e-Din	2	2
AE-09-05(2)	Jehad	2	-
AE-09-06(2)	Nifaq	2	-
AE-09-07	Salat and Siyam	-	1
AE-10-01	The Advent Of Mohammad (Peace be upon him)	-	1
AE-10-02(2)	Turmoil in the Muslim Ummah Today	2	-
AE-12-03	Collective Aims Of Muslim Ummah	-	1
AE-11-01(8)	Khilafah	8	-
AE-11-02(2)	International Khilafa Conference (UK)	1	1
AE-13-01	Basic Duties of A Muslim	1	-
AE-13-02(6)	The Process of An Islamic Revolution	6	-

VIDEOCASSETTES فہرست وڈیو کیسٹ

01 درس قرآن

VU-1-000	تعارف قرآن : ہدا حقیقت، کلام الٰہی، نزول، محفوظیت، لغت، اعجاز، عظمت، اسلوب کلام، ترکیب و تقسیم، ترتیب و تدوین، موضوع قرآن
VU-1-001	تعارف قرآن : موضوع قرآن، فہم قرآن کے اصول، محکمات و متشابہات وغیرہ
VU-1-002	سورۃ الفاتحہ
VU-1-003	سورۃ الفاتحہ
VU-1-004	سورۃ البقرہ رکوع نمبر۱ آیات ۱ تا ۷
VU-1-005	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۲ آیات ۸ تا ۲۰
VU-1-006	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۳ آیات ۲۱ تا ۲۹
VU-1-007	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۴ آیات ۳۰ تا ۳۹
VU-1-008	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۴ (علم کی اقسام)
VU-1-009	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۵ آیات ۴۰ تا ۴۶
VU-1-010	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۶-۷ آیات ۴۷ تا ۶۱
VU-1-011	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۸-۹ آیات ۶۲ تا ۷۴
VU-1-012	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۹-۱۰ آیات ۷۵ تا ۸۶
VU-1-013	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۱۱ آیات ۸۷ تا ۹۶ (نبی اور رسول میں فرق)
VU-1-014	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۱۲ آیات ۹۷ تا ۱۰۳ (نبوت اور رسالت میں فرق)
VU-1-015	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۱۳، ۱۴ آیات ۱۰۴ تا ۱۲۱
VU-1-016	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۱۴، ۱۵ آیات ۱۲۲ تا ۱۲۹
VU-1-017	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۱۶، ۱۷ آیات ۱۳۰ تا ۱۴۱
VU-1-018	سورۃ البقرۃ رکوع نمبر۱۷، ۱۸ آیات ۱۴۲ تا ۱۵۲

VU-1-01	سورۃ ق درس نمبر۱، ۲
VU-1-02	سورۃ ق درس نمبر۳، سورۃ الذاریات، درس نمبر۱ (جاری)
VU-1-03	سورۃ الذاریات درس نمبر۱ (بقیہ)، درس نمبر۲
VU-1-04	سورۃ الطور
VU-1-05	سورۃ النجم درس نمبر۱، ۲
VU-1-06	سورۃ النجم درس نمبر۳، ۴
VU-1-07	سورۃ القمر (۲ درس)
VU-1-08	سورۃ الرحمٰن، درس نمبر۱، ۲ (جاری)
VU-1-09	سورۃ الرحمٰن، درس نمبر۲ (بقیہ)، درس نمبر۳
VU-1-10	سورۃ الرحمٰن، سائنسی حقائق
VU-1-11,12	سورۃ الواقعہ (چار دروس میں مکمل)
VU-1-13 to 18	سورۃ الحدید (گیارہ دروس میں تکمیل)
VU-1-19	سورۃ المجادلہ، درس نمبر۱، ۲
VU-1-20	سورۃ المجادلہ درس نمبر۳، ۴ سورۃ الحشر درس نمبر۱
VU-1-21 to 23	سورۃ الحشر درس نمبر۲ تا ۷ (مکمل)
VU-1-24	سورۃ الممتحنہ (۲ درس مکمل)
VU-1-25 to 27	سورۃ الصف درس نمبر۱ تا ۵ (جاری)
VU-1-28	سورۃ الصف درس نمبر۵ (بقیہ) اور سورۃ الجمعہ درس نمبر۱
VU-1-29	سورۃ الجمعہ درس نمبر۲ اور سورۃ المنافقون درس نمبر۱ (جاری)
VU-1-30	سورۃ المنافقون درس نمبر۱ (بقیہ)، درس نمبر۲
VU-1-31,32	سورۃ التغابن (چار دروس)
VU-1-33	سورۃ الطلاق (۲ دروس مکمل)
VU-1-34,35	سورۃ التحریم (۳ دروس مکمل)
VU-1-36	سورۃ الملک درس نمبر۱، ۲ (جاری)
VU-1-37	سورۃ الملک (درس ۲، ۳) اور سورۃ القلم درس ۱ (جاری)
VU-1-38	سورۃ القلم درس ۱، ۲، ۳ (جاری)
VU-1-39	سورۃ القلم درس ۳ اور سورۃ الحاقہ درس ۱
VU-1-40	سورۃ الحاقہ درس ۲ اور سورۃ المعارج درس ۱
VU-1-41	سورۃ المعارج درس ۱، ۲، ۳ (جاری)
VU-1-42	سورۃ المعارج درس ۳ اور سورۃ نوح (مکمل)
VU-1-43	سورۃ الجن درس ۱، ۲ (جاری)
VU-1-44	سورۃ الجن درس ۲ اور سورۃ المزمل درس ۱
VU-1-45	سورۃ المزمل درس ۲، ۳ (جاری)
VU-1-46	سورۃ المزمل درس ۳ اور سورۃ المدثر درس ۱
VU-1-47,48	سورۃ المدثر درس نمبر۲ تا ۳ (مکمل)
VU-1-49	سورۃ القیامہ (جاری)
VU-1-50	سورۃ القیامہ (بقیہ) اور سورۃ الدہر (جاری)
VU-1-51,52	سورۃ الدہر (بقیہ)
VU-1-53	سورۃ المرسلات (مکمل)
VU-1-54	سورۃ النبا (مکمل) اور النازعات (جاری)
VU-1-55	سورۃ النازعات (بقیہ) اور عبس (مکمل)
VU-1-56	سورۃ التکویر (مکمل) اور سورۃ الانفطار (جاری)
VU-1-57	سورۃ الانفطار (بقیہ) اور سورۃ المطففین (مکمل)
VU-1-58	سورۃ الانشقاق (مکمل) اور سورۃ البروج (جاری)
VU-1-59	سورۃ البروج (بقیہ) اور سورۃ الطارق (مکمل)

VU-1-60	سورۃ الاعلیٰ (مکمل)
VU-1-61	سورۃ الغاشیہ (مکمل) اور سورۃ الفجر (جاری)
VU-1-62	سورۃ الفجر (بقیہ) البلد (مکمل) الشمس (جاری)
VU-1-63	سورۃ الشمس (بقیہ) اللیل (مکمل) اور الضحیٰ (جاری)
VU-1-64	سورۃ الضحیٰ (بقیہ) الانشراح (مکمل) اور التین (جاری)
VU-1-65	سورۃ التین (بقیہ) اور سورۃ العلق (جاری)
VU-1-66	سورۃ العلق (بقیہ)
VU-1-67	سورۃ القدر (مکمل) اور سورۃ البینہ (مکمل)
VU-1-68	سورۃ الزلزال - العادیات - القارعہ اور التکاثر (مکمل)
VU-1-69	سورۃ العصر (جاری)
VU-1-70	سورۃ العصر (بقیہ) - الھمزہ - الفیل (مکمل) اور القریش (جاری)
VU-1-71	سورۃ القریش (بقیہ) - الماعون - الکوثر - الکافرون (جاری)
VU-1-72	سورۃ الکافرون (بقیہ) - النصر (مکمل) اور اللھب (جاری)
VU-1-73	سورۃ اللھب (بقیہ) - الاخلاص (مکمل) الفلق
VU-1-74	سورۃ الفلق (بقیہ) اور سورۃ الناس (مکمل)

2 دورۂ ترجمہ قرآن 1994

VU-2-01	تعارف قرآن حکیم - سورۃ الفاتحہ
VU-2-02	سورۃ الفاتحہ تا سورۃ البقرہ آیت ۱۰۳
VU-2-03	سورۃ البقرہ : ۱۰۴ تا ۲۱۶
VU-2-04	سورۃ البقرہ : ۲۱۷ تا ۲۸۳
VU-2-05	سورۃ البقرہ : ۲۸۴ تا سورۃ آل عمران : ۳۰
VU-2-06	سورۃ آل عمران : ۳۱ تا سورۃ النساء : ۲۳
VU-2-07	سورۃ النساء : ۲۴ تا ۱۳۴
VU-2-08	سورۃ النساء : ۱۳۵ تا سورۃ المائدۃ : ۵۶
VU-2-09	سورۃ المائدہ : ۵۷ تا سورۃ الانعام : ۶۵
VU-2-10	سورۃ الانعام : ۶۶ تا سورۃ الاعراف : ۲۳
VU-2-11	سورۃ الاعراف : ۲۴ تا ۱۴۷
VU-2-12	سورۃ الاعراف : ۱۴۸ تا سورۃ الانفال (آخر)
VU-2-13	سورۃ التوبہ : ۱ تا ۴۲
VU-2-14	سورۃ التوبہ : ۴۳ تا سورۃ ھود ۶
VU-2-15	سورۃ ھود : ۷ تا سورۃ یوسف : ۵۷
VU-2-16	سورۃ یوسف : ۵۸ تا سورۃ ابراہیم : ۳۱
VU-2-17	سورۃ ابراہیم : ۳۲ تا سورۃ النحل (آخر)
VU-2-18	سورۃ بنی اسرائیل : ۱ تا ۷۹
VU-2-19	سورۃ بنی اسرائیل : ۸۰ تا سورۃ الکھف : ۷۸
VU-2-20	سورۃ الکھف : ۷۹ تا سورۃ طٰہٰ : ۱۰۴
VU-2-21	سورۃ طٰہٰ : ۱۰۵ تا سورۃ الحج : ۳۶
VU-2-22	سورۃ الحج : ۳۷ تا سورۃ النور : ۳۹
VU-2-23	سورۃ النور : ۴۷ تا سورۃ الشعراء : ۳۳
VU-2-24	سورۃ الشعراء : ۳۴ تا سورۃ القصص : ۵۰
VU-2-25	سورۃ القصص : ۵۱ تا سورۃ الروم : ۳۵
VU-2-26	سورۃ الروم : ۳۶ تا سورۃ الاحزاب : ۲۷
VU-2-27	سورۃ الاحزاب : ۲۸ تا سورۃ فاطر : ۳۱
VU-2-28	سورۃ فاطر : ۳۲ تا سورۃ ص : ۷۳
VU-2-29	سورۃ ص : ۷۵ تا سورۃ المومن : ۶۸
VU-2-30	سورۃ المومن : ۶۹ تا سورۃ الشوریٰ : ۳۷
VU-2-31	سورۃ الشوریٰ : ۳۸ تا سورۃ الاحقاف (آخر)
VU-2-32	سورۃ محمد : ۱ تا سورۃ الذاریات (آخر)
VU-2-33	سورۃ الطور : ۱ تا سورۃ الحدید : ۱۹
VU-2-34	سورۃ الحدید : ۱۷ تا سورۃ الممتحنہ (آخر)
VU-2-35	سورۃ الصف : ۱ تا سورۃ التحریم (آخر)
VU-2-36	سورۃ الملک : ۱ تا سورۃ المدثر : ۳۷
VU-2-37	سورۃ المدثر : ۳۸ تا سورۃ الغاشیہ (آخر)
VU-2-38	سورۃ الفجر تا سورۃ الناس + دعا

3 شام الہدیٰ

VU-3-01	سورۃ الحجرات (لاہور)
VU-3-02-03	سورۃ الحج آخری رکوع (کراچی)
VU-3-04	قرآن کی دعوت (کراچی)
VU-3-05,06	سورۃ الصف (کراچی)
VU-3-07	سورۃ المنافقون (لاہور)
VU-3-08,09	سورۃ التغابن (لاہور)
VU-3-10	سورۃ العنکبوت (کراچی)
VU-3-11	راہ حق میں ابتلاء و آزمائش (کراچی)
VU-3-12	سورۃ التوبہ اور الانبیاء منتخب آیات (کراچی)
VU-3-13	توحید عملی کے تقاضے (کراچی)
VU-3-14	قرآن اور فلسفہ شہادت (کراچی)
VU-3-15	سیرت نبویؐ آئینہ قرآنی میں (کراچی)
VU-3-16	وحدت ملی اور سیرت نبویؐ (کراچی)
VU-3-17	انسان کا اعلیٰ ترین نصب العین (کراچی)
VU-3-18	فریضہ نہی عن المنکر (کراچی)

4 قرآن حکیم اور ہماری زندگی

VU-4-01	عظمت قرآن	(پروگرام منعقدہ ابوظہبی)
VU-4-02	راہ نجات	
VU-4-03	حقیقت ایمان	
VU-4-04	عمل صالح	
VU-4-05	تواصی بالحق	
VU-4-06	تواصی بالصبر	

VU-4-07	حقیقت خلق
VU-4-08	حقیقت و اقسام شرک
VU-4-09	اقامت دین اور اس کا طریق کار
VU-4-10 to 12	حقیقت ایمان--- (محاضرات لاہور ۱۹۹۱ء)
VU-4-13	حصول ایمان کے ذرائع
VU-4-14	قرآن حکیم اور عصر حاضر کے علمی، فکری اور عملی تقاضے
VU-4-15	قرآن حکیم اور موجودہ دور کے معاشی مسائل
VU-4-16	دعوت رجوع الی القرآن + قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں

5 اسلام کا نظام حیات

VU-5-01	اسلام کا نظام عدل اجتماعی (محاضرات لاہور ۱۹۸۹ء)
VU-5-02	اسلام کا معاشرتی و سماجی نظام
VU-5-03	اسلام کا معاشی نظام
VU-5-04	اسلام کا سیاسی نظام
VU-5-05	نظام عدل و قسط
VU-5-06 to 10	(اسلام کا نظام حیات) (محاضرات کراچی ۱۹۸۸ء)
VU-5-11 to 13	منہج انقلاب نبویؐ (محاضرات لاہور ۱۹۹۳ء)

6 تربیتی و مطالعاتی پروگرام

(برائے رفقاء تنظیم اسلامی)

VU-6-01 to 05	تربیتی منتخب نصاب (تربیت گاہ منعقدہ اپریل ۱۹۸۶ء)
VU-6-06	افتتاحی خطاب (تربیت گاہ / محاضرات ۱۹۸۶ء)
VU-6-07,08	درس قرآن بعد نماز فجر (تربیت گاہ ستمبر ۱۹۸۶ء)
VU-6-09	حقیقت و ماہیت ایمان (تربیت گاہ اپریل ۱۹۸۷ء)
VU-6-10	حقیقت و مدارج جہاد (تربیت گاہ اپریل ۱۹۸۷ء)
VU-6-11,12	اسلامی انقلاب کے مراحل، اسلام میں نظریہ مساوات مرد و زن (اپریل ۱۹۸۷ء)
VU-6-13	تنظیم اسلامی کی دعوت (۲۵ ستمبر ۱۹۹۳ء)
VU-6-14,15	اسلام کا انقلابی منشور (اسلام کا نظام عدل و قسط۔ سماجی، معاشی اور سیاسی نظام، اسلامی انقلاب کا طریق کار)
VU-6-16 to 18	مطالعہ "اسلام کی نشاۃ ثانیہ : کرنے کا اصل کام"
VU-6-19-28	مطالعاتی پروگرام ،نظریاتی ریفریشر کورس تنظیم اسلامی پاکستان (دسمبر ۸۹ء)
VU-6-29	نماز کی اہمیت
VU-6-30	نماز اور قرآن کو عملاً اپنایا جائے
VU-6-31,32	قرآن اور جہاد (ایک سالہ کورس نومبر ۱۹۹۳ء)
VU-6-33	انقلاب نبوی کا اساسی منہاج
VU-6-34	خدمت خلق اور اقامت دین کی جدوجہد کا باہمی تعلق
VU-6-35 to 37	مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق
VU-6-38	اقامت دین کی جدوجہد میں سست روی کے اسباب
VU-6-39	نبوت و رسالت کی تکمیل کا عظیم مظہر خلافت
VU-6-40	دینی فریضہ کا نقطہ عروج : قیام خلافت
VU-6-41	ابلیس کی مجلس شوریٰ (مطالعہ)
VU-6-42,43	برعظیم میں اسلام کی آمد (دعوت رجوع الی القرآن)
VU-6-44,45	نبی اکرمؐ کا مقصد بعثت
VU-6-44 to 47	علامہ اقبال اور ہم
VU-6-48	جہاد فی سبیل اللہ کے مراحل اور لوازم
VU-6-49	تعارف اسلامی کے مستقل ماخذ۔ انجمن خدام القرآن کے بعد تنظیم کیوں؟
VU-6-50,51	اسلام اور پاکستان (مطالعہ)
VU-6-52	تنظیم اسلامی کیا اور کیوں؟
VU-6-53	زندگی، موت اور انسان (تربیت گاہ، مسائل حکمت)
VU-6-54	حقیقت انسان (تربیت گاہ، مسائل حکمت)
VU-6-55	انسانی زندگی کے مراحل (تربیت گاہ، مسائل حکمت)
VU-6-56	نظریہ وحدت الوجود (تربیت گاہ، مسائل حکمت)
VU-6-57	حقیقت تصوف (تربیت گاہ، مسائل حکمت)

7 متفرق خطابات

VU-7-01	استحکام پاکستان
VU-7-02	امت مسلمہ کا ماضی، حال اور مستقبل
VU-7-03	فرائض دینی
VU-7-04	منہج انقلاب نبویؐ
VU-7-05	سقوط ڈھاکہ (خطاب جناح ہال لاہور، ۱۹ دسمبر ۷۲ء)
VU-7-06	اسلام اور پاکستان
VU-7-07	تحریک خلافت
VU-7-08	اسلام میں خواتین کا مقام + خطبہ نکاح
VU-7-09	خلافت کونشن ملتان + خلافت میں مزدور کے حقوق
VU-7-10 to 13	خطبات خلافت (لاہور)
VU-7-14	مسلمان خاتون کی دینی ذمہ داریاں
VU-7-15	اسلام اور برعظیم پاک و ہند (نیو جرسی امریکہ)
VU-7-16	حدیث جبرائیل
VU-7-17	دنیا کا مستقبل (جلسہ سوہنی دھرتی، ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء)
VU-7-18	علم کی اقسام اور قرآن کالج کا تعارف (10-08-95)
VU-7-19	ختم نبوت اور اس کے تقاضے (11-08-96)
VU-7-20	دینی جماعتوں کا اتحاد : تجزیہ، تجویز، پیشکش (25-08-95)
VU-7-21	مسلمان خواتین کے حقوق و فرائض
VU-7-22,23	بین الاقوامی خلافت کانفرنس کے موقع پر تین خطابات (اکتوبر ۹۵ء)
VU-7-24	فتنہ دجال اور دجال اکبر
VU-7-25	کلمہ شہادت کے عملی تقاضے
VU-7-26	اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہودی، نصرانی گٹھ جوڑ
VU-7-27	موجودہ عالمی حالات اور پاکستان
VU-7-28	اسلام میں جاگیرداری اور غیر حاضر زمینداری (کراچی)
VU-7-29	نظام خلافت کی نوعیت (سالانہ اجتماع راولپنڈی، 06-10-96)
VU-7-30	کرۂ ارض پر نظام خلافت (سالانہ اجتماع راولپنڈی، 04-10-96)
VU-7-31	یوم اقبال

8 دروس قرآن اور خطابات بزبان انگریزی

The Process of an Islamic Revolution	VE-8-01to03
The Duties of a Muslim	VE-8-04,05
The Meaning Of Iman (What is Islamic Faith)	VE-8-06,07
Question + Answers with Dr. Israr Ahmad.	VE-8-08
SURAH AL-HAJJ (Last 2 AYAT)	VE-8-09
Islam and its Demands	VE-8-10
Turmoil in the Muslim Ummah Today	VE-8-11
International Khilafah Conference, (U.K)	VE-8-12
Two Lectures on Two Ahadith	VE-8-13
Battle of Badar	VE-8-14
Concept of Islamic faith "Iman"	VE-8-15-15to17
Various forms of Shirk	VE-8-18
KHILAFAH	VE-8-19-19to22
Real Concept of "Jehad"	VE-8-23
The Disease of "Nifaq"	VE-8-24
Concept of our duties as Muslims	VE-8-25
Jihad fi Sabillah	VE-8-26
Collection of Khutbat (Vol-1)	VE-8-27
The Importance and Basis of Organisation of "Baiyah"	VE-8-28
Jihad Bil Quran	VE-8-29
Greeting of Ramadham	VE-8-30
Structure of Modern Islamic State	VE-8-31
How to Establish Deen in an Islamic State	VE-8-32
Collection of Khutbat Vol.2	VE-8-33

9- MUNTAKHAB NISAB

SERIES OF QURANIC LECTURES

Tape No: VE-9-01

(1) The Basic Terminology & Style of the Quran.

(2) Basic Data and the Time-Space Background of the Holy Revelation. **(Part 1)**

(3) The Synthesis and Completion of the Qur'an.

(4) The Specific and the Generalized Modes of the Interpretation of the Qur'an. **(Part 2)**

Tape No: VE-9-02

Pre-requisites for Felicity & Eternal Success (or Salvation) in the Light of *Surah Al-Asr.* **(Part 1 & 2)**

Tape No: VE-9-03

Conception of Real Virtue, Probity and Piety (or God-Consciousness). *Aya Birr: Al-Baqarah-177* **(Part 1 & 2)**

Tape No: VE-9-04

Conception of Real Virtue, Probity & Piety. **Part 3**

Point/Station of High Resolution & Ideal Firm Purpose-Foundations of Quranic Wisdom.

Surah Luqman : Ruku 2 **(Part 1)**

Tape No: VE-9-05

Point/Station of High Resolution & Ideal Firm Purpose. Foundations of Quranic Wisdom.

Surah Luqman : Ruku 2 **(Part 2 & 3)**

Tape No: VE-9-06

The Holistic Foundation/Basis of the Quranic Wisdom & Philosophy *Surah Al-Fatiha* **(Part 1 & 2)**

Tape No: VE-9-07

Surah Al-Fatiha **(Part 3 & 4)**

Tape No: VE-9-08

Religious Faith & Belief *(i.e. Iman)* of the Men of Understanding. *Last Ruku of Surah Aal i-Imran* **(Part 1 & 2)**

Tape No: VE-9-09

Constituent Parts of the Light of Iman--Light of Fitrah & the Light of Revelation.

Surah Nur-Ruku-5 **(Part 1 & 2)**

Tape No: VE-9-10

I'man: Its Consequences (Fruits) & Implications.

Surah Taghabun **(Part 1 & 2)**

Tape No: VE-9-11

Surah Taghabun **(Part 3 & 4)**

Tape No: VE-9-12

Surah Taghabun **(Part 3 & 4)**

Tape No: VE-9-13

The Greatest Good Fortune

Ha Mim As-Sajda : 30-36 **(Part 1 & 2)**

Tape No: VE-9-14

Surah Ha-Mim-as-Sajda (30-36) **(Part 3)**

Quran's Reasoning for Affirming the Hereafter.

Surah Al-Qiyamah **(Part 1)**

Tape No: VE-9-15

Quranic Foundations of Character Building in the Light of *Surah Al-Mominoon (1-11)* **(Part 1)**

Surah Al-Maarij (19-35) **(Part 1)**

Tape No: VE-9-16

Character Traits of a True Believer's Personality.

Surah-Al-Furqan

Basic Principles of the Social/Family Life in Islam. *Surah At-Tahreem* **(Part 1)**

Tape No: VE-9-17

Surah At-Tahreem **(Part 2)**

Societal Values in the Islamic Perspective.

Surah Bani-Israil **(Part 1)**

Tape No: VE-9-18

Surah Bani-Israil **(Part 2 & 3)**

Tape No: VE-9-19

Surah Bani-Israil

The Guiding Principles for Muslim's Political Life & their Existence as a Global Religious Fraternity.

Surah-al-Hujruat **(Part 1)**

Tape No: VE-9-20

Surah Al-Hujurat **(Part 2 & 3)**

Tape No: VE-9-21

Surah Al-Hujurat (Part 4 & 5)

Tape No: VE-9-22

Surah Al-Hujurat (Part 6)

The Primary Objective of the Struggle for the cause of Islam--Witnessing the Truth unto People

Last Ruku of Surah Hajj (Part 1)

Tape No: VE-9-23

Last Ruku of Surah Hajj (Part 2 & 3)

Tape No: VE-9-24

Last Ruku of Surah Hajj (Part 4)

The Ultimate Goal & Objective of the Struggle in the Way of Allah The Dominance of the True Religion (i.e.Islam)

Surah Suff (Part 1)

Tape No: VE-9-25

Surah Suff (Part 2 & 3)

Tape No: VE-9-26

Surah Suff (Part 4 & 5)

Tape No: VE-9-27

Surah Suff (Part 6 & 7)

Tape No: VE-9-28

The Basis & Essential Methodology of the Revolution Brought About by the Prophet (SAW)

Surah Al Jumua (Part 1 & 2)

Tape No: VE-9-29

Surah Al Jumua (Part 3 & 4)

Tape No: VE-9-30

Surah Al Jumua (Part 5)

Testing & Trial of True Believers is a Must.

Al Baqarah. 214, Aal-i-Imran 142

Al-Ankabut 1st Ruku, At Tauba 16

Tape No: VE-9-31

Al Baqarah .214, (Part 2)

Al Ankabut 1st Ruku

Tape No: VE-9-32

Surah Al Ankabut 1st Ruku (Part 3)

Questions & Answers

Tape No: VE-9-33

Surah Al Munafiqoon

Tape No: VE-9-34

Surah Al Kahaf (27-29)

Surah Ankabut (Last 3 Ruku)

Tape No: VE-9-35 to 38

Surah Al Hadeed

10 مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب

دین کے جامع تصور سے آگاہی اور دینی تقاضوں کا
فہم و شعور حاصل کرنے کا ایک موثر قرآنی نصاب

حصہ اول : جامع اسباق

VU-10-01 لوازم نجات (سورۃ العصر کی روشنی میں)

VU-10-02 i - لوازم نجات (سورۃ العصر کی روشنی میں)

ii - حقیقت بر و تقویٰ آیہ بر (سورۃ البقرہ ۱۷۷ کی روشنی میں)

VU-10-03 i - حقیقت بر و تقویٰ آیہ بر (سورۃ البقرہ ۱۷۷ کی روشنی میں)

ii - مقام عزیمت (سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع کی روشنی میں)

VU-10-04 مقام عزیمت اور حکمت قرآنی کی اساسات (سورۃ لقمان رکوع نمبر۲)

VU-10-05 حقیقت و اقسام شرک

VU-10-06 حظ عظیم (سورۃ حم السجدہ کی آیات ۳۰ تا ۳۶ کی روشنی میں)

حصہ دوم : مباحث ایمان

VU-10-07 قرآن حکیم کے فلسفہ و حکمت کی اساس کامل (سورۃ الفاتحہ کی روشنی میں)

VU-10-08 اولوالالباب کے ایمان کی کیفیت (سورۃ آل عمران آخری رکوع)

VU-10-09 نور ایمانی کے اجزائے ترکیبی (سورۃ النور رکوع ۵ کی روشنی میں)

VU-10-10 to 12 ایمان اور اس کے ثمرات و مضمرات (سورۃ التغابن کی روشنی میں)

VU-10-13 اثبات آخرت کے لئے قرآن کا استدلال (سورۃ القیامہ کی روشنی میں)

حصہ سوم : مباحث عمل صالح

VU-10-14 تعمیر سیرت کی اساسات (سورۃ المومنون : ۱ تا ۱۱ اور المعارج : ۱۹ تا ۳۵)

VU-10-15 بندۂ مومن کی شخصیت کے خدوخال (سورۃ الفرقان آخری رکوع)

VU-10-16 عائلی نظام (سورۃ البقرہ' النساء' المائدہ' النور میں سے منتخب آیات)

VU-10-17 عائلی زندگی کے بنیادی اصول (سورۃ التحریم کی روشنی میں)

VU-10-18 to 20 سماجی اور معاشرتی اقدار (بنی اسرائیل' رکوع ۳-۴ کی روشنی میں)

VU-10-21 to 24 مسلمانوں کی سیاسی و ملی زندگی کے رہنما اصول (سورۃ الحجرات)

حصہ چہارم : جہاد و قتال فی سبیل اللہ

VU-10-25,26 شہادت علی الناس (سورۃ الحج کے آخری رکوع کی روشنی میں)

VU-10-27 to 29 i - جہاد فی سبیل اللہ کی حکمت، اہمیت اور منتہائے مقصود (سورۃ الصف)

ii - حکمت دین کا عظیم خزانہ (حدیث مبارکہ)

VU-10-30 to 32 انقلاب نبویؐ کا اساسی منہاج (سورۃ الجمعہ کی روشنی میں)

VU-10-33,34 اعراض عن الجہاد کی پاداش: نفاق (سورۃ المنافقون کی روشنی میں)

حصہ پنجم : مباحث صبر و مصابرت

VU-10-35 to 37 اہل ایمان کے لئے ابتلاء اور آزمائش (سورۃ العنکبوت کی روشنی میں)

VU-10-38,39 i - مدنی دور کے آغاز میں اہل ایمان کو پیشگی تنبیہ (البقرہ : ۱۵۳ تا ۱۵۷)

ii - اذن قتال اور حکم قتال

iii - قتال فی سبیل اللہ کا آغاز "غزوۂ بدر" (الانفال' ابتدائی اور آخری آیات)

VU-10-40 کفر و اسلام کا دوسرا معرکہ "غزوۂ احد"

	(سورۃ آل عمران کی آیات ۱۲۱ تا ۱۲۹ اور ۱۳۹ تا ۱۸۰ کی روشنی میں)
VU-10-41	i - کفر و اسلام کا دوسرا بڑا معرکہ "غزوۂ احد"
	ii - ابتلاء و امتحان کا نقطۂ عروج "غزوۂ احزاب" (الاحزاب: رکوع ۲-۳)
VU-10-42	i - ابتلاء اور امتحان کا نقطۂ عروج "غزوۂ احزاب"
	ii - فتح و نصرت کا نقطۂ آغاز "صلح حدیبیہ" (سورۃ الفتح - آخری رکوع)
VU-10-43	i - فتح مکہ کا پس منظر (سورۃ التوبہ - رکوع ۳،۲)
	ii - دعوت محمدیؐ کے بین الاقوامی دور کا آغاز : "غزوۂ تبوک"
VU-10-44	i - نبی اکرمؐ کی بعثت خاص کا تکمیلی اقدام : (سورۃ التوبہ منتخب آیات)
	ii - قتال فی سبیل اللہ کے ضمن میں قرآن کا آخری اور ابدی ضابطہ

حصہ ششم : امت مسلمہ سے خطاب کے ضمن میں قرآن حکیم کی جامع ترین سورت

VU-10-45 to 49 سورۃ الحدید (ام المسبحات)

11- TERJUMA-TUL-QUR'AN

TRANSLATION & BRIEF DESCRIPTION OF AL-QUR'AN

VE-11-01	*Surah Al-Fatihah, Surah Al-Baqarah* (1-21)
VE-11-02	*Surah Al-Baqarah* (22-82)
VE-11-03	*Surah Al Baqarah* (83-141)
VE-11-04	*Surah Al-Baqarah* (142-188)
VE-11-05	*Surah Al-Baqarah* (189-248)
VE-11-06	*Surah Al-Baqarah* (249-286)
VE-11-07	*Surah Al-i-Imraan* (1-80)
VE-11-08	*Surah Al-i-Imraan* (81-155)
VE-11-09	*Surah Al-i-Imraan* (156-200)
VE-11-10	*Surah An-Nisaa* (1-28)
VE-11-11	*Surah An-Nisaa* (28-65)
VE-11-12	*Surah An-Nisaa* (66-110)
VE-11-13	*Surah An-Nisaa* (111-158)
VE-11-14	*Surah An-Nisaa* (159) to *Al-Ma'idah* (18)
VE-11-15	*Surah Al-Ma'idah* (19-77)
VE-11-16	*Surah Al-Ma'idah* (78) to *Al-An'am* (7)
VE-11-17	*Surah Al-An'am* (8-72)
VE-11-18	*Surah Al-An'am* (73-129)
VE-11-19	*Surah Al-An'am* (130) to *Al-A'raaf* (37)
VE-11-20	*Surah Al-A'raaf* (37-131)
VE-11-21	*Surah A'raaf* (132-206)
VE-11-22	*Surah Al-Anfaal* (1-53)
VE-11-23	*Surah Al-Anfaal* (54) to *Surah At-Taubah* (23)
VE-11-24	*Surah At-Taubah* (24-72)
VE-11-25	*Surah At-Taubah* (73-129)
VE-11-26	*Surah Yunus* (1-75)
VE-11-27	*Surah Yunus* (75) to *Surah Hud* (49)
VE-11-28	*Surah Hud* (50) to *Surah Yusuf* (40)
VE-11-29	*Surah Yusuf* (41) to *Surah Ar-Ra'ad* (33)
VE-11-30	*Surah Ra'ad* (34) to *Surah Al-Hijr* (Complete)

تصانیف ڈاکٹر اسرار احمد

1 قرآن حکیم اور ہماری زندگی

کوڈ نمبر		اشاعت خاص	اشاعت عام
BU-1-1	مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق	20.00	8.00
BU-1-2	راہ نجات : سورۃ العصر کی روشنی میں	40.00	12.00
BU-1-2A	راہ نجات : (مختصر ایڈیشن)	-	6.00
BU-1-3	مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب	48.00	:
BU-1-4	قرآن اور امن عالم	-	3.00
BU-1-5	جہاد بالقرآن اور اس کے پانچ محاذ	-	12.00
BU-1-6	قرآن حکیم کی سورتوں کا اجمالی تجزیہ	45.00	25.00
BU-1-7	قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں (قرآن مجید کے حقوق کی تلخیص)	-	4.00
BU-1-8	عظمت قرآن	10.00	6.00

(مزید برآں الہدیٰ کیسٹ سیریز پر مبنی کتابچے کیسٹ نمبر ۱۹ تا ۳۰ دستیاب ہیں، قیمت فی کتابچہ - /۳ روپے ہے)

2 سنت و سیرت

BU-2-	رسول کامل ﷺ	16.00	10.00
BU-2-2	نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں	12.00	-
BU-2-3	اسوۂ رسول ﷺ	9.00	
BU-2-4	معراج النبی ﷺ	12.00	7.00
BU-2-5	شہید مظلوم رضی اللہ عنہ	15.00	8.00
BU-2-6	سانحہ کربلا	12.00	6.00
BU-2-7	مثیل عیسیٰ، علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	-	7.00

3 حقیقت دین

کوڈ نمبر			اشاعت عام
BU-3-1	[illegible] عملی		زیر طبع
BU-3-2	عید الاضحیٰ اور فلسفۂ [illegible]	-	6.00
BU-3-3	عظمت صوم	10.00	6.00
BU-3-4	عظمت صیام و قیام رمضان	-	8.00
BU-3-5	مطالبات دین	25.00	15.00
BU-3-6	زندگی، موت اور از[illegible]	7.00	-
BU-3-7	اطاعت کا قرآنی تصور	-	7.00

4 اسلامی نظام حیات

BU-4-1	اسلام کا معاشی نظام	16.00	8.00
BU-4-2	اسلام میں عورت کا مقام	30.00	16.00
BU-4-3	شادی بیاہ کے ضمن میں ایک اصلاحی تحریک	12.00	6.00
BU-4-4	مسلمان خواتین کے دینی فرائض		6.00
[illegible]	خطبات خلافت	80.00	40.00

5 احیاء اسلام اور اسلامی تحریکیں

کوڈ نمبر		اشاعت خاص	اشاعت عام
BU-5-1	اسلام کی نشاۃ ثانیہ : کرنے کا اصل کام	5.00	-
BU-5-2	دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر	80.00	60.00
BU-5-3	تنظیم اسلامی کا تاریخی پس منظر	-	7.00
BU-5-4	تحریک جماعت اسلامی ۔ ایک تحقیقی مطالعہ	60.00	40.00
BU-5-5	تاریخ جماعت اسلامی کا ایک گمشدہ باب	80.00	35.00
BU-5-6	عزم تنظیم	-	8.00
BU-5-7	جماعت شیخ الہند اور تنظیم اسلامی	-	72.00
BU-5-8	قافلہ تنظیم، منزل بہ منزل	زیر طبع	-
BU-5-9	تعارف تنظیم اسلامی	-	12.00
BU-5-10	ہیئت تنظیمی اور نظام العمل	-	-
BU-5-11	حساب کم و بیش	10.00	6.00
BU-5-12	جماعت اسلامی کی تاریخ کا تیسرا بحران	-	10.00
BU-5-13	مولانا مودودی مرحوم اور میں	-	8.00
BU-5-14	مذہبی جماعتوں کا باہمی تعاون اور تنظیم اسلامی	-	10.00

6 اسلامی انقلاب

BU-6-1	نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت	24.00	10.00
BU-6-2	منہج انقلاب نبویؐ	100.00	50.00
BU-6-3	اسلامی انقلاب کے لئے التزام جماعت اور لزوم بیعت	-	10.00
BU-6-4	اسلامی انقلاب کی تجدید و تعمیل اور اس سے انحراف کی راہیں	40.00	

7 فرائض دینی

کوڈ نمبر		اشاعت خاص	اشاعت عام
BU-7-1	دعوت الی اللہ	-	5.00
BU-7-2	قرب الٰہی کے دو مراتب	10.00	5.00
BU-7-3	فرائض دینی کا جامع تصور	10.00	5.00
BU-7-4	تنظیم اسلامی کی دعوت	-	8.00
BU-7-5	امت مسلمہ کے لئے سہ نکاتی لائحہ عمل	60.00	25.00
BU-7-6	حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے	-	6.00
BU-7-7	اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت	-	6.00

8 ملت و سیاست

BU-8-1	اسلام اور پاکستان	40.00	20.00
BU-8-2	استحکام پاکستان	50.00	35.00
BU-8-3	استحکام پاکستان اور مسئلہ سندھ	40.00	-
BU-8-4	علامہ اقبال اور ہم (نظر ثانی و اضافہ شدہ)	72.00	30.00
BU-8-5	شمالی امریکہ میں مسلمانوں کا حال و مستقبل	-	6.00
BU-8-6	پاکستان میں نظام خلافت		5.00
BU-8-7	سابقہ اور موجودہ مسلمان امتوں کا ماضی حال اور مستقبل	46.00	24.00
BU-8-8	عیسائیت اور اسلام	-	8.00
BU-8-9	پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی و ہنگامی دور	-	25.00
BU-8-10	علامہ اقبال کی آخری خواہش	-	8.00
BU-8-11	شیعہ سنی مفاہمت کی ضرورت و اہمیت	40.00	

تراجم

		اشاعت خاص	
BA-1-1	الواجب علی المسلمین تجاہ القرآن (قرآن کے حقوق کا عربی ترجمہ)	-	25.00
BP-1-1	حقوق قرآن بر مسلمان (" " فارسی ترجمہ)	-	5.00
BS-1-1	مسلمانن تی قرآن مجید جا حق (" " سندھی ترجمہ)	-	5.00
BS-1-2	راہ نجات (سندھی ترجمہ)	-	3.00
BE-1-1	The Obligations Muslims owe to the Quran	-	30.00
BE-1-2	The way to Salvation in the light of Surah Al-Asr	-	25.00
BE-1-3	Rise and Decline of Muslim Ummah.	-	20.00
BE-1-4	The Quran and World Peace.	-	15.00
BE-1-5	Islamic Renaissance-The Real Task Ahead	-	20.00
BE-1-6	Calling People Unto Allah	-	20.00
BE-1-7	Tragedy of Karbala	-	20.00
BE-1-8	To Christians with Love	-	8.00
BE-1-9	The Objective and Goal of the Muhammad's Prophethood	-	36.00

دیگر مصنفین کی تصانیف

BO-01	اسلامی تحقیق کا مفہوم، مدعا اور طریق کار (ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم)	-	4.00
BO-02	اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش ☆ (پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم)		40.00
BO-03	مروجہ نظام زمینداری اور اسلام (مولانا محمد طاسین)	-	80.00
BO-04	وحدت امت (حضرت مولانا مفتی محمد شفیع)	-	6.00
BO-05	داڑھی کیوں؟ (حافظ خالد محمود خضر)	- -	3.00
BO-06	ترتیل القرآن (قاری سید افتخار احمد)	-	3.00
BO-07	آسان عربی گرامر حصہ اول : لطف الرحمن خان)	-	24.00
BO-08	آسان عربی گرامر حصہ دوم : لطف الرحمن خان)	-	40.00
BO-09	آسان عربی گرامر حصہ سوم : لطف الرحمن خان)	-	20.00
BO-10	مسئلہ سود اور غیر سودی مالیات (محمد اکرم خان)	-	20.00
BO-11	منشور اسلام (ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم)	-	72.00
BO-12	مسئلہ ملکیت زمین اور اسلام (چوہدری صادق علی)	-	5.00
BO-13	استنبول سے رباط تک (عمران این حسین)	-	30.00
BO-13	☆☆ Dr. Israr Ahmad's Political Thought and Activities (Shagufta Ahmad)	-	72.00

☆ اس کتاب کا عام ایڈیشن بھی دستیاب ہے جس کی قیمت 18 روپے ہے۔

☆☆ اس کتاب کا مجلد ایڈیشن بھی دستیاب ہے جس کی قیمت 100 روپے ہے۔

Nov. 1997 Reg. No. CPL. 126
MONTHLY Vol. 16
Hikmat-e-Quran
LAHORE No. 11

مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور

کے قیام کا مقصد

منبعِ ایمان — اور — سرچشمۂ یقین

قرآنِ حکیم

کے علم و حکمت کی

وسیع پیمانے — اور — اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر و اشاعت ہے

تاکہ اُمتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدیدِ ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے

اور اس طرح

اِسلام کی نشأۃِ ثانیہ — اور — غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہو سکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ